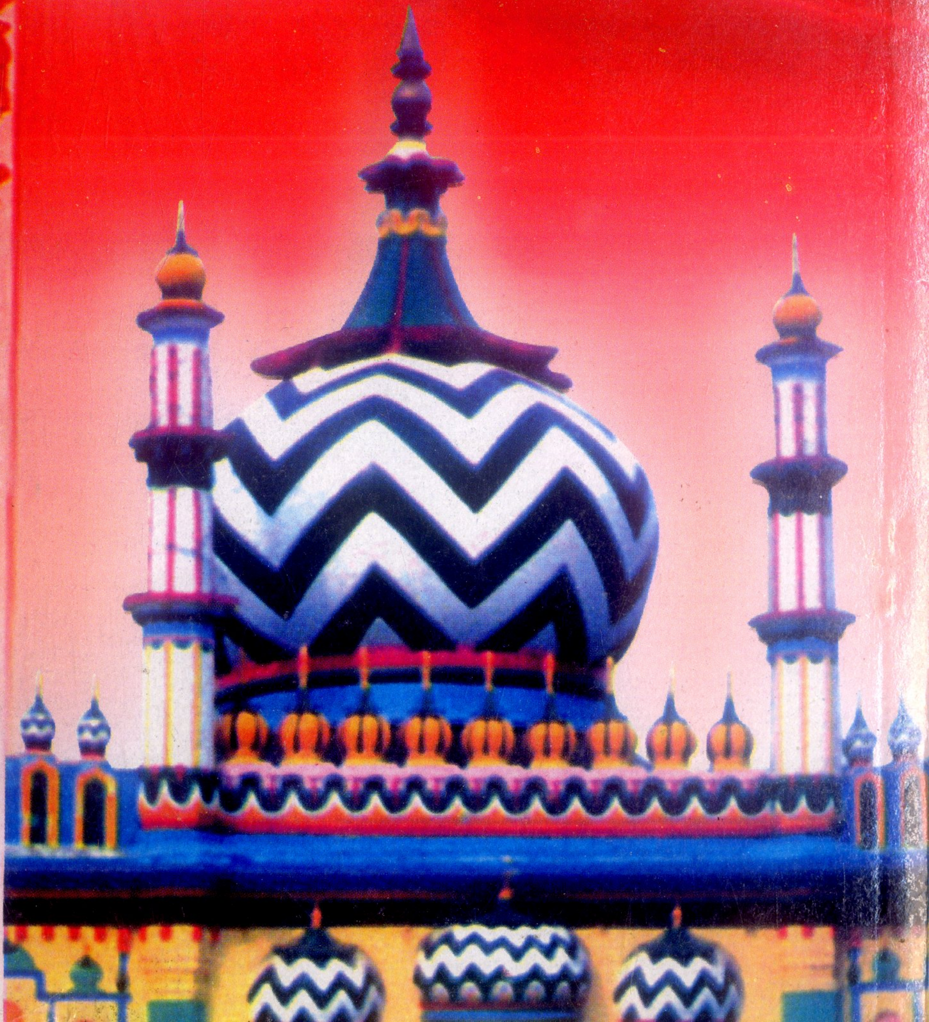
سوانح اعلیٰ حضرت

# تجلیاتِ امام احمد رضا



سوانح اعلیٰ حضرت

# تجلیاتِ امام احمد رضا

مصنف:

خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند الحاج

قاری محمد امانت رسول قادری

برکاتی رضوی نوری، پیلی بھیتی

رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ) لاہور

**سلسلہ کتب 259**

نام کتاب: ............تجلیات امام احمد رضا

سن اشاعت: ............صفر المظفر / مارچ ۲۰۰۸

مصنف: ............قاری محمد امانت رسول قادری

ناشر: ............رضا اکیڈمی، لاہور، پاکستان

مطبع: ............احمد سجاد آرٹ پریس موہنی روڈ لاہور۔

ہدیہ: ............دعائے خیر بحق معاونین رضا اکیڈمی

............

اشاعت اول

نوٹ

بیرونی حضرات بیس روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کر کے

طلب فرمائیں

اکاؤنٹ نمبر: 938/38 حبیب بینک برانچ وسن پورہ لاہور

**رضا اکیڈمی** (رجسٹرڈ)

محبوب روڈ۔ رضا چوک۔ مسجد رضا۔ چاہ میراں فون:7650440

# حرفِ تعارف

آپ کا نام الحاج قاری محمد امانت رسول نوری ابن الحاج شمس الفیوض محمد ہدایت رسول صاحب انصاری ابن الحاج نور محمد فیض رسول صاحب ہے۔ آپ کی ولادت ۱۹ محرم ۱۳۷۷ھ میں ہوئی۔ نبیرۂ حضور محدث سورتی حضرت مانامیاں صاحب نے امانت رسول، مرشدِ برحق حضور مفتیٔ اعظم ہند نے محمد امانت رسول نام رکھا۔ محمد فی دخضا سے تاریخِ ولادت نکلتی ہے۔ حافظ محمد عمران صاحب مناظرِ اعظم مفتی مشاہد رضا خاں صاحب عارف باللہ مفتی وجیہ الدین صاحب شیخ القراء حضرت مولانا قاری غلام محی الدین خاں صاحب استاذ العلماء حضرت مفتی جہانگیر خاں صاحب اعظمی وغیرہ سے شرفِ تلمذ حاصل ہے۔ نیز فنِ شعر و شاعری و تربیتِ سلوک و تعویذات کے استاذِ گرامی مرشدِ برحق حضور مفتیٔ اعظم قبلہ و حضرت قاری غلام محی الدین خاں صاحب خطیب ہلدوانی ہیں ۱۳۹۲ھ میں شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتیٔ اعظم ہند قبلہ کے دستِ حق پرست پر شرفِ بیعت حاصل کیا ۱۳۹۶ھ میں حرمین شریفین کی واپسی پر صرف انیس سال کی عمر میں مرشدِ برحق حضور مفتیٔ اعظم ہند قبلہ نے آپ کو مخصوص خلافت و اجازت عطا فرمائی بسلسلۂ قادریہ چشتیہ سہروردیہ نقشبندیہ کے ساتھ ساتھ تمام سلاسل کی خلافتیں اور اوراد و وظائف، اعمال، اشغال اور جملہ تعویذات کی بھی اجازتیں مرحمت فرمائیں۔ آپ مرشدِ برحق کے بہت ہی محبوب، منظورِ نظر خلیفہ، اُن کی بارگاہ کے مقرب، مقبول و معتمد، سفر و حضر میں جب مرشدِ برحق کے ساتھ ہوتے تو اکثر حضرت فرماتے قاری صاحب فلاں نعت سُناؤ، قصیدۂ بردہ شریف سُناؤ۔ حضرت رحمانی میاں صاحب قبلہ تو قاری صاحب کو شاعرِ بارگاہِ مفتیٔ اعظم فرماتے اور فرماتے قصیدۂ بردہ شریف پڑھنے میں تو ہند و پاک کے اندر قاری صاحب کی مثال نہیں ملتی۔ مرشدِ برحق کے علاوہ قطبِ مدینہ حضرت مولانا شاہ ضیاء الدین احمد مدنی، حضور مجاہدِ ملت مولانا شاہ حبیب الرحمٰن صاحب اور سید العلماء سید شاہ حسن میاں صاحب سجادہ نشین مارہرہ شریف نے بھی اپنی خلافتوں اجازتوں سے قاری صاحب کو نوازا۔ آپ خوش الحان قاری، باکمال شاعر، بہترین نعت خواں مقبولِ بارگاہِ مفتیٔ اعظم ہندوستان ہیں حضرت کے ایسے معتمد کہ دورانِ قیامِ بھوالی جو حضرات مرشدِ برحق سے بیعت ہوتے، حضرت ارشاد فرماتے قاری صاحب ان کو شجرے دے دیجیے اور فقیر مصطفیٰ رضا قادری غفرلہ، بقلم امانت رسول دستخط کر دیجیے! اور جو لوگ حضرت سے تعویذ طلب کرتے تو حضرت فرماتے قاری صاحب فلاں فلاں تعویذ لکھ کر ان کو دے دیجیے۔ ۱۳۹۵-۹۶ھ میں پہلا حج آپ نے والدین ماجدین کے ساتھ ادا کیا۔ اور دوسری بار ۱۴۰۰ھ میں برادرِ معظم حاجی حافظ محمد عنایت رسول صاحب و بحر العلوم مفتی جہانگیر صاحب کے ہمراہ حج و زیارت سے مشرف ہوئے۔ تین مہینے پانچ روز مدینہ پاک میں مع رمضان گزارے۔

آپ نے کئی کتابیں لکھی ہیں، اسی کی ایک کڑی زیرِ نظر کتاب تجلیاتِ امامِ احمد رضا ہے۔ اس کا تاریخی نام خود

— ۱۹۸۰ء —

مرشدِ برحق حضور مفتیٔ اعظم ہند نے پسند فرما کر رکھا۔

**فقیر رضوی محمد انور علی غفرلہٗ بہرائچی مدرس جامعہ منظر اسلام بریلی شریف**

# عرضِ مؤلف

سیدنا اعلیٰحضرت عظیم البرکت امام اہلسنّت فاضل بریلوی قدس سرہٗ کی ذات ستودہ صفات محتاج تعارف نہیں ایسی عبقری شخصیت اور عظیم حیثیت سے کون واقف نہیں۔ اطراف عالم میں ان کی عظمتوں کے ڈنکے بج رہے ہیں۔ ایسی مقدس ہستی پر سیکڑوں کتابیں ہر زبان میں تحریر کی جا چکی ہیں۔ اب مزید کسی سوانحی کتاب کی چنداں ضرورت نہ تھی لیکن امام اہلسنّت کا ذکر جمیل چونکہ مُشک جیسا ہے لہٰذا ان کا ذکر جتنا ہی زیادہ اور نئے انداز کے ساتھ کیا جائیگا اسی قدر مشام ایمان اہلسنّت معطر ہوگا۔ علاوہ ازیں حضور اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کی پاکیزہ زندگی پر جتنی کتابیں لکھی گئیں ان میں ایسے نادر واقعات اور غیر مطبوعہ روایات مجھے نظر نہیں آئیں تو دل میں شوق ہوا کہ میں بھی کچھ لکھوں لہٰذا میں نے ایک منقبت امام اہلسنّت سرکار اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کی شان میں لکھی اور حضور مرشد برحق سرکار مفتیٔ اعظم ہند کو سنائی تو حضرت بہت ہی خوش ہوئے اور اس کی اصلاح فرمائی پھر میں نے عرض کیا حضور میری تمنا ہے کہ اس منقبت کی تشریح کرکے امام اہلسنّت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی ایک مختصر مگر پوری تحقیق و تدقیق کے ساتھ سوانحی کتاب لکھوں اس پر حضرت عارف حق نے اپنی خوشی کا اظہار فرمایا اور دعاؤں سے نوازا۔ بحمدہٖ تعالیٰ ایک وقت وہ آیا جبکہ میرے ذہن میں بکھرے ہوئے حسین مضامین صفحۂ قرطاس پر بشکل کتاب سنہ ۱۴۰۰ھ میں رونما ہوئے لہٰذا اس کتاب کو لیجا کر حضرت کی خدمت اقدس میں پیش کیا اور اس کے لئے تاریخی نام رکھنے کی خواہش ظاہر کی تو مرشد کامل نے برجستہ "تجلیاتِ امام احمد رضا" تجویز فرمایا (جس سے سن عیسوی ۱۹۸۰ء نکلتی ہے) پھر فرمایا بہت سی باتیں جو سینوں میں تھیں وہ آپ نے ظاہر کردی ہیں مولیٰ تعالیٰ قبول فرمائے۔ پھر خادم نوری نے دعائیہ کلمات تحریر فرمانے کے لئے عرض کیا تو ہجوم عاشقان اور کثرتِ عقیدتمنداں کے باعث ارشاد فرمایا کہ پھر کسی وقت لکھوا لینا مگر افسوس .....
صد افسوس کہ مسلسل علالت اور ضعف و نقاہت کے سبب دعائیہ کلمات لکھوانے کی دوبارہ جرأت نہ ہوئی لیکن میرے لئے فخر و ناز اور مقبول خاص و عام ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ میرے حضرت نے اس کا نام تجلیات امام احمد رضا تجویز فرمایا۔ اسی وجہ سے

اکابر علماء اہلسنت ومشائخ عظام بھی اسے دیکھ کر بے حد خوش ہوئے اور انہوں نے اپنی تقریظات و دعائیہ کلمات سے بھی نوازا۔ یہ سب مرشد کامل سرکار مفتئ اعظم ہند قدس سرہٗ کی دعاؤں کا ہی اثر ہے اپنی کم مائیگی اور ہوش ربا گرانی کے دور میں سب سے اہم مسئلہ کتابت وطباعت کا درپیش تھا مولیٰ کا کرم ہوا کہ ایسے مشکل وقت میں محب گرامی فاضل جلیل مولانا محمد انور علی صاحب رضوی بہرائچی مالک مکتبۂ المصطفےٰ بریلی شریف نے میرا ہاتھ بٹایا اور میرے وہ مخلصین جنہوں نے میرا تعاون کیا ان سب حضرات کا میں بیحد ممنون ہوں پروردگار عالم ان سب کو دارین میں جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

خادم نوری نے حتی الامکان واقعات وروایات اور حالات کو مستند طور پر پیش کیا ہے اور آخر تک صحت کا التزام رکھا ہے پھر بھی بفحوائے بشری اگر کوئی غلطی آپکو نظر آئے تو راقم السطور کو مطلع فرمائیں۔ انشاء المولیٰ تعالیٰ آئندہ ایڈیشن میں تصیح کردی جائے گی۔ حق تعالیٰ اپنے حبیب اعلیٰ واولیٰ علیہ وآلہ الصلوٰۃ والتسلیم کے طفیل اس کتاب کو عوام وخواص میں شرف قبولیت عطا فرمائے آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین علیہ وآلہ واصحابہ الصلوٰۃ والتسلیم الیٰ یوم الدین۔

فقیر نوری

محمد امانت رسول قادری برکاتی رضوی

غفرلہٗ القوی

محلہ بھورے خاں پیلی بھیت شریف

۱۰؍ محرم ۱۴۰۸ھ بروز شنبہ

# انتساب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

بسم اللّٰہ الخافض الکریم

۱۹۸۰ء

بسم اللّٰہ الغنی العلی

۱۴۰۰ھ

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم الولی

میں اپنی اس حقیر کاوش کو مرشد برحق عاشق موجود مطلق درویش کامل زبدۃ الافاضل، سلطان الاماثل، مجمع السلاسل، جامع الفضائل، امام الدلائل فقیہ المسائل، محقق بے بدل کوہ علم وعمل، تاجدار اہلسنت، شہزادۂ اعلیٰحضرت مظہر امام اعظم ابوحنیفہ جانشین غوث وخواجہ، قطب زمانہ پندرہویں صدی کے مجدد شریعت محمدیہ کے ناصر ومؤید شیخ المشائخ ۱۸۹۲ء

حضرت علامہ مولٰنا مولوی مفتی قاری حکیم الحاج الشاہ آل الرحمٰن محمد ابوالبرکات محی الدین جیلانی شیخ مصطفٰے رضاخانصاحب نوری مفتیٔ اعظم ہند دام ظلہ النورانی

کے نام نامی سے منسوب کرنے کا شرف حاصل

کررہا ہوں

غلام رضوی فقیر محمد امانت رسول مصطفوی غفرلہ القوی

محلہ بھوریخاں پیلی بھیت شریف یوپی

۳۰ رجب مرجب ۱۴۰۰ھ روز ہفتہ مطابق ۱۴ جون ۱۹۸۰ء یوم ولادت اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ

# مدنی تبرکات

ازمقبولِ بارگاہ سیّد المرسلین مکینِ دیارِ رحمۃٌ للعالمین وارثِ علومِ
خاتم النبیین خلیفۂ اعلیٰحضرت شیخ الاسلام والمسلمین (۱۳۰۰ھ) حضرت علامہ
مولانا الحاج الشاہ **ضیاء الدین احمد مدنی** ادام اللہ تعالیٰ ظلہ النورانی۔

---

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ بسم اللہ العلیم العظیم ۔ الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات والصلاۃ والسلام علیٰ سید السادات سیدنا محمد علیہ افضل الصلوات الطیبات وسلم تسلیما کثیرا علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ واھل بیتہ اجمعین۔ غلام رضائے آلِ رسول عزیزم جناب الحاج قاری محمد امانت رسول رضوی پیلی بھیتی سلمہ ربہ القوی نے اعلیٰحضرت عظیم البرکت مجدد مائۃ حاضرہ مرشدنا فاضل بریلوی قدس اللہ سرہ القدسی کی سوانح حیات لکھی۔ فقیر کو جگہ جگہ سے سنائی۔ ماشاء اللہ مجھے پسند آئی۔ خوب جذبۂ دل سے تحریر کی ہے۔ اعلیٰحضرت قبلہ کے فضائل ومناقب سے معمور ہے فقیر اس سوانح کا تاریخی نام "بدر افلاک مجدد اعظم" (۱۴۰۰ھ) رکھتا ہے۔ اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بطفیل حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ذریعۂ نجات سعادت دارین کا موجب بنائے۔

أمر برقمہ الفقیر الی اللہ تعالیٰ ضیاء الدین احمد القادری الرضوی المدنی
بقلم فضل الرحمٰن القادری الرضوی المدنی ۵ ذی الحجۃ الحرام ۱۴۰۰ھ۔




مہر

# برکاتی عنایات

قطب مارہرہ زینت الاولیاء سید الاصفیاء احسن العلماء خلف
بقیۃ السلف عارف باللہ حضرت العلام مولانا حافظ قاری شاہ
**سید آل حیدر حسن میاں صاحب قبلہ** قادری چشتی برکاتی
زید مجدہٗ السامی سجادہ نشین خانقاہ غوثیہ برکاتیہ مارہرہ شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وآلہ وصحبہ
اجمعین اما بعد فقیر برکاتی نے عزیزم قاری محمد امانت رسول صاحب قادری برکاتی
رضوی کی تحریر کردہ اعلیحضرت عظیم البرکت مجدد مأتہ ماضیہ امام احمد رضا خاں فاضل
بریلوی قادری برکاتی قدس سرہ العزیز کی سوانح مبارکہ جگہ جگہ سے پڑھوا کر سنی۔ قاری
صاحب نے نہایت عام فہم اور دلکش پیرائے میں سوانح حیات تحریر کی ہے مجھے امید
ہے کہ انشاء المولیٰ تعالیٰ تجلیات امام احمد رضا عوام و خواص میں مقبول ہوگی۔

سید حسن میاں قادری
سجادہ نشین درگاہ برکاتیہ مارہرہ ضلع ایٹہ
۱۹ ذی الحجہ ۱۴۰۶ھ

۱۵-۸-۸۷

# تقریظ مبارک

ازنبیرۂ اعلحضرت پیشوائے اہلسنت یادگار حجۃ الاسلام جانشین ونواسہ حضور مفتی اعظم ہند تاج المشائخ فقیہ العصر حضرت علامہ مولٰنا قاری مفتی الحاج الشاہ محمد اختر رضا خاں صاحب قبلہ مدظلہ فاضل جامعہ ازہر مصر صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلے ونسلم علی رسولہ الکریم وآلہ وصحبہ الکرام اجمعین اما بعد فقیر سراپا تقصیر نے عزیز مکرم ومحترم مولوی قاری محمد امانت رسول صاحب قادری رضوی نوری مدعمرہ کی یہ کتاب جس کا نام جدی الکریم حضور سیدی وسندی مفتی اعظم ہند وسندھ مولانا شاہ محمد مصطفٰے رضا خاں صاحب قدس سرہٗ نے تجلیات امام احمد رضا ۱۹۸۱ء رکھا کہیں کہیں سے دیکھی بہت پسند آئی۔ مولائے کریم قاری صاحب ممدوح کو جزائے خیر دے اور عمر وعلم وعمل واقبال میں برکات سے نوازے آمین۔ وصلے اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔

بارک اللہ امانت رضوی — زائر وحاج حافظ وقاری
یہ سوانح رضائے احمد کی — جذبۂ دل سے تم نے خوب لکھی
رکھ گئے میرے مفتیٔ اعظم — اس سوانح کا نام تاریخی
بارگاہ رضا میں ہو مقبول — ہے خدا سے یہی دعا میری

عارفِ اولیا رضا کہہ دو ۱۴۰۰ھ
تم بھی اختر رضا سنِ ہجری

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۱ر رمضان ۱۴۰۲ھ روز جمعۃ المبارکہ

# تقریظ جمیل

از فخر الاطباء مخدوم العلماء نبیرۂ شیخ المحدثین شہزادۂ حضرت ابو الحسنات علامہ مولانا شاہ الحاج حکیم **سید خلیل احمد صاحب قبلہ** اشرفی مد ظلہ العالی خطیب جامع مسجد وزیر خاں لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الحمد للہ کہ امسال مدینہ منورہ گنبد خضریٰ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا نصیب بیدار ہوئے کریم کا کرم شامل ہوا۔ شیخ طریقت رہنمائے شریعت حامی سنت حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب قبلہ مدظلہ العالی کی محفلوں میں طوطیٔ چمنستان مصطفےٰ حسانِ رضا محترم الحاج قاری محمد امانت رسول صاحب قادری رضوی مصطفوی پیلی بھیتی سے ملاقات ہوئی۔ موصوف نے سلطان المشائخ امام العلماء سراج الاتقیاء مجدد مأتہ حاضرہ اعلیٰحضرت عظیم البرکت امام اہلسنت فاضل بریلوی قدس سرہٗ کی سوانح حیات مسمّٰی بنام تاریخی "بدر افلاک مجدد اعظم" تصنیف کی جو فقیر کی نظر سے گزری اس وقت تک اعلیٰحضرت عظیم البرکت کی حیات مقدسہ کے جس قدر بھی حالات جمع کئے گئے ان سے بالکل مختلف انداز میں ہے۔ اختصار کے باوجود بہت جامع مکمل حالات پر نرالی طرز کی تصنیف ہے۔ موصوف نے جس محبت و محنت سے اعلیٰحضرت قبلہ کے حالات جمع کئے اور اس پر آشوب دور میں ملت کے سامنے پیش کئے قابل مبارکباد ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ موصوف کی یہ عظیم خدمت بارگاہِ رضویت میں قبول فرمائے ہر خاص و عام کو اس فیض رضویت سے متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب رحمت مجسم شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا عشق اور اتباع عطا فرمائے۔ اور حشر و نشر میں شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت نصیب کرے آمین۔ فقیر قادری امین الحسنات **سید خلیل احمد** قادری اشرفی رضوی

(خطیب جامع مسجد وزیر خاں لاہور پاکستان و صدر ادارہ تبلیغ اہلسنت پنجاب) شوال المکرم ۵ شنبہ مبارکہ سنہ ۱۴۰۰ھ / ۱۸ اگست سنہ ۱۹۸۰ء مدینہ منورہ

منقبت شریف

# آپ ہیں شیخ الاسلام والمسلمین ۱۳۰۴ھ

## سیّدی مرشدی شاہ احمد رضا

۱

(۱) زُبدَۃُ العَارِفِین قُدوَۃُ السَّالکِین سیدی مرشدی شاہ احمد رضا
باخدا عاشقِ سیدِ المرسلین، سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۲) روزِ شنبہ دہم ماہ شوال کی ظہر کا وقت تھا جب ولادت ہوئی
سن بہتر تھی اور تھی صدی بارہویں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۳) سہ برس ہی میں بسم اللہ خوانی ہوئی لام الف میں نے جب پڑھ لیا پہلے ہی
آیا دوبارہ کیوں تم نے پوچھا وہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۴) پرتوِ بوحنیفہ عکس غوث الوریٰ آپ کی ہر ادا سنّتِ مصطفےٰ
آپ ہیں شیخ الاسلام والمسلمین ۱۳۰۴ھ سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۵) علم و عرفان کی کتنی نہریں بہیں تم نے دس سو سے زیادہ کتابیں لکھیں
ہو صدی چودھویں کے مجدد تمہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۶) چودھواں سال تھا جبکہ فارغ ہوئے اور صدی چودھویں کے مجدد ہوئے
فخر کرتی ہے تم پر صدی چودھویں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۷) اپنی ٹوپی تجھے دیں تری اوڑھ لیں حضرتِ فضلِ رحمٰن اور یوں کہیں
نور ہی نور ہے تجھ میں جلوہ گزیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۸) آپ ہر فن میں ہر علم میں ہیں امام ۔ فیض آپ سے ہیں سبھی خاص و عام
آپ ہیں نائب خاتم المرسلیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۹) متفکر تھے مدت سے آلِ رسول آج کیا لائے دنیا سے پیشِ رسول
روزِ محشر اگر پوچھا رب نے کہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۱۰) فکر الحمدللہ ہوئی دور اب گر قیامت میں پوچھیگا مجھ سے وہ رب
پیش کردوں گا احمد رضا کو وہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۱۱) بہرِ تعظیم مجذوب چُپ شاہ میاں اوڑھیں کمبل ڈھکیں سر کو بے گماں
ہوں کھڑے آپ کے واسطے محی دیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۱۲) جانتے تھے تجھے قطب و ابدال سب تیرا کرتے تھے مجذوب و سالک ادب
تیری چوکھٹ پہ خم اہلِ دل کی جبیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۱۳) بیعت ہونے جو شہ جی میاں سے چلیں شاہ یعقوب علیؒ اُن سے شہ جی کہیں
تیرے مرشد ہیں احمد رضا جا وہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۱۴) شاہجی بابا فرمائیں جنکو ولی قادری رضوی حافظ وہ یعقوب علی
ہیں مرید و خلیفہ ترے بالیقیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۱۵) کر کے دیدار، دیدار علی کہہ اُٹھے آپ ایسے ہیں روشن ضمیر آپ کے
لوحِ محفوظ ہے پیشِ چشمِ مبیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۱۶) وصی احمد محدث ترے مدح خواں شاہ شہ جی میاں تھے ترے قدرداں
اے فقیہ زماں نائب شاہ دیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۱۷) شاہ عبدالاحد تاج اہلِ سنن شاہ امجد علی وہ فقیہ زمن
ہیں مرید و خلیفہ ترے بالیقیں، سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۱۸) طیبہ میں جن کا مسکن وہ قطبِ زمن ظفرُ الدین وہ رونقِ انجمن
تیرے شاگرد ہیں بالیقیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۱۹) شاہ دیدار علی شاہ عبدِ علیم، مولوی لعل شہ اور بخشِ رحیم
ہیں مرید و خلیفہ ترے بالیقیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۲۰) شاہ عبد السلام اور برہانِ حق شاہ محمود جاں بوسراج عبدِ حق
ہیں مرید و خلیفہ ترے بالیقیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۲۱) وہ محدث کچھوچھے کے آقائے مَن سیدی احمد اشرف وہ فخرِ وطن
تیرے شاگرد ہیں بالیقیں بالیقیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۲۲) حیرت انگیز تھی قوتِ حافظہ ہے کرامت ہر اک آپ کا واقعہ
آپ کا دورِ حاضر میں ثانی نہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۲۳) حیرت انگیز تھی قوتِ حافظہ صرف اک ماہ میں حفظِ قرآں کیا
آپ کا دورِ حاضر میں ثانی نہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۲۴) وہ علی بخش رضوی وہ میلاد خواں ان پہ شہ جی میاں یوں ہوئے مہرباں
آپ ہی نے تو بھیجا تھا ان کے قریں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۲۵) بیعت ہونے جو شہ جی میاں سے چلیں یعنی شہ میر خاں ان سے شہ جی کہیں
تیرے مرشد بریلی میں ہیں جا وہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۲۶) قبل از وقت فرمائیں شہ جی میاں ندوہ پچھڑیگا تم ہی سے قطبِ زماں
صد سلام آپ پر ہوں اے قطبِ زمیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۲۷) حرمین شریفین کو جب گئے اعلیٰحضرت مجدد پکارے گئے
عرب و ہند میں خوب دھومیں مچیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۲۸) مفتیانِ عرب سندیں تجھ سے لیں تیری تعظیم اہلِ حرم بھی کریں
شاہِ بطحا کا تجھ کو کہیں جانشیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۲۹) ڈاکوؤں کو اے شاہِ رضا قادری کی عطا آپ نے دولتِ ایمان کی
غوث اعظم کے ہو مظہر و جانشیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۳۰) تم نے بد مذہبی سے بچا کر شہا دولتِ دین اسلام کر دی عطا
غوث و خواجہ کے ہو مظہر و جانشیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۳۱) آپ ہیں وارثِ انبیار باخدا آپ نے جو کہا بس وہی ہو گیا
مُستجَابِ درِ احکم الحاکمیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۳۲) اک رسالے کو پڑھتے تھے شاہِ رضاؔ اس میں مذکور تھے سابقہ اولیار
کتنے ہی روز اُن سب نے کھایا نہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۳۳) سنتِ اولیار پر عمل کر کے پھر اعلیٰحضرت، اُسی روز سے چھوڑ کر
کھانا چھبیس دن تم نے کھایا نہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۳۴) مسئلے میں ریاضی کے اٹکے کہیں حل کیا بہت کچھ پر ہوا حل نہیں
سَرضیا پہنچے پھر آپ ہی کے قریں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۳۵) ایک لمحے میں حل مسئلے کو کیا مرحبا مرحبا کہہ اٹھے سَر ضیا
آج دیکھا ہے علمِ لدنی کہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۳۶) وہ ضیا جن کا شہرہ تھا آفاق میں طفلِ مکتب ہیں وہ تیری سرکار میں
فخر کرتی ہے تجھ پر صدی چودھویں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۳۷) پیر سید جماعت علی سے کہا خواب میں شاہ غوث الوریٰ نے، مرا
ہے بریلی میں احمد رضا جانشیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۳۸) جب غم و رنج میں نام تیرا لیا کیا بتاؤں کہ کیا حال میرا ہوا
سچ تو یہ ہے کہ کلیاں دلوں کی کھلیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۳۹) آپ مشکل کشا ہیں بفیضِ علی باخدا سخت سے سخت مشکل ٹلی
اعلیٰحضرت مدد کن کہا جب کہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۴۰) حکمِ پھانسی کا امجد علی کو ہوا، آپ نے اپنے لب سے رہا کر دیا
طاقتیں ایسی ایسی تمہیں رب نے دیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۴۱) دیکھ کر آپ کو کہہ اُٹھے سر پھرے آپ ایسے ہیں روشن ضمیر آپ کے
لوح محفوظ ہے پیشِ چشمِ مبیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۴۲) بچپنے میں ہوئی شیخ کی موت جب آپ نے کر دیا زندہ باذنِ رب
آپ کو طاقتیں ایسی ایسی ملیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۴۳) سندیں حضرتِ خواجہ احمد کو بھی سلسلے کی احادیث و اعمال کی
غوثِ اعظم کے ارشاد پر تم نے دیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۴۴) اشرفی سلسلے کے مسلّم امام وہ میاں اشرفی واجب الاحترام
قطبِ ارشاد تجھ کو کہیں بھی دیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۴۵) حجّتِ دینِ اسلام حامد رضا شکلِ پر نور ہمشکلِ غوث الورے
آپ کے نامور مظہر و جانشیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۴۶) مفتیٔ اعظمِ ہند ابن رضا دیکھنے سے جنہیں یاد آئے خدا
شکل و صورت ہے ان کی عجب دل نشیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۴۷) ہجری تیرہ سو چالیس ۱۳۴۰ھ تھی وقتِ ظہر جمعہ کا دن تھا تاریخ پچیس صفر
چل دیئے آپ پھر سوئے خلدِ بریں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۴۸) غوثِ اعظم بھی ہوں اور خواجہ پیا سبز گنبد ہو پیشِ نظر یا خدا
آپ کلمہ پڑھائیں دمِ واپسیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۴۹) بندۂ غوث و خواجہ ضیاء الرضا مفتیٔ اعظم ہند کا ہے گدا
خوف دنیا و عقبیٰ کا اس کو نہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۵۰) خستۂ جاں محمد امانت رسول پیش کرتا ہے یہ منقبت ہو قبول
سوئے من از نگاہِ عنایت ببیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

# تبرکات

از تاجدارِ مارہرہ سلطان الاصفیاء مخدوم الاولیاء تاج العلماء حضرت علامہ مولانا حافظ قاری مفتی الحاج الشاہ سید **اولادِ رسول محمد میاں صاحب** قبلہ قدس سرہٗ سجادہ نشین سرکار کلاں مارہرہ مطہرہ ایٹہ

شمع بزمِ اولیاء احمد رضا ۔۔۔ نورِ چشمِ اتقیا احمد رضا
رہبرِ راہِ ہدیٰ احمد رضا ۔۔۔ حق رسا و حق نما احمد رضا
دینِ احمد کا مجدد بالیقیں ۔۔۔ سچا عبد المصطفےٰ احمد رضا
حامئ سنت امامِ سنیاں ۔۔۔ سرورِ اہلِ صفا احمد رضا
غرق بحرِ شرع از سر تا بپا ۔۔۔ حبِّ احمد میں فنا احمد رضا
فضلِ غوث اعظم و بوالفضل سے ۔۔۔ دونوں کا مظہر بنا احمد رضا
عالمانِ دیں ادب تیرا کریں ۔۔۔ اصفیا مدحت سرا احمد رضا
علم تیرا بحرِ ناپیدا کنار ۔۔۔ ظلِّ علمِ مرتضیٰ احمد رضا
تیرے مرشد میرے اجدادِ کرام ۔۔۔ ان کا تو مظہر بجا احمد رضا
تیری الفت میرے مرشد نے مجھے ۔۔۔ گھٹی میں دی ہے پلا احمد رضا
میرے مرشد کے تصدق میں ملی ۔۔۔ مجھ کو یہ تیری وِلا احمد رضا
مجھ پہ بیحد تھا ترا لطف و کرم ۔۔۔ ہے بھی اور ہو بھی سدا احمد رضا
فیض مرشد سے ہے یہ نعمت ملی ۔۔۔ میں ہوں تیرا تو مرا احمد رضا

لاکھ حاسد کچھ بکیں لیکن فقیر
تیرا تیرا ہے ترا احمد رضا

# محیِ سُنّت اعلیٰحضرت

تاجدارِ اہلسنت شہزادۂ اعلیٰحضرت جانشین غوث و خواجہ مظہرِ امامِ اعظم
ابو حنیفہ قطبِ زمانہ حضور مفتیٔ اعظم ہند قبلہ نوری دام ظلہ النورانی

---

تم ہو سراپا شمعِ ہدایت محی سنت اعلیٰحضرت
تم ہو ضیائے دین و ملت محی سنت اعلیٰحضرت

بحرِ علم و چشمۂ حکمت محی سنت اعلیٰحضرت
ہو دریائے فیض و رحمت محی سنت اعلیٰحضرت

کر دی زندہ سنتِ مردہ دینِ نبی فرمایا تازہ
مولیٰ مجددِ دین و ملت محی سنت اعلیٰحضرت

اس سے راضی رب و نبی ہو جس سے آقا تم راضی ہو
تم ہو رضائے حضرتِ عزت محی سنت اعلیٰحضرت

کیوں نہ بجے عالم میں ڈنکا آپکے علم و فضل کا آقا
تم نے بجائی دین کی نوبت محی سنت اعلیٰحضرت

مرکزِ حلقۂ اہلسنت معدنِ علم و فضل و کرامت
منبعِ فیضِ شاہِ رسالت محی سنت اعلیٰحضرت

پھوٹ رہے ہیں تخمِ بدعت پھول رہی ہے شاخِ ضلالت
رہبرِ امت شیخِ طریقت محی سنت اعلیٰحضرت

زیرِ قدم تھے ہم جو تمہارے گویا جنت میں تھے سارے
تم جو سدھارے راہیٔ جنت محی سنت اعلیٰحضرت

ہو گئی دنیا دوزخ گویا ہجر کی تپ نے ایسا پھونکا
جلوہ دکھا دو دور ہو فرقت محی سنت اعلیٰحضرت

تم وہ مجسم نورِ ہدایت دور ہے جسکے دم سے ظلمت
ہادیٔ ملت ماحیٔ بدعت محی سنت اعلیٰحضرت

# تجلیاتِ امام احمد رضا

۱۹۸۰ء

## کے اور تاریخی نام

تلمیذ شیر بیشۂ اہلسنت حضرت مولانا مولوی شاہ محمد احمد صاحب کانپوری قاسمی رضوی زید مجدہٗ السامی سے ۱۳۹۹ھ میں غلام رضا نے آلِ رسول مقبول فقیر محمد امانت رسول قادری رضوی مصطفوی عفرلہ القوی نے تذکرہ کیا کہ اعلیحضرت سرکار المختار ۱۲۷۲ علیہ رضوان الغفار کی سوانح حیات لکھنا شروع کی ہے اس کے تاریخی نام آپ کو نکالنا ہیں لیکن ۱۴۰۰ھ میں اس سوانح کی تکمیل ہوئی حضرت موصوف نے ۱۳۹۹ھ میں بھی تاریخی نام نکالے تھے پھر ۱۴۰۰ھ کے تاریخی نام نکالے۔

| | |
|---|---|
| صدیق جہاں امام احمد رضا ۱۳۹۹ھ | حسّان العجم امام احمد رضا ۱۳۹۹ھ |
| امام ربانی احمد رضا ۱۳۹۹ھ | قبلۂ طالباں فاضل بریلوی ۱۳۹۹ھ |
| امین الزماں فاضل بریلوی ۱۳۹۹ھ | صاحب الزماں فاضل بریلوی ۱۳۹۹ھ |
| راز حبیب فاضل بریلوی ۱۳۹۹ھ | ملک علم فاضل بریلوی ۱۳۹۹ھ |
| فخرِ زماں رضا ۱۹۷۹ء | مخزن علوم امام احمد رضا ۱۹۷۹ء |

---

| | |
|---|---|
| بدر اسلام مجدد اعظم ۱۴۰۰ھ | طالب رسول مجدد اعظم ۱۴۰۰ھ |
| لعل آبدار مجدد اعظم ۱۴۰۰ھ | کوہ وقار مجدد اعظم ۱۴۰۰ھ |
| مہر حیا امام احمد رضا ۱۴۰۰ھ | معیار حلم رضا ۱۴۰۰ھ |
| قمر جہاں رضا ۱۴۰۰ھ | انوار عالم رضا ۱۴۰۰ھ |
| قطب احسان فاضل بریلوی ۱۴۰۰ھ | ہنر ور اعلیحضرت ۱۹۸۰ء |

شمع روزگار امام احمد رضا ۱۹۸۰ء

اوّل و آخر امام احمد رضا ۱۹۸۰ء

# انوار مجدد الف ثانی قدس سرہٗ

حضرت بابرکت پیر طریقت مولٰنا الحاج پیر محمد اسحٰق جان صاحب مجذی سرہندی مدظلہ العالی (از اولاد امجاد حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ العزیز) فرماتے ہیں۔ باسمہٖ سبحانہٗ وتعالیٰ وشانہٗ۔ فاضل بریلوی حضرت مولانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی ذات بابرکات کسی تعارف کی محتاج نہیں انہوں نے اپنے علم و فضل اور کمال سے علمائے عرب و عجم میں خاص مقام پیدا کیا ہے ؎

آفاق میں پھیلے گی کب تک نہ مہک تیری ؎ گھر گھر لئے پھرتی ہے پیغام صبا تیرا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں ایسی شخصیت کا پیدا ہونا یقیناً حضور پاک کے فیضان نظر کا ایک اعجاز ہے۔ شیخ محمد مختار بن عطارد الجاوی نے خوب فرمایا: فکان من معجزات نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (ص ۲۸) فاضل بریلوی نے اس فقیر کے دل میں جو اونچی جگہ پیدا کی اس کی وجہ یہی ہے کہ ان کے دل میں حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے پناہ محبت تھی جس نے پاک و ہند کی تاریک فضا کو منور کر دیا تھا۔ ہمارے پاس اگر کوئی معیار صداقت و شرافت ہے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے فاضل بریلوی میں یہ محبت بدرجۂ اتم موجود ہے انہوں نے بہت نعتیں اور منقبتیں لکھیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کا ایک ایک شعر اور ایک ایک جملہ سراپا نعت ہے ؎

شدہ است سینۂ ظہوری پر از محبت یار ؎ برائے کینۂ اغیار در دلم جا نیست

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا ان کے دل میں جو مقام تھا اس کا اندازہ اس شعر سے ہو سکتا ہے ؎ حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو ؎ کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

اضعف المومنین (پیر) محمد اسحٰق جان مجذی سرہندی میرپور خاص ۱۹ مئی ۱۹۷۴ء

(فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں ص ۲۳۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسم اللہ الخالق العظیم ——— ۱۹۸۰ء ——— بسم اللہ الخلاق العظیم ——— ۱۹۸۰ء

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وعلی آلہٖ وصحبہ واہل بیتہ التسلیم ــ ٥

# کلام بلاغت نظام

تاجدار اہلسنّت شہزادۂ اعلیحضرت جانشین غوث وخواجہ مظہر امام اعظم ابو حنیفہ قطب زمانہ سیدنا ومولانا ومرشدنا مفتیٔ اعظم ہند قبلہ نوری دام ظلہ النورانی

بعد حمد وثنائے حضرتِ حق ۔۔۔ ربّ جملہ اناس وربّ خلق
ہوں خدا کے درود اور سلام ۔۔۔ بر حبیبِ جہاں رسولِ انام
بعد ان کے ہوں ان کی عترت پر ۔۔۔ پھر صحابہ کی کل جماعت پر
پھر ائمہ پہ غوث اعظم پر ۔۔۔ پھر تمام اولیائے عالم پر
بعد ان کے ہوں اعلیحضرت پر ۔۔۔ پھر ہوں ہم سارے اہسنّت پر
اَللّٰہُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا ۔۔۔ وَعَلٰی ذَوِیْہِ وَاٰلِہٖ اَبَدَ الدُّھُوْرِ وَکَرَّمَا

# ولادت باسعادت

زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین سیدی مرشدی شاہ احمد رضا
باخدا نائب سید المرسلین سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

چودہویں صدی کے مجدد شریعت محمدیہ کے ناصر ومؤید امام اہلسنّت اعلیحضرت عظیم البرکت آقائے نعمت دریائے رحمت مخزن علم وحکمت پیکر رشد وہدایت عارف شریعت وطریقت غواص بحر حقیقت ومعرفت تاجدار ولایت شیخ الاسلام والمسلمین حجۃ اللہ فی الارضین تاج الفحول الکاملین ضیاء الملۃ والدین وارث الانبیاء والمرسلین سراج الفقہاء

والمحدثین زبدۃ العارفین والسالکین آیتٌ من آیات اللہ رب العلمین معجزۃ من معجزات رحمۃ للعلمین حضرت علامہ مولانا مولوی حافظ قاری مفتی حکیم الحاج الشاہ ابو محمد عبد المصطفٰے محمد احمد رضا خانصاحب فاضل بریلوی قدس سرہٗ القدسی کی ولادت باسعادت محلہ ذخیرہ شہر بریلی شریف میں (کہ پہلے وہی آپ کا آبائی مکان اور جد امجد حضرت علامہ شاہ محمد رضا علی خاں صاحب قدس سرہٗ کا قیام تھا) ۱۰ رشوال مکرم ۱۲۷۲ھ روز شنبہ (ہفتہ) وقت ظہر مطابق ۱۴ رجون ۱۸۵۶ء عیسوی موافق ۱۱ رجیٹھ سدی ۱۹۱۳ء سمبت کو ہوئی آپ کو بہت سے نام وخطابات سے نوازا جاتا ہے۔

روز شنبہ دہم ماہ شوال کی ظہر کا وقت تھا جب ولادت ہوئی
سن بہتر تھی اور تھی صدی بارہویں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

# نام نامی اسم گرامی

آپ کا پیدائشی نام محمد ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ محبت میں اَمّن میاں فرمایا کرتی تھیں۔ والدہ ماجدہ ودیگر اعزہ احمد میاں کے نام سے یاد فرمایا کرتے تھے۔ آپ کے جد امجد نے آپ کا اسم شریف احمد رضا رکھا۔ اور آپ کا تاریخی نام المختار ۱۲۷۲ ہے اور اعلیحضرت خود اپنے نام سے پہلے عبد المصطفٰے لکھا کرتے تھے نیز آپ نے اپنا سن ولادت اس آیت کریمہ سے استخراج فرمایا۔ (پ ۲۸ سورۃ المجادلہ رکوع ۳)

| | |
|---|---|
| اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ | ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد فرمائی۔ |

—— ۱۲۷۲ھ ——

حسن اتفاق کہ اس وقت آفتاب منزل غفر میں تھا جو اہل نجوم کے نزدیک بہت ہی مبارک ساعت ہے۔ اعلیحضرت سرکار علیہ رحمۃ الغفار خود فرماتے ہیں بحمد اللہ تعالیٰ

اگر میرے قلب کے دو ٹکڑے کئے جائیں تو خدا کی قسم ایک پر لکھا ہوگا لاالٰہ الااللہ۔ اور دوسرے پر لکھا ہوگا، محمد رسول اللہ۔ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور بحمد اللہ تعالیٰ ہر بدمذہب پر فتح وظفر حاصل ہوئی۔ رب العزت جل جلالہ نے روح القدس سے تائید فرمائی۔

# بسم اللہ خوانی فراست ایمانی

اس کا صحیح علم نہیں ہوسکا کہ اعلیٰحضرت کی بسم اللہ خوانی کس عمر میں ہوئی۔ ہاں آپ اسی سے اندازہ کرلیں کہ اعلیٰحضرت نے چار سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ ختم کرلیا تھا بعض حضرات کا خیال ہے کہ اس وقت تین سال کی عمر ہوگی بسم اللہ خوانی کے وقت ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ اعلیٰحضرت کے استاذ محترم نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد الف، با، تا، ثا جس طرح پڑھایا جاتا ہے پڑھایا اعلیٰحضرت ان کے پڑھانے کے مطابق پڑھتے رہے جب لام الف کی نوبت آئی استاذ نے فرمایا کہو لام الف (لا) اعلیٰحضرت خاموش ہو گئے اور نہیں کہا استاذ نے دوبارہ کہا کہو میاں لام الف تو اعلیٰحضرت نے فرمایا کہ یہ دونوں تو پڑھ چکے لام بھی پڑھ چکے الف بھی پڑھ چکے ہیں یہ دوبارہ کیسا۔ اس وقت اعلیٰحضرت کے جد امجد قطب وقت مولانا شاہ رضا علی خاں صاحب علیہ الرحمہ نے (جو جامع کمالات ظاہری و باطنی تھے) فرمایا بیٹا استاد کا کہا مانو جو کہتے ہیں پڑھو۔ اعلیٰحضرت نے اپنے جد امجد کی طرف نظر کی۔ جد امجد نے فراست ایمانی سے سمجھا کہ اس بچے کو شبہ یہ ہو رہا ہے کہ یہ حروف مفردہ کا بیان ہے اب اس میں ایک مرکب لفظ کیسے آیا ورنہ یہ دونوں حرف الگ الگ تو پڑھ ہی چکے اگرچہ بچے کی عمر کے اعتبار سے اس راز کو ظاہر کرنا مناسب نہ تھا اور سمجھ سے بالا خیال کیا جاتا مگر حضرت جد امجد نے نور باطنی سے سمجھا کہ یہ لڑکا کچھ ہونے والا ہے اسی لئے ابھی سے اسرار و نکات کا ذکر ان کے سامنے مناسب جانا اور فرمایا کہ بیٹا تمہارا خیال درست اور سمجھنا بجا ہے مگر

بات یہ ہے کہ شروع میں تم نے جس کو الف پڑھا حقیقتاً وہ ہمزہ ہے چونکہ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور ساکن کے ساتھ ابتدا ناممکن ہے اس لئے ایک حرف یعنی لام اوّل میں لاکر اس کا تلفظ بنانا مقصود ہے۔ اعلیٰحضرت نے پھر فرمایا تو کوئی ایک حرف ملا دینا کافی تھا اتنی دور کے بعد لام کی کیا خصوصیت ہے۔ ب، ت، د، س۔ بھی اوّل میں لا سکتے تھے۔ حضرت جد امجد نے غایت محبت وجوش میں گلے سے لگا لیا اور دل سے بہت دعائیں دیں۔ اور پھر فرمایا کہ لام اور الف میں صورۃً سیرۃً مناسبت خاص ہے ظاہراً لکھنے میں بھی دونوں کی صورت ایک سی ہوتی ہے۔ لا۔ یا لا۔ سیرۃً اس وجہ سے کہ لام کا قلب الف ہے اور الف کا قلب لام ہے یعنی الف۔ لام کے بیچ میں ہے اور لام۔ الف کے بیچ میں۔ لَ اْ مْ ۔ اَلِ فْ ۔ یہ اتحاد قلبی دوسرے حرف کو حاصل نہیں گویا ؎

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی ۔۔ تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

کہنے کو حضور کے جد امجد نے اس لام الف کو مرکب لانے کی وجہ بیان فرمائی مگر سچ پوچھیے تو باتوں باتوں میں سب کچھ بتا دیا اور اسرار وحقائق کے رموز واشارات کے دریافت وادراک کی صلاحیت وقابلیت اسی وقت سے پیدا فرما دی جس کا اثر سب نے آنکھوں سے دیکھ لیا کہ شریعت میں وہ اگر سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدم بقدم ہیں تو طریقت میں حضور پر نور سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نائب اکرم ہیں۔

سہ برس ہی میں بسم اللہ خوانی ہوئی لام الف میں نے جب پڑھ لیا پہلے ہی
آیا دوبارہ کیوں تم نے پوچھا وہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

## بچپن میں بھی غلطی سے محفوظ

کاشانۂ اقدس پر ایک مولوی صاحب چند بچوں کو پڑھایا کرتے تھے۔ اعلیٰحضرت

بھی ان سے کلام اللہ شریف پڑھا کرتے تھے ایک روز کا ذکر ہے کہ مولوی صاحب کسی آیت کریمہ میں بار بار ایک لفظ اعلیحضرت کو بتاتے تھے مگر آپ کی زبان سے نہیں نکلتا تھا وہ زبر بتاتے تھے اور آپ زیر پڑھتے تھے یہ کیفیت اعلیحضرت کے جدامجد نے دیکھ کر اپنے پاس بلایا اور قرآن مجید منگوا کر دیکھا تو اس میں کاتب سے اعراب کی غلطی ہوگئی تھی زیر کی جگہ زبر لکھ گیا تھا اور اسی طرح بے تصحیح طبع ہو گیا تھا۔ یعنی جو اعلیحضرت کی زبان سے نکل رہا تھا وہی صحیح تھا۔ اعلیحضرت سے جد امجد نے فرمایا کہ مولوی صاحب جس طرح تم کو بتاتے تھے اس طرح کیوں نہیں پڑھتے تھے۔ عرض کیا میں ارادہ کرتا تھا کہ اسی طرح پڑھوں مگر زبان پر قابو نہ پاتا تھا۔ حضرت جد امجد نے فرمایا خوب! اور تبسم فرما کر سر پر ہاتھ پھیرا اور دل سے دعا دی پھر ان مولوی صاحب سے فرمایا یہ بچہ صحیح پڑھ رہا تھا حقیقتاً کاتب نے غلط لکھ دیا ہے پھر قلم حق رقم سے اس کی تصحیح فرمائی اس قسم کے واقعات مولوی صاحب کو بارہا پیش آئے تو ایک روز تنہائی میں اعلیحضرت سے کہنے لگے صاحبزادے سچ سچ بتاؤ میں کسی سے کہوں گا نہیں تم انسان ہو یا جن ہو۔ آپ نے فرمایا خدا کا شکر ہے میں انسان ہی ہوں اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم شامل حال ہے۔ غلط لفظ بچپن میں بھی زبان مبارک پر نہ آیا۔ جسم و جان قلب و زبان کے مالک رب تعالیٰ نے آپ کو ہر لغزش سے محفوظ رکھا۔

## شانِ مجددیت

ایک روز مولوی صاحب موصوف بچوں کو پڑھا رہے تھے کہ ایک بچے نے سلام کیا۔ مولوی صاحب نے جواب دیا جیتے رہو۔ اس پر اعلیحضرت نے عرض کیا یہ تو سلام کا جواب نہ ہوا۔ وعلیکم السلام کہنا چاہیئے تھا۔ مولوی صاحب سنکر بہت خوش ہوئے اور دعائیں دیں ؎

پرتوِ بوحنیفہ عکس غوث الوریٰ آپکی ہر ادا سنت مصطفےٰ
آپ ہیں شیخ الاسلام والمسلمیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

# پہلی تقریر پُر تنویر

چھ سال کی عمر سے ربیع الاول شریف کے مہینے میں ممبر پر رونق افروز ہوئے اور بہت بڑے مجمع کے سامنے سب سے پہلے تقریر فرمائی جس میں دو گھنٹہ علم وعرفان کے دریا بہائے۔ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد مبارک بیان فرمایا ؎

علم وعرفان کی کتنی نہریں بہیں تم نے دس سو سے زیادہ کتابیں لکھیں
ہو صدی چودھویں کے مجدد تمہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

# شہنشاہِ مدینہ علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا میرا احمد رضا آگیا

آٹھ برس کی عمر میں ہدایۃ النحو پڑھتے تھے اسی وقت ہدایۃ النحو کی شرح عربی زبان میں لکھ ڈالی۔ اسی زمانے میں اعلیٰحضرت نے خواب دیکھا کہ ایک نہایت عالی شان محل ہے جس کی دربانی حضرت مولانا کافی علیہ الرحمہ کر رہے ہیں۔ مولانا علیہ الرحمہ نے اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ سے فرمایا یَا اَحْمَدُ رَضَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ ھٰذِہِ الدَّارِ فَادْخُلْ وَزُرْہُ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ یعنی اے احمد رضا بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس مکان میں تشریف فرما ہیں تو تم اندر حاضر ہو کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دیدار کا شرف حاصل کرو۔ اعلیٰحضرت مکان میں حاضر ہوئے دیکھا کہ حضور اقدس محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنی والدہ مشفقہ حضرت سیدتنا آمنہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آغوش مبارک میں اپنی شان طفلی میں تشریف فرما ہیں اور اپنی والدۂ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا شیر پاک نوش فرما رہے ہیں۔ اپنی سرکار کے غلام خاص کو ملاحظہ فرما کر اپنی والدۂ مکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرماتے ہیں کہ میرا احمد رضا آگیا۔ اعلیٰحضرت اپنے مالک وآقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

کی سرکار میں صلاۃ وسلام بصد تعظیم و احترام عرض کرکے واپس ہوتے ہیں۔ ڈیوڑھی پر پہنچکر حضرت مولٰنا کافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے فرماتے ہیں یَا کَافِیُ لَقَدْ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَعَلیٰ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔ یعنی اے کافی بیشک میں نے حضور آقائے دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دیدار کا شرف حاصل کیا۔ چھ برس کی عمر میں معلوم کرلیا تھا کہ بغداد شریف کی یہ سمت ہے اس وقت سے دمِ آخر تک کسی وقت بھی اس جانب کو پاؤں نہیں پھیلائے۔

## انسان ہو یا جن

اعلیحضرت خود فرمایا کرتے تھے کہ میرے استاد جن سے میں ابتدائی کتاب پڑھتا تھا جب مجھے سبق پڑھا دیا کرتے ایک دو مرتبہ کتاب دیکھ کر کتاب بند کر دیتا جب سبق سنتے حرف بحرف لفظ بلفظ سنا دیتا روزانہ یہ حالت دیکھکر سخت تعجب کرتے ایک دن مجھ سے فرمانے لگے کہ احمد میاں یہ تو کہو تم آدمی ہو یا جن ہو کہ مجھ کو پڑھاتے دیر لگتی ہے مگر تم کو یاد کرتے دیر نہیں لگتی۔

## اساتذۂ کرام

اعلیحضرت کے اساتذہ کی فہرست بہت مختصر ہے حضرت والد ماجد قدس سرہٗ کے علاوہ پنجتن پاک کے عشّاق صرف یہ پنج نفوس قدسیہ ہیں ۱ اعلیحضرت کے وہ استاد جنہوں نے ابتدائی کتابیں پڑھائیں ۲ حضرت مولانا مرزا غلام قادر بیگ صاحب ۳ بحر العلوم حضرت علامہ مولانا عبد العلی صاحب ۴ تاجدار مارہرہ حضرت مولانا سید شاہ ابو الحسین احمد نوری میاں صاحب ۵ مرشد برحق تاجدار طریقت قطب زمن سید شاہ آل رسول صاحب مارہروی اور والد ماجد کو شامل کرکے چھ نفوس قدسیہ ہوتے ہیں یہ اور ان چھ کو نسبت اس ذات بابرکات سے ہے جس کو شہنشاہِ ہندوستان مرشد مرشدان خواجۂ خواجگان عطائے رسول سیدنا و مرشدنا و مولٰنا سید شاہ خواجہ معین الدین حسن چشتی سنجری اجمیری غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا جاتا ہے ان چھ حضرات کے علاوہ اعلیحضرت نے کسی کے سامنے زانوئے ادب طے نہیں کیا۔ حضور پر نور ماحیٔ فسق و فجور تاجدارِ اہل سنن شہزادۂ اعلیحضرت امام اولیائے امت مرشد برحق عاشق موجود مطلق مفتیٔ اعظم ہند مولانا الشیخ مصطفےٰ رضا خاں صاحب نوری ادام اللہ تعالیٰ ظلہ النورانی فرماتے ہیں اعلیحضرت

قبلہ کی عبارتوں کی بھی اصلاح حضرت جد امجد کے سوا کسی نے نہیں کی ۔

# چودھویں صدی کا مجدد چودھویں سال میں فارغ

ابتدائی استاذ سے فارسی وغیرہ کی تعلیم حاصل فرمائی میزان منشعب وغیرہ مولانا مرزا غلام قادر بیگ صاحب سے ۔عربی کی ابتدائی تعلیم کے بعد دینیات اور معقولات کی تمام درسی کتابیں اپنے والد ماجد حضرت مولانا شاہ نقی علی خانصاحب قادری برکاتی قدس سرہ القدسی ( متولد ۱۲۴۶ھ متوفی ۱۲۹۷ھ ) سے تمام فرمائیں ۔تیرہ سال دس مہینے پانچ دن کی عمر میں تمام درسیات سے فراغ پایا ۔ رسالۂ مبارکہ الاجازات المتینۃ لعلماء بکۃ والمدینۃ میں اعلیٰحضرت قبلہ خود تحریر فرماتے ہیں فراغت کے بارے میں ۔ اور یہ واقعہ نصف شعبان ۱۲۸۶ھ مطابق ۱۸۶۹ء کا ہے اس وقت میں تیرہ سال دس ماہ پانچ دن کا تھا اسی روز مجھ پر نماز فرض ہوئی تھی اور میری طرف شرعی احکام متوجہ ہوئے تھے اور یہ نیک فال ہے کہ بحمدہٖ تعالیٰ میری تاریخ فراغت کلمہ "غفور" ۱۲۸۶ھ ( بخشنے والا ) اور "تعویذ" ۱۲۸۶ھ ( پناہ میں لینا ) ہے بخشنے والے رب سے امید کی جاتی ہے کہ وہ مجھے بخشے گا اور ہر گروہ سے بچا کر اپنی پناہ میں لے گا ۔

چودھواں سال تھا جبکہ فارغ ہوئے اور صدی چودھویں کے مجدد ہوئے
فخر کرتی ہے تم پر صدی چودھویں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

## پہلا فتویٰ

سند فراغت حاصل کرنے کے بعد اسی دن ایک رضاعت کا مسئلہ لکھ کر والد ماجد کی خدمت میں پیش کیا جواب بالکل صحیح تھا والد صاحب نے آپ کی فراست وذہانت دیکھ کر اسی دن فتویٰ نویسی کا کام آپ کے سپرد فرما دیا ۔

**عقد مسنون** اعلیحضرت قبلہ علیہ الرحمہ کی شادی ۱۲۹۱ھ میں حضرت شیخ فضل حسین صاحب کی صاحبزادی ارشاد بیگم صاحبہ کے ساتھ ہوئی یہ شادی مسلمانانِ عالم کے لئے ایک شرعی نمونہ تھی جس میں احکامِ شرعیہ اور سنن نبویہ کو پوری طرح ملحوظ رکھا گیا تھا. ہر دیکھنے والا یہی کہتا تھا کہ پاسِ شرع ہو تو ایسا ہو۔

# خاندانی واقعات نورانی

اعلیحضرت کا اسم مبارک عبد المصطفٰے مولانا شاہ محمد احمد رضا خانصاحب ابن حضرت مولانا شاہ نقی علی خاں صاحب ابن حضرت مولانا شاہ رضا علی خاں صاحب ابن حضرت مولانا شاہ حافظ کاظم علی خاں صاحب ابن حضرت مولانا شاہ محمد اعظم خانصاحب ابن حضرت مولانا شاہ محمد سعادت یار خانصاحب ابن حضرت مولانا شاہ سعید اللہ خانصاحب علیہم الرحمۃ والرضوان. اعلیحضرت کے آبا و اجداد اکثر اولیائے کرام علمائے عظام باعمل عالم متقی پرہیزگار باکرامت بزرگ گزرے. مختصر حالات قلمبند کئے جاتے ہیں۔

**مولانا سعید اللہ خانصاحب** آپ قندھار کے موقر قبیلہ بڑہیچ کے پٹھان تھے. شاہانِ مغلیہ کے عہد میں سلطان محمد شاہ کے زمانہ میں نادر شاہ کے ہمراہ لاہور آئے اور معزز عہدوں پر فائز ہوئے. لاہور کا شیش محل آپ ہی کی جاگیر تھا پھر لاہور سے دہلی تشریف لائے اس وقت آپ شش ہزاری عہدے پر تھے اور شجاعت جنگ آپ کو خطاب عطا ہوا. آپ کے صاحبزادے **مولانا سعادت یار خاں صاحب** کو سلطنتِ مغلیہ کی جانب سے ایک جنگ فتح کرنے روہیلکھنڈ بھیجا گیا. فتح ہو جانے پر آپ کو بریلی کا صوبہ دار بنانے کے لئے فرمان شاہی آیا لیکن آپ بستر مرگ پر آرام فرما تھے آپ کے صاحبزادے **مولانا محمد اعظم خانصاحب** آپ بہت بڑے عہدے پر فائز تھے جو ایک ہزار ماہوار سے کم نہ تھا بریلی تشریف لائے تارک الدنیا ہو کر محلہ

معاران میں شہزادہ کا تکیہ جو آپ ہی کے نام سے مشہور ہے وہیں قیام فرمایا اور وہیں آپ کا مزار شریف ہے آپ کامل اولیائے کرام میں سے تھے۔

**کرامت**: آپ کے صاحبزادے ہر جمعرات کو سلام کرنے حاضر ہوا کرتے ایک مرتبہ جاڑے کے موسم میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ شاہ صاحب اس موسم میں آگ کے دہرے کے پاس تشریف فرما ہیں اور جسم پر سرمائی پوشاک نہیں۔ تو فورًا اپنا بیش بہا دوشالہ اُتار کر اپنے والد ماجد کے کاندھے پر ڈالدیا شاہ صاحب نے نہایت استغنا سے اُتار کر آگ کے دہرے میں ڈالدیا آپ کے صاحبزادے صاحب کے دل میں یہ خیال ہوا کہ کاش جلانے سے کسی اور کو عطا فرمادیا جاتا۔ ادھر خیال دل میں پیدا ہوا شاہ صاحب نے اس آگ کے دہرے میں سے دوشالہ کھینچکر پھینک دیا اور فرمایا فقیر کے یہاں دُھکڑ پکڑ کا کام نہیں لے اپنا دوشالہ جب دیکھا تو آگ نے اس پر کچھ اثر نہ کیا تھا۔ آپ کے صاحبزادے **مولانا حافظ کاظم علی خانصاحب** شہر بدایوں کے تحصیلدار تھے دوسو سواروں کی بٹالین خدمت میں رہا کرتیں

آپ کے صاحبزادے قطب دوراں **مولانا شاہ رضا علی خانصاحب** شہر ٹونک میں مولوی خلیل الرحمٰن صاحب سے علوم درسیہ حاصل کرکے بائیس سال کی عمر میں سند حاصل فرمائی۔ آپ کے علم کا شہرہ ہندوستان میں دور تک پھیلا۔ آپ فقر و تصوف میں کامل بہت پر اثر تقریر فرماتے وضاحتِ کلام زہد و قناعت، علم تواضع آپ کا خاص حصہ تھا آپ اپنے وقت کے قطب تھے آپ سے بے شمار کرامتیں ظہور میں آئیں جس میں سے چند ذکر کی جاتی ہیں۔

**کرامت**: حجۃ الاسلام مرشد الانام شیخ طریقت شہزادۂ اعلیٰحضرت مولانا الحاج الشاہ محمد حامد رضا خانصاحب قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان قطب دوراں حضرت مولٰنا شاہ رضا علی خاں صاحب قدس سرہٗ کے کمالات و کرامات میں بیان فرماتے ہیں حضرت

کا گزر ایک روز کوچہ سیتا رام کی طرف ہوا ہنود کے تہوار ہولی کا زمانہ تھا ایک ہندنی بازاری طوائف نے اپنے بالاخانہ سے حضرت پر رنگ چھوڑ دیا یہ کیفیت شارع عام پر ایک جوشیلے مسلمان نے دیکھتے ہی بالاخانہ پر جاکر تشدد کرنا چاہا مگر حضور نے اسے روکا اور فرمایا بھائی کیوں اس پر تشدد کرتے ہو اس نے مجھ پر رنگ ڈالا ہے خدا اسے رنگ دیگا۔ یہ فرمانا تھا کہ وہ طوائف بے تابانہ قدموں پر آکر گر پڑی اور معافی مانگی اور اسی وقت حضرت کے دست حق پرست پر مشرف بہ اسلام ہوئی۔

کرامت: جناب وارث علی خاں صاحب محلہ سوداگران میں رہتے تھے ایک مرتبہ حاضر خدمت ہو کر کچھ رقم بطور قرض حاصل کی ان کے شباب کا زمانہ تھا اور مزاج آزاد واقع تھا اسی لئے حضرت نے فرمایا اس رقم کو بے جا صرف نہ کیا جائے۔ اقرار کیا اور چلے گئے اسی روز اس روپیہ کو لے کر ایک طوائف کے یہاں گئے جب زینہ پر پہنچے دیکھتے ہیں کہ حضرت کا عصا اور چھتری رکھی ہے الٹے پاؤں واپس ہوئے دوسرے بالاخانہ پر گئے وہاں بھی یہی کیفیت دیکھی واپس ہوئے تیسری جگہ گئے وہاں بھی یہی ماجرا دیکھا بالآخر واپس ہوئے اور حاضر خدمت اقدس ہو کر صدق دل سے توبہ کی ۲ رجمادی الاخریٰ ۱۲۸۶ھ میں وصال فرمایا۔ **علامہ محمد حسن صاحب علمی** جن کا خطبۂ علمی ہندوستان میں ہر جگہ پھیلا ہوا ہے شہر تو شہر دیہات تک کی مساجد میں وہی خطبہ پڑھا جاتا ہے۔ وہ حضرت ہی کے شاگرد و مرید ہیں قطب دوراں حضرت شاہ رضا علی خانصاحب قدس سرہٗ کے صاحبزادے عارف باللہ حضرت مولانا شاہ **حکیم نقی علی خاں** صاحب یکم رجب مرجب ۱۲۴۶ھ میں محلہ ذخیرہ بریلی میں پیدا ہوئے اپنے والد ماجد قدس سرہ الاماجد سے علوم دینیہ ظاہرہ و باطنہ حاصل فرمائے علوم ظاہری میں آپ کا نظیر نہ تھا۔ نظر فراست کا یہ عالم کہ جو فرمایا ویسا ہی ظہور میں آیا۔ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ بریلی میں قحط پڑا پانی نہ برسا مسلمانوں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی آپ نے فرمایا ہمارے ساتھ چلو ایک خلقت خدا پیچھے پیچھے تھی کہ پانی برسنا شروع ہو گیا غرضکہ آپ اور مسلمانان بریلی گھٹنوں گھٹنوں پانی میں اپنے اپنے

گھر پہنچے۔ سنہ ۱۲۹۴ھ میں خاتم الاکابر تاجدار مارہرہ امام الاولیاء حضرت مولانا خواجہ سید شاہ آلِ رسول صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے پیر و مرشد نے تمام سلاسل کی سند خلافت و قرآن و احادیث کی اسناد سے سرفراز فرمایا۔ سنہ ۱۲۹۷ھ مطابق سنہ ۱۸۷۹ء میں وصال فرمایا محلہ معماران شہزادہ کا تکیہ بریلی شریف میں آپ کا مزار پرانوار ہے آپ صاحب تصانیف کثیرہ ہیں۔ مشہور تصانیف یہ ہیں ۱ الکلام الاوضح ۲ وسیلۃ النجاۃ ۳ سرور القلوب ۴ جواہر البیان ۵ اصول الرشاد ۶ احسن الوعاء ۷ ہدایۃ البریۃ ۸ ازالۃ الاوہام ۹ الکواکب الزہرا ۱۰ ترویح الارواح وغیرہ۔

آپ کے صاحبزادے چودھویں صدی کے مجدد امام اعظم کے مقلد شریعت مطہرہ کے ناصر و مؤید حدود اسلامیہ کے محافظ و مشید اعلیحضرت علی الاطلاق امام اہلسنت فی الآفاق یکتائے زمانہ اپنے وقت کے یگانہ مولٰنا الفاضل الکامل زبدۃ الافاضل امام اہلسنن فخرِ زمین و زمن شہنشاہ سخن سلطان علم و فن فانی فی اللہ باقی باللہ عاشق رسول اللہ حضرت علامہ مولانا مولوی حافظ قاری مفتی حکیم الحاج الشاہ المختار عبد المصطفٰے ابو محمد احمد رضا خاں صاحب قبلہ علیہ الرحمہ فاضل بریلوی قدس سرہ القدسی ہیں جن کے ضوئے علم سے دنیا منور ہوئی اور جن کے بحر علم سے عالم سیراب ہوا۔ ۱۲۷۲ھ

## حضرت مولٰنا شاہ فضل رحمٰن گنج مرادآبادی سے ملاقات

۱۲۰۸ھ

سنہ ۱۲۹۲ھ کا واقعہ ہے ۲۷ رمضان مبارک کو اعلیحضرت فاضل بریلوی قدس سرہ القوی شیخ المحدثین مولٰنا شاہ وصی احمد حنیفی انصاری علیہ رضوان الصمد محدث سورتی ثم پیلی بھیتی کی رفاقت میں شیخ الشیوخ حضرت مولٰنا شاہ فضل رحمٰن علیہ رضوان المنان گنج مرادآبادی سے ملاقات کے لئے روانہ ہوئے۔ نبیرۂ محدث سورتی حضرت شاہ ناناؔ میاں صاحب نے فرمایا اس سفر میں اعلیحضرت سرکار کے ہمراہ مولوی حکیم خلیل الرحمٰن خانصاحب تلمیذ مولوی لطف اللہ

صاحب علیگڑھی قاضی خلیل الدین حسن رحمانی المعروف حافظ پیلی بھیتی اور استاذ زمن مولانا احمد حسن کانپوری بھی شامل تھے الخ اُدھر گنج مرادآباد شریف میں شاہ صاحب نے اپنے مریدوں سے فرمایا کہ آج ایک شیر حق آرہا ہے چلو اس کا استقبال کیا جائے شاہ صاحب نے مریدوں کے ساتھ قصبہ کے باہر تشریف لاکر اعلیٰحضرت کا استقبال فرمایا اور اپنے مخصوص حجرے میں مہمان ٹھہرایا عصر کے بعد کی مجلس میں اعلیٰحضرت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حاضرین سے مخاطب ہوکر فرمایا" مجھے آپ میں نور ہی نور نظر آتا ہے"۔ نیز فرمایا میرا جی چاہتا ہے کہ میں اپنی ٹوپی آپ کو اُڑھادوں اور آپ کی ٹوپی خود اوڑھ لوں۔ یہ فرماکر اپنی ٹوپی اعلیٰحضرت کو اڑھادی اور اعلیٰحضرت کی ٹوپی خود اوڑھ لی۔ اعلیٰحضرت نے واپسی کی اجازت چاہی اور فرمایا کہ والد ماجد سے اتنی ہی اجازت لے کر آیا تھا۔ شاہ صاحب نے فرمایا اُن سے میرا سلام کہنا اور کہنا کہ دو روز فضل رحمٰن نے روک لیا تھا۔ اور یوں ۲۹ رمضان مبارک کو رخصت فرمایا یہاں پر قابل ذکر یہ بات ہے کہ اس وقت اعلیٰحضرت کی عمر صرف بیس سال کی تھی اور حضرت شاہ صاحب کا چونکہ تاریخی نام فضل رحمٰن ۱۲۰۸ھ ہے یعنی ۱۲۰۸ھ میں ولادت ہوئی تو عمر شریف چوراسی ۸۴ سال کی تھی یعنی اعلیٰحضرت کی صغر سنی اور حضرت شاہ صاحب کی کبر سنی۔ لیکن ایک اللہ کے ولی نے اپنی نگاہ ولایت سے پہچان لیا کہ اس نوجوان عالم کا آفتاب ولایت ایک وقت میں طلوع ہوکر چمکے گا اور اپنی نورانیت سے عالم کو منور فرمائیگا جبھی تو فرمایا مجھے آپ میں نور ہی نور نظر آتا ہے۔ وہ ٹوپی شاہ صاحب کی آج بھی پاکستان میں نبیرۂ اعلیٰحضرت مفسر اعظم ہند علامہ الحاج الشاہ محمد ابراہیم رضا خانصاحب جیلانی میاں علیہ الرحمہ کے داماد حضرت الحاج شوکت حسن خانصاحب رضوی مدظلہ العالی کے پاس موجود ہے۔

اپنی ٹوپی تجھے دیں تری اوڑھ لیں حضرتِ فضل رحمٰن اور یوں کہیں
نور ہی نور ہے تجھ میں جلوہ گزیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

# فقیہ عالم مظہر امام اعظم

ملک العلماء حضرت مولانا ظفر الدین صاحب علیہ الرحمہ اپنی تصنیف "حیات اعلیٰحضرت" میں تحریر فرماتے ہیں۔ اعلیحضرت قبلہ کی عمر کا چودھواں سال تھا کہ افتاء کا کام اعلیٰحضرت نے اپنے ذمہ لے لیا تھا۔ ۱۲۹۲ھ میں ایک شخص رام پور سے امام المحققین حضرت مولانا شاہ نقی علی خاں صاحب قدس سرہٗ کی شہرت سنکر بریلی تشریف لائے۔ استاذ العلماء حضرت مولانا شاہ ارشاد حسین صاحب فاروقی مجددی رامپوری قدس سرہٗ کا فتویٰ جس پر علماء کی مواہیر و دستخط ثبت تھے پیش خدمت کیا۔ حضرت نے فرمایا کہ کمرے میں مولوی صاحب ہیں ان کو دیدیجئے جواب لکھ دیں گے وہ کمرے میں گئے اور آکر عرض کیا کہ کمرے میں مولوی صاحب نہیں ہیں فقط ایک صاحبزادے صاحب ہیں فرمایا انہیں کو دیدیجئے وہ لکھدیں گے۔ انہوں نے کہا حضور میں تو جناب کی شہرت سنکر آیا تھا حضرت نے فرمایا آج کل وہی فتویٰ لکھا کرتے ہیں انہیں کو دیدیجئے۔ اعلیٰحضرت نے جو اس فتوی کو دیکھا تو ٹھیک نہ تھا اعلیٰحضرت نے اس جواب کے خلاف جواب تحریر فرمایا اور اپنے والد ماجد صاحب کی خدمت میں پیش کیا حضرت نے اس کی تصدیق وتصویب فرمائی پھر وہ صاحب اس فتوی کو دوسرے علماء کے پاس لے گئے ان لوگوں نے حضرت مولانا شاہ ارشاد حسین صاحب کی شہرت دیکھ کر انہیں کے فتویٰ کی تصدیق کی جب والیٔ رام پور جناب نواب کلب علیخاں صاحب کی خدمت میں وہ فتویٰ پہنچا۔ آپ نے شروع سے اخیر تک اس فتوے کو پڑھا اور تمام لوگوں کی تصدیقات دیکھیں۔ دیکھا کہ سب علماء کی ایک رائے ہے صرف بریلی کے دو عالموں نے اختلاف کیا ہے حضرت مولٰنا شاہ ارشاد حسین صاحب مجددی کو یاد فرمایا حضرت تشریف لائے۔ نواب صاحب نے فتویٰ ان کی خدمت میں پیش فرمایا۔ حضرت مولٰنا کی دیانت اور انصاف پسندی دیکھیئے کہ صاف فرمایا فی الحقیقت وہی حکم صحیح ہے جو اُن دو

صاحبوں نے لکھا. نواب صاحب نے پوچھا پھر اتنے علماء نے آپ کے فتوے کی تصدیق کس طرح کی حضرت مولٰنا ارشاد حسین صاحب نے فرمایا اُن لوگوں نے مجھ پر اعتماد میری شہرت کی وجہ سے کیا اور میرے فتوے کی تصدیق کی ورنہ حق وہی ہے جو انہوں نے لکھا یہ سُن کر نواب صاحب کو اعلیٰحضرت کی ملاقات کا شوق ہوا. عارف باللہ حضرت علامہ مفتی شاہ سلامت اللہ صاحب مجددی رامپوری علیہ الرحمۃ استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا شاہ ارشاد حسین صاحب مجددی علیہ الرحمہ ہی کے شاگرد و خلیفہ تھے جنہوں نے قطب بیلی بھیت حضرت شاہ جی محمد شیر میاں صاحب قدس سرہ کی نماز جنازہ پڑھائی. جناب نواب کلب علی خانصاحب کے یہاں جناب شیخ فضل حسین خاں صاحب افسر ڈاکخانہ تشریف رکھتے تھے ان سے نواب صاحب نے پوچھا کہ آپ جانتے ہیں یہ مولانا مفتی احمد رضا خانصاحب کون شخص ہیں. جناب شیخ موصوف نے فرمایا حضور کے عزیز ہیں جناب شیخ صاحب موصوف ریاست رام پور میں گورنمنٹ کی طرف سے ڈاکخانہ میں ملازم تھے نواب صاحب اور ریاست کے بہت ہمدرد تھے جس کی وجہ سے نواب صاحب کے دل میں ان کی بڑی وقعت تھی. جب نواب صاحب کو معلوم ہوا کہ یہ مولانا مفتی احمد رضا خانصاحب شیخ صاحب کے خویش ہیں اور مصدق مولٰنا نقی علی خانصاحب شیخ صاحب کے سمدھی ہیں تو نواب صاحب نے فرمایا کہ آپ اپنے خویش کو بلوائیے ہم ان کو دیکھنا چاہتے ہیں چنانچہ حسب طلب و دعوت جناب شیخ صاحب اعلیٰحضرت قبلہ رام پور تشریف لے گئے. شیخ صاحب اعلیٰحضرت کو اپنے ساتھ لے کر گئے جس وقت اعلیٰحضرت نواب کلب علی صاحب کے یہاں پہونچے چوں کہ دُبلے پتلے تھے نواب صاحب نے دیکھکر بہت تعجب کیا اور چاندی کی کرسی پیش کی. اعلیٰحضرت نے فرمایا چاندی کا استعمال مردوں کو جائز نہیں یہ سُنکر نواب صاحب کچھ خفیف ہوئے اور لکڑی کی کرسی پر بٹھا لیا اور بہت لطف و محبت سے باتیں کرنے لگے اسی درمیان میں نواب صاحب نے یہ مشورہ دیا کہ ماشاء اللہ آپ فقہ و دینیات میں بہت کمال رکھتے ہیں بہتر یہ ہو کہ مولٰنا عبدالحق صاحب خیر آبادی سے منطق کی اوپر کی کتابیں پڑھ لیں. اعلیٰحضرت نے فرمایا اگر والد ماجد نے اجازت

دی تو تعمیل ارشاد کی جائے گی اتفاق وقت اسی درمیان میں جناب مولٰنا عبدالحق صاحب خیرآبادی بھی تشریف لے آئے نواب صاحب نے اعلیٰحضرت کا اُن سے تعارف کرایا اور اپنی رائے کا اظہار فرمایا۔ جس طرح بعض متمول صاحب صرف مالدار ہی نہیں ہوتے بلکہ مال اُن کے سر پر سوار رہتا ہے اسی طرح بعض علمار بھی صرف عالم ہی نہیں ہوتے بلکہ علم اُن کے سر پر سوار رہتا ہے ایسے لوگ دوسرے علمار کی کوئی عزت و وقعت کرنی جانتے ہی نہیں بلکہ دوسرے کی شان میں بلاوجہ توہین وتحقیر آمیز کلمات والفاظ استعمال کرنا شان علم خیال کرتے ہیں۔ اعلیٰحضرت سے علامہ خیرآبادی نے دریافت کیا منطق کی کتاب کہاں تک پڑھی ہے اعلیٰحضرت نے فرمایا قاضی مبارک۔ یہ سنکر مولانا عبدالحق صاحب خیرآبادی نے شاید عمر کو دیکھ کر مذاق خیال کیا اور دریافت کیا کہ تہذیب پڑھ چکے ہیں جس دماغ اور شان سے مولانا نے یہ سوال کیا اسی انداز پر اعلیٰحضرت نے یہ جواب دیا کہ آپ کے یہاں قاضی مبارک کے بعد تہذیب پڑھائی جاتی ہے یہ جواب سنکر مولانا نے خیال فرمایا کہ ہاں یہ بھی کوئی شخص ہے اس لئے اس گفتگو کو چھوڑ کر دوسرا سوال کیا کہ بریلی میں آپ کا کیا شغل ہے اعلیٰحضرت نے فرمایا تدریس۔ افتا۔ تصنیف۔ علامہ خیرآبادی نے دریافت کیا کس فن میں تصنیف کرتے ہیں اعلیٰحضرت نے فرمایا جس مسئلہ ضروریہ میں ضرورت دیکھی اور ردّ وہابیہ میں۔ مولٰنا عبدالحق صاحب خیرآبادی سُنّی تھے مگر سنّی گر نہ تھے خاص حمایت دین کا کوئی ولولہ وشوق دل میں نہ رکھتے تھے فرمایا آپ بھی ردّ وہابیہ کرتے ہیں ایک وہ ہمارا خبطی ہے کہ ہر وقت اسی خبط میں مبتلا رہتا ہے۔ یہ اشارہ تاج الفحول محب رسول حضرت مولانا خواجہ شاہ عبدالقادر صاحب بدایونی کی طرف تھا اتنے بڑے عالم کو ایسے الفاظ سے یاد کرنا مولٰنا عبدالحق صاحب خیرآبادی کو زیبا تھا یا نہیں یہ ناظرین کی فہم سلیم پر چھوڑتے ہیں۔ ممکن ہے کہ دونوں میں بے تکلفی اور آپس کی محبت کا اثر ہو اس لئے کہ تاج الفحول ان کے والد ماجد سلطان المحققین حضرت علامہ مولانا شاہ فضل حق صاحب خیرآبادی قدس سرہٗ العزیز کے شاگرد رشید اور مولٰنا عبدالحق صاحب خیرآبادی کے

استاذ بھائی رفیق اور ساتھی تھے. لیکن اعلیٰحضرت ان کی حمایت دین و نکایت مفسدین کی وجہ سے بہت عزت کرتے تھے اس لفظ کو سنکر بہت کبیدہ ہوئے اور فرمایا جناب والا سب سے پہلے وہابیہ کا رد آپ کے والد ماجد حضرت مولانا فضل حق صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیا اور "تحقیق الفتویٰ فی ابطال الطغویٰ" مستقل کتاب مولوی اسمٰعیل کے رد میں تصنیف فرمائی یہ سنکر مولانا عبدالحق صاحب خیر آبادی نے فرمایا اگر ایسی حاضر جوابی میرے مقابلے میں رہی تو مجھ سے پڑھنا نہیں ہوسکتا۔ اعلیٰحضرت نے فرمایا. آپ کی باتیں سنکر میں نے پہلے ہی فیصلہ کرلیا کہ ایسے شخص سے منطق پڑھنی اپنے علمائے ملت حامیان سنت کی توہین سننی ہوگی. اسی وقت پڑھنے کا خیال بالکل دل سے دور کر دیا تب آپ کی بات کا ایسا جواب دیا۔

آپ ہر فن میں ہر علم میں ہیں امام　　مستفیض آپ سے ہیں سبھی خاص وعام
آپ ہیں نائب خاتم المرسلیں　　سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

# اعلیٰحضرت کے پیرو مرشد سید شاہ آل رسول حسینی کا ارشاد نورانی

۱۲۹۴ھ جمادی الاخریٰ کا واقعہ ہے کہ ایک روز اعلیٰحضرت قبلہ روتے روتے سو گئے خواب میں دیکھا کہ آپ کے جد امجد حضرت مولانا شاہ رضا علی خانصاحب علیہ الرحمہ تشریف لائے ایک صندوقچی عطا فرمائی اور فرمایا عنقریب وہ شخص آنے والا ہے جو تمہارے درد دل کی دوا کرے گا. دوسرے روز تاج الفحول محب رسول حضرت مولٰنا خواجہ شاہ عبدالقادر صاحب عثمانی بدایونی قدس سرہ الربانی تشریف لائے اور اپنے ساتھ مارہرہ مقدسہ تشریف لے گئے. مارہرہ مقدسہ کے اسٹیشن ہی پر اعلیٰحضرت نے فرمایا شیخ کامل کی خوشبو آرہی ہے جب امام الاولیار سلطان العارفین تاجدار مارہرہ حضرت مولانا خواجہ سید شاہ آل رسول صاحب حسینی قدس سرہ الربانی کی خدمت بابرکت

میں پہنچے. حضرت نے دیکھتے ہی فرمایا آئیے ہم تو کئی روز سے انتظار کر رہے ہیں.
پھر بیعت فرمایا اور اسی وقت تمام سلاسل کی اجازت بھی عطا فرمادی یعنی خلافت
بھی بخشدی اور جو عطیات سلف سے چلے آرہے تھے وہ بھی سب عطا فرمادیئے اور
ایک صندوقچی جو وظیفہ کی صندوقچی کے نام سے منسوب تھی عطافرمائی اور تمامی اوراد و وظائف اعمال و
اشغال کی اجازت مرحمت فرمائی. یہ دیکھکر تمامی مریدین کو جو حاضر تھے تعجب ہوا جس میں
قطب دوراں تاج الاولیاء حضرت مولانا شاہ سید ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب
علیہ الرحمہ نے (جو حضرت کے پوتے اور جانشین تھے) اپنے جد امجد سے عرض کیا حضور
بائیس سال کے اس بچّہ پر یہ کرم کیوں ہوا؟ جبکہ حضور کے یہاں کی خلافت اجازت
اتنی عام نہیں برسوں مہینوں آپ چلّے ریاضتیں کراتے ہیں جو کی روٹی کھلواکر منزلیں
طے کراتے ہیں. پھر اگر اس قابل پاتے ہیں تب ایک دو سلسلہ کی اجازت خلافت (ناکہ
تمام سلاسل کی) عطا فرماتے ہیں. حضرت نوری میاں علیہ الرحمۃ والرضوان بھی بہت بڑے
روشن ضمیر عارف باللہ تھے اس لئے یہ سب کچھ دریافت کیا تاکہ زمانے کو اس بچے
کا مقام ولایت وشانِ مجددیت کا پتہ چل جائے. سیدنا شاہ آل رسول قدس سرہٗ نے
ارشاد فرمایا اے لوگو تم احمد رضا کو کیا جانو یہ فرما کر رونے لگے اور ارشاد فرمایا.
میاں صاحب میں متفکر تھا کہ اگر قیامت کے دن رب العزت جل مجدہٗ نے ارشاد
فرمایا کہ آل رسول تو دنیا سے میرے لئے کیا لایا تو میں کیا جواب دوں گا الحمد للہ آج
وہ فکر دور ہو گئی مجھ سے رب تعالیٰ جل وعلا جب یہ پوچھے گا کہ آل رسول تو دنیا سے میرے
لئے کیا لایا تو مولانا احمد رضا خاں کو پیش کر دوں گا. اور حضرات اپنے قلوب زنگ آلود
لے کر آتے ہیں اُن کو تیار ہونا پڑتا ہے یہ اپنے قلب کو مجلّٰی مصفّٰی لے کر تشریف لائے
بالکل تیار آئے اِن کو تو صرف نسبت کی ضرورت تھی نیز فرمایا میاں صاحب میری اور
میرے مشائخ کی تمام تصانیف مطبوعہ یا غیر مطبوعہ جب تک مولانا احمد رضا خاں کو نہ
دکھالی جائیں شائع نہ کی جائیں جس کو یہ بتائیں چھپے وہ چھاپی جائے جس کو منع کریں وہ

ہر گز نہ چھاپی جائے جو عبارت یہ بڑھا دیں وہ میری اور میرے مشائخ کی جانب سے بڑھی ہوئی سمجھی جائے اور جس عبارت کو کاٹ دیں وہ کٹی ہوئی سمجھی جائے بارگاہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے یہ اختیارات ان کو عطا ہوئے ہیں۔ حضرت نوری میاں صاحب قدس سرہٗ نے پھر جو اعلیحضرت کے چہرۂ مبارک پر نظر ڈالی تو برجستہ فرمانے لگے واللہ یہ چشم و چراغ خاندان برکات ہیں۔ زینت کچھوچھۂ مقدسہ حضرت مولانا شاہ سید علی حسین اشرفی میاں علیہ الرحمۃ والرضوان بھی امام الاولیاء سید شاہ آل رسول مارہروی قدس سرہٗ القوی کے خلیفہ تھے اور ایسے خلیفہ تھے کہ ان کے بعد حضرت کا کوئی خلیفہ نہیں کہ ۱۲۹۶ھ میں حضرت اشرفی میاں صاحب کچھوچھوی کو خلافت عطا فرمائی اور ۱۸ ذی الحجہ ۱۲۹۶ھ میں وصال فرمایا تو حضرت اشرفی میاں صاحب کچھوچھوی سیدنا شاہ آل رسول مارہروی کے آخری خلیفہ ہوئے اسی وجہ سے حضرت کے خلفاء میں خاتم الخلفاء کہا جاتا ہے اور اس نسبت سے حضرت اشرفی میاں صاحب اعلیحضرت فاضل بریلوی کے پیر بھائی بھی ہوئے۔

متفکر تھے مدت سے آل رسول آج کیا لائے دنیا میں پیش رسول
روز محشر اگر پوچھا رب نے کہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا
شکر الحمد للہ ہوئی دور اب گر قیامت میں پوچھیگا مجھ سے وہ رب
پیش کردوں گا احمد رضا کو وہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

---

تجلیات امام احمد رضا کی تکمیل پر مندرجہ ذیل تاریخی مادے حضرت مولانا محمد انور علی صاحب رضوی ناپاروی نے استخراج کئے۔ مہر درخشاں ۱۴۰۰ھ — شان اولیاء رضا ۱۴۰۰ھ — انوار عالم رضا ۱۴۰۰ھ — گلزار عالم رضا ۱۴۰۰ھ — شاہ چمن رضا ۱۴۰۰ھ — ماہ جہاں افروز رضا ۱۴۰۰ھ — نادر انجمن رضا ۱۴۰۰ھ — ضیاء محفل رضا ۱۹۸۰ء — ولادت باسعادت رضا ۱۹۸۰ھ — برگزیدۂ خالق رضا ۱۴۰۰ھ۔

فقیر نوری

# حجۃ الاسلام

اعلحضرت سرکار علیہ رضوان الغفار کے بڑے شہزادۂ عالی مقام حجۃ الاسلام مرشد الانام عارف باللہ حضرت علامہ مولٰنا مولوی مفتی قاری الحاج الشاہ محمد حامد رضا خاں علیہ الرحمۃ والرضوان ہیں۔ اس صاحبِ جمال و کمال نے درسیات تمام و کمال اپنے والد ماجد قدس سرہٗ الاماجد سے پڑھی۔ حجۃ الاسلام پیکرِ حسن و جمال تھے علم و عمل میں باکمال تھے۔ عربی، فارسی اردو وغیرہ میں چلتے چلتے اشعار کہدینا اور فی البدیہہ تاریخی مادے اشعار وغیرہ میں ارشاد فرمادینا تو ان کی معمولی بات تھی۔ عربی نظم و نثر میں منفرد اور حسن ظاہری و باطنی میں ایسے منفرد کہ احسن العلماء سید الاصفیاء مخدوم المشائخ سیدنا مولانا سید شاہ آل حیدر حسن میاں صاحب قبلہ دام ظلہٗ العالی نے راقم الحروف سے فرمایا۔ قاری صاحب حجۃ الاسلام، فرزند اعلحضرت مولٰنا شاہ حامد رضا خانصاحب قدس سرہٗ السامی جیسا وجیہہ و شکیل حسین و جمیل مرد حق آگاہ میری نظر سے اب تک نہیں گزرا۔

وہ جس جلسہ یا محفل میں جلوہ فرما ہوجاتے جلسہ کا رنگ بدل جاتا۔ انوار کی بارش ہونے لگتی اور سب حاضرین علماء و مشائخ پر چھاجاتے۔ محمد سے تاریخ ولادت نکلتی ہے کہ ۱۲۹۲ھ میں ولادت ہوئی اور حامد رضا سے سن وصال ۱۳۶۲ھ نکلتی ہے زبر و بینہ کے حساب سے۔

۷۰ ستر سال کی عمر شریف پاکر ۱۸ ر جمادی الاولیٰ ۱۳۶۲ھ میں وصال فرمایا۔

حجت دینِ اسلام حامد رضا شکل پر نور ہمشکل غوث الوریٰ
آپکے نامور مظہر و جانشیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

⁂

آپ کے نعتیہ کلام بلاغت نظام میں سے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

چاند سے ان کے چہرے پر گیسوئے مشکِ فام دو
دن ہے کھلا ہوا مگر وقتِ سحر و شام دو

عارضِ نور بار سے بکھری ہوئی ہٹی جو زلف
ایک اندھیری رات میں نکلے مہ تمام دو

خیر سے دن خدا وہ لائے دونوں حرم ہمیں دکھائے
زمزم و بیرِ فاطمہ کے پئیں چل کے جام دو

ہاتھوں سے چار یار کے ہم کو ملیں گے چار جام
دستِ حسن حسین سے اور ملیں گے جام دو

نامِ خدا ہے ہاتھ میں نامِ نبی ہے ذات میں
مُہرِ غلامی ہے پڑی لکھے ہوئے ہیں نام دو

نامِ حبیب کی ادا جاگتے سوتے ہو ادا!
نامِ محمدی بنے جسم کو یہ نظام دو

اب تو مدینے لے بُلا گنبدِ سبز دے دکھا
حامد و مصطفےٰ رضا ہند میں ہیں غلام دو

---

# شہزادۂ اعلیٰحضرت حضور مفتیٔ اعظم ہند کی بیعت و خلافت

میں مناسب سمجھتا ہوں کہ شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدار اہل سنّت پندرہویں صدی کے مجدد حضور مفتیٔ اعظم ہند علامہ مولانا الحاج الشاہ محمد ابو البرکات مصطفےٰ رضا خانصاحب نوری ادام اللہ تعالیٰ ظلہٗ النورانی کی بیعت و خلافت کا واقعہ بھی تحریر کر دوں۔

۱۳۱۱ھ میں اعلیٰحضرت فاضل بریلوی قدس سرہ القوی مارہرہ مطہرہ میں اپنے مشائخ سلسلہ کے حضور حاضر تھے حضرت مفتیٔ اعظم ہند قبلہ کی جب پیدائش ہوئی۔ اعلیٰحضرت نے وہاں خواب میں دیکھا کہ میرے گھر فرزند پیدا ہوا ہے خواب ہی میں آل الرحمٰن نام رکھدیا۔ حضور اعلیٰحضرت سیدنا ابوالحسین نوری میاں صاحب قدس سرہٗ کی خدمت میں جب تشریف لے گئے اور فرزند کی خوشخبری دینا چاہتے تھے کہ قطب عالم سیدی نوری میاں صاحب نے فرمایا۔ بریلی میں آپ کے فرزند کی ولادت ہوئی ہے آپ کو مبارک ہو فقیر اس بچے کا نام ابوالبرکات محی الدین جیلانی رکھتا ہے وہ بہت ہی مبارک بچہ ہے اور مادر زاد ولی ہے۔ جب میں بریلی آؤں گا تو اس بچہ کو دیکھوں گا۔ اعلیٰحضرت نے فرمایا فقیر بھی یہی خوشخبری سنانے حاضر ہوا تھا۔ فقیر نے اس کا نام محمد اور آل الرحمٰن تجویز کیا ہے عرف مصطفےٰ رضا۔ سیدنا نوری میاں صاحب جب ۱۳۱۱ھ میں بریلی شریف تشریف لائے تو اس وقت حضور مفتیٔ اعظم ہند قبلہ کی عمر شریف صرف چھ ماہ کی تھی۔ آتے ہی اعلیٰحضرت سے فرمایا لائیے اس بچے کو میں دیکھنے آیا ہوں۔ اعلیٰحضرت اپنی گود میں مفتیٔ اعظم ہند کو لارہے تھے۔ کہ سیدی نوری میاں صاحب نے بڑھ کر اس بچہ کو اپنی گود میں لے لیا بہت دیر تک اس بچے کی پیشانی چومتے رہے اور اعلیٰحضرت کو مبارکباد دی اور پیش گوئی فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا یہ بچہ مادر زاد ولی ہے یہ بچہ عمر طویل پائے گا یہ بچہ دین اسلام کی بڑی خدمت کریگا اور مخلوق خدا کو اس کی ذات سے بہت فیض پہنچے گا۔ یہ بچہ فیض کا دریا بہائے گا اس کی نظروں سے لاکھوں گمراہ انسان ہدایت پائیں گے دین حق پر واپس آئیں گے یہ بچہ بہت ہی مبارک ہے یہ بچہ شیخ المشائخ ہے۔ (اس غلام رضوی محمد امانت رسول مصطفوی نے جب شیخ المشائخ کے اعداد کا شمار کیا تو ۱۸۹۲ء ہوتے اور یہی حضرت مفتیٔ اعظم ہند قبلہ کی سن ولادت ہے) یہ فرماتے ہوئے سیدی نوری میاں نے اپنی مبارک انگلیاں بلند اقبال بچے کے دہن پاک میں ڈال کر مرید کیا اور اسی وقت چھ مہینے کی عمر میں حضرت مفتیٔ اعظم ہند قبلہ کو تمامی سلاسل، مشاغل کی

اجازت وخلافت عطا فرمائی اور اپنا خرقہ عمامہ شریف وغیرہ سب کچھ عطا فرما کر ارشاد فرمایا اب تک مجھ کو مشائخ کرام سے جو کچھ ملا وہ سب اس بچے کو دیتا ہوں۔
یہ وہی سیدنا ابو الحسین احمد نوری میاں صاحب ہیں جب حضرت کے جد امجد سیدنا و مولٰنا شاہ سید آل رسول صاحب نے اعلٰحضرت قبلہ کو بائیس سال کی عمر میں بیعت کے وقت تمامی سلاسل کی اجازت وخلافت عنایت فرمائی تھی تو سیدی نوری میاں صاحب نے اپنے جد امجد سے سوال کیا تھا کہ حضور آپ کے یہاں کی خلافت اجازت اتنی عام تو نہیں مہینوں، برسوں آپ چلّے ریاضتیں کراتے ہیں جو کی روٹی کھلا کھلا کر منزلیں طے کراتے ہیں امتحان لیتے ہیں بعدہٗ خلافت عطا فرماتے ہیں اور اس بائیس سال کے بچے کو فورًا سب کچھ عطا فرما دیا سیدنا و مولٰنا خواجہ سیدنا شاہ آل رسول مارہروی نے کس انداز میں جواب عنایت فرمایا تھا وہ آپ پڑھ چکے آج وہی سیدی نوری میاں صاحب حضور پرنور مفتیٔ اعظم ہند قبلہ کو صرف چھ مہینے کی عمر میں سب کچھ عطا فرما رہے ہیں۔ اہل نظر خود فیصلہ کریں کہ مرشد برحق عاشق موجود مطلق قطب زمانہ سیدنا و مولٰنا مفتیٔ اعظم ہند قبلہ دام ظلہم العالی کا کیا مقام ہے دنیا والے اپنی آنکھوں سے ملاحظہ فرما رہے ہیں کہ جو کچھ قطب عالم سیدی نوری میاں صاحب نے سرکار مفتیٔ اعظم ہند قبلہ کی پیدائش وبیعت کے وقت پیش گوئی فرمائی تھی وہ حرف بحرف بالکل صحیح ثابت ہو رہی ہے مولائے کریم عزوجل سرکار مفتیٔ اعظم ہند شہزادۂ اعلٰحضرت کے فیوض وبرکات سے اہل عالم کو مستفیض فرمائے آمین۔ بجاہ غوثنا الجیلانی نوراللہ تعالٰی مرقدہ النورانی۔

قطب مدنی علامہ شاہ ضیاء الدین احمد مدظلہ العالی نے محمد امانت رسول رضوی سے ۱۳۹۶ھ میں فرمایا جس شخص نے اعلٰحضرت کو نہ دیکھا ہو اور ان کی زیارت کی تمنا رکھتا ہو وہ میرے مخدوم گرامی مفتیٔ اعظم ہند نوری کو دیکھ لے ان کی صورت و سیرت اعلٰحضرت کی صورت وسیرت ہے اور اس وقت ان کی آواز بھی بالکل اعلٰحضرت ہی کی آواز ہے وہ سراپا اعلٰحضرت ہیں حالانکہ وہ میرے مرشد زادہ ہیں لیکن میں ان کو

اپنا مرشد سمجھتا ہوں خدا ان کو سلامت رکھے آمین۔

# مشائخ کرام کے اقوال برحق شریعت اور طریقت میں فرق

آج کل بعض جاہل پیر یہ کہہ کر سادہ لوح مسلمانوں کو بہکاتے ہیں کہ میاں شریعت اور ہے طریقت اور ہے ہم تو طریقت والے ہیں اور یہ مثال دیکر اپنی جہالت ثابت کرتے ہیں کہ میاں ایک میان میں دو تلواریں کبھی نہیں رہ سکتیں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم حالانکہ چودہ سو برس کے اندر جسقدر پیران عظام صوفیائے کرام مشائخ ذوی الاحترام ہوئے سب کا اس پر اجماع اور اتفاق ہے کہ شریعت کا چھوڑنے والا طریقت کی ہوا بھی نہیں پاسکتا اعلحضرت امام اہلسنت چودہویں صدی کے مجدد اعظم علیہ الرحمہ اپنی تصنیف لطیف مقال عرفاء پر فرماتے ہیں شریعت کی حاجت ہر مسلمان کو ایک ایک سانس ایک ایک پل ایک ایک لمحہ پر مرتے دم تک ہے اور طریقت میں قدم رکھنے والوں کو اور زیادہ کہ راہ جس قدر باریک اسی قدر ہادی کی زیادہ حاجت ولہٰذا حدیث پاک میں آیا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ المتعبد بغیر فقہ کالحمار فی الطاحون بغیر فقہ کے عبادت میں پڑنے والا ایسا ہے جیسا چکی کھینچنے والا گدھا کہ مشقت جھیلے اور نفع کچھ نہیں رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن واثلۃ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں قصم ظھری اثنان جاھل متنسك وعالم متھتك۔ دو شخصوں نے میری پیٹھ توڑ دی یعنی وہ بلائے بے درماں ہیں جاہل عابد اور عالم کہ علانیہ بیباکانہ گناہوں کا ارتکاب کرے یعنی عالم دین ہو کر دین پر عمل نہ کرے گناہوں میں مبتلا رہے۔ اے عزیز شریعت عمارت ہے اس کا اعتقاد بنیاد اور عمل چنائی۔ پھر اعمال ظاہر وہ دیوار ہیں کہ اس بنیاد پر ہوا میں چنے گئے اور جب تعمیر اوپر بڑھ کر آسمانوں تک پہنچی وہ طریقت ہے دیوار جتنی

اونچی ہوگی نیو کی زیادہ محتاج ہوگی اور نہ صرف نیو بلکہ اعلیٰ حصہ اسفل حصہ کا بھی محتاج ہے اگر دیوار نیچے سے خالی کردی جائے اوپر سے بھی گر پڑیگی۔ احمق وہ جس پر شیطان نے نظر بندی کر کے اس کی چنائی آسمانوں تک دکھائی اور دل میں ڈالا کہ اب ہم تو زمین کے دائرے سے اونچے گزر گئے ہمیں اس سے تعلق کی کیا حاجت ہے نیو سے دیوار جدا کرلی اور نتیجہ وہ ہوا جو قرآن عظیم نے فرمایا کہ فانھار بہ فی نار جھنم اُس کی عمارت اُسے لے کر جہنم میں ڈھے پڑی والعیاذ باللہ رب العلمین اسی لئے اولیائے کرام فرماتے ہیں صوفی جاہل شیطان کا مسخرہ ہے اس لئے حدیث میں آیا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے رواہ الترمذی وابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بے علم مجاہدے والوں کو شیطان انگلیوں پر نچاتا ہے منہ میں لگام ناک میں نکیل ڈال کر جدھر چاہے کھینچے پھرتا ہے وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا ○ وہ اپنے جی میں سمجھتے ہیں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں الخ غنیۃ الطالبین میں شیخ کل مظہر ختم رسل امام السلاسل تاجدار بغداد قطب الارشاد پیران پیر حضور پر نور سیدنا ومولانا شیخ ابو محمد سید عبد القادر جیلانی غوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں طریقت اور حقیقت میں کوئی چیز مخالف شریعت نہیں ہے۔ یہی پیروں کے پیر روشن ضمیر شہنشاہ جیلانی محبوب سبحانی قطب عالم غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتوح الغیب میں ارشاد فرماتے ہیں جس حقیقت کی گواہی شریعت نہ دے وہ زندقہ ہے۔ شیخ الاسلام امام العرفا حضرت سیدنا شمس تبریز قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں ؎

شریعت را مقدم دار اکنوں　　　طریقت از شریعت نیست بیروں

یعنی ہر جگہ شریعت کو مقدم رکھ کیونکہ طریقت شریعت سے باہر نہیں حجۃ الاسلام امام الاولیا حضرت سیدنا ومولانا امام محمد غزالی قدس سرہ العالی احیاء العلوم میں فرماتے ہیں جس حقیقت کو شریعت باطل بتائے وہ حقیقت نہیں بلکہ کفر ہے۔ امام

ربانی سیدنا مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہُ القوی مکتوبات میں فرماتے ہیں شریعت اور طریقت عین ایک دوسرے کا ہے بال بھر دونوں میں فرق نہیں جو شریعت کے خلاف ہو وہ مردود ہے بیشک طریقت وحقیقت شریعت مطہرہ کے خادم ہیں. سلطان الاولیاء حضرت سیدنا بایزید بسطامی قدس سرہ السامی فرماتے ہیں جو شخص بے اتباع شریعت اپنے آپ کو صاحب طریقت کہے وہ کاذب ہے طریقت بے اتباع شریعت حاصل نہیں ہوتی۔ امام الطریقت سیدنا جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں صوفی اسے کہتے ہیں جو ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے ہاتھ میں سنّت نبویہ لے۔ ایک صوفی شیخ ابوالخیر قدس سرہ کی خدمت میں آیا اور اس نے آتے ہی مسجد میں پہلے بایاں پاؤں رکھا شیخ نے فرمایا نکل جا کیونکہ جو شخص دوست کے گھر میں آنے کا ادب نہیں جانتا ہمیں اس سے صحبت رکھنا مناسب نہیں. ایک شخص بسطام میں بڑا کرامت والا مشہور تھا ایک دن حضرت خواجہ بایزید بسطامی قدس سرہ السامی اس کے پاس تشریف لے گئے وہ شخص حجرے سے باہر آیا اور قبلے کی طرف مُنھ کر کے تھوکا حضرت خواجہ بغیر ملاقات فوراً واپس پلٹ آئے اور فرمایا جو شخص آداب شریعت سے واقف نہیں طریقت کو کیا پہچانے گا. حضرت خواجہ سری سقطی قدس سرہ القوی فرماتے ہیں صوفی وہ ہے کہ معرفت اس کے تقوے میں خلل نہ ڈالے کوئی بات خلاف شرع نہ کہے حضرت سیدنا خواجہ بایزید قدس سرہ العزیز بسطامی فرماتے ہیں اگر تم کسی آدمی کو ہوا پر اڑتے دیکھو جب تک شرع پر قائم نہ پاؤ کرامت نہ سمجھو. امام الطریقت سیدنا جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خبر ہوئی کہ حضرت شاہ نوری علیہ رحمۃ الباری نے تین دن سے کچھ نہیں کھایا اور حالت وجد میں اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے ہیں فرمایا نماز کا کیا حال ہے کہا نماز کے وقت ہوش میں آجاتے ہیں فرمایا الحمد للہ حال ان کا اچھا ہے کہ خلاف شرع سے محفوظ ہیں۔

یہ تھے اقوال طیبات مشائخ کرام صوفیائے عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

کے کہ جس سے یہ مسئلہ اظہر من الشمس کی طرح روشن ہو گیا اور یہ معلوم ہوا کہ شریعت کا چھوڑنے والا طریقت کی ہوا بھی نہیں پا سکتا. بال بھر دونوں میں فرق نہیں اور طریقت وحقیقت شریعت مطہرہ کے خادم ہیں جو شریعت کے خلاف ہو مردود ہے طریقت بے اتباع شریعت حاصل نہیں ہوتی اب بھی جو شخص یہ کہے کہ شریعت اور ہے طریقت اور ہے وہ اولیائے کرام صوفیائے عظام کے ارشادات کے بموجب مردود ہے اور بہت بڑا کاذب ہے. مولیٰ تبارک وتعالیٰ جل وعلا ہر مسلمان کو حق کہنے کی حق سمجھنے کی حق پر عمل کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے آمین۔

جسم پاک مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حالات کا نام شریعت ہے اور قلب پاک کے احوال کا نام طریقت ہے اور سر پاک کے احوال کا نام حقیقت ہے اور روح پاک کے حالات کا نام معرفت ہے غرضکہ ذات پاک مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان چاروں کا مرکز ہے۔ ان کا جسم پاک شریعت کا مرکز قلب شریف طریقت کا مرکز۔ شریعت پوست ہے طریقت مغز۔ پوست بغیر مغز بے قیمت ہے اور مغز بے پوست غیر محفوظ بادام کے چھلکے جب مغز سے جدا ہو جائیں تو ان کی قیمت کچھ نہیں اسی طرح مغز بادام پوست سے علیحدہ ہو کر ہر جانور کی غذا ہے. شیطان کی عبادت پوست بے مغز تھی لہٰذا کوئی قیمت نہ ہوئی جاہل صوفی کی ریاضتیں مغز بے پوست ہیں لہٰذا ہر دم خطرے میں ہیں اور وہ مسخرہ شیطان ہے طریقت گویا حقیقت ہے اور شریعت گویا مجاز۔ طریقت سمندر ہے شریعت جہاز۔ جو کہے اب دنیا میں ولی کوئی نہیں وہ جھوٹا ہے کیسے ممکن ہے کہ مجاز رہے حقیقت نہ رہے۔ شریعت درخت ہے طریقت اس کا پھل پھول. شریعت راستہ ہے طریقت منزل مقصود۔ شریعت مضبوط قلعہ ہے طریقت اس قلعہ کا محفوظ خزانہ. شریعت غازی کا جھنڈا ہے اور طریقت سرا پردہ۔

# پیلی بھیت کے مجذوب الاولیا حضرت چپ شاہ میاں

حضرت محترم الحاج سید محمد صفدر علی صاحب فاطمی رضوی نوری زید مجدہٗ سے روایت ہے کہ پیلی بھیت کے مشہور و معروف بزرگ مجذوب حضرت شاہ عبدالوحید خاں صاحب عرف چپ شاہ میاں علیہ الرحمۃ والرضوان جن کا مزار پر انوار حضور شاہجی محمد شیر میاں علیہ الرحمۃ والرضوان کے مزار شریف سے قریب ہی محلہ منیر خاں میں ہے حضرت چپ شاہ میاں صاحب سٹوہل کے پاکھڑ کے قریب محلہ ڈوری لال میں جامن کے درخت کے نیچے برہنہ جذب کی حالت میں پڑے رہتے تھے قریب میں آگ سلگتی رہتی تھی۔ آج بھی وہ جگہ جامن کے درخت کے نیچے محفوظ ہے اس جگہ پر ایک سلیپ پتھر کا رکھا ہوا ہے اور وہ جگہ رمیش چندر سنگھ کرمی کی ملکیت میں ہے۔ چپ شاہ میاں پر ہر وقت جذب طاری رہتا تھا کسی سے بات چیت بھی نہیں کرتے تھے اور نہ کھانے پینے کا کچھ ہوش تھا برہنہ پڑے رہتے تھے۔ ایک روز چپ شاہ میاں کھڑے ہو کر بلند آواز سے یہ کہنے لگے، ہے کوئی، ہے کوئی۔ اتنے میں ایک شخص ان کے پاس پہنچا اس نے کہا میاں کیا ہے تو چپ شاہ میاں نے فرمایا کہ میں برہنہ ہوں ستر کھلا ہوا ہے ایک مرد حق آرہا ہے جلدی سے کوئی کپڑا لاؤ کہ میں اپنے ستر کو چھپاؤں اس شخص نے کمبل لا کر دیدیا چپ شاہ میاں صاحب نے اس کمبل کو اوڑھ لیا اور اپنا ستر چھپا لیا۔ اور کھڑے ہو گئے کسی کے انتظار میں کہ اتنی دیر میں ایک پالکی آئی جس میں اعلحضرت تشریف لا رہے تھے پالکی جب قریب پہنچی تو اعلحضرت نے فرمایا پالکی روک دی جائے ولی اللہ کی خوشبو آرہی ہے پالکی رکی اعلحضرت پالکی میں سے اتر کر چپ شاہ میاں کی طرف چلے کہ چپ شاہ میاں صاحب اعلحضرت کی طرف دوڑے اور چپٹ گئے

معانقہ کے بعد بیس منٹ تک پشتوں میں گفتگو فرمائی۔ دونوں حضرات میں جو گفتگو ہوئی وہ کسی کی سمجھ میں نہ آئی پھر اعلیٰحضرت پالکی میں سوار ہوئے جب پالکی چلدی تو چپ شاہ میاں اپنی قیام گاہ پر آئے اور اس کمبل کو اتار کر پھینک دیا اور پھر ویسے ہی برہنہ ہو گئے ؎

بہر تعظیم مجذوب چپ شہ میاں اوڑھیں کمبل ڈھکیں ستر کو بے گماں
ہوں کھڑے آپ کے واسطے محی دیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا
جانتے تھے تجھے قطب و ابدال سب تیرا کرتے تھے مجذوب سالک ادب
تیری چوکھٹ پہ خم اہل دل کی جبیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

---

اکثر خلاف شرع بنے ہوئے جاہل پیر یہ کہدیا کرتے ہیں کہ فقیر کی اور عالم کی کبھی نہیں بنتی اس واقعے سے ان دکان چمکانے والے شریعت مطہرہ پر بدنما داغ لگانے والے مشائخ کرام اولیائے عظام کو بدنام کرنے والے جاہل پیروں کی کیسی دھجیاں اڑ رہی ہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ والا کبھی اللہ و رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکام کی مخالفت نہیں کرتا سر تو کٹا سکتا ہے کھال تو کھنچوا سکتا ہے سولی پر چڑھ کر جان تو قربان کر سکتا ہے لیکن شریعت مطہرہ پر آنچ نہیں آنے دیتا کبھی شریعت مطہرہ کی مخالفت نہیں کر سکتا۔

# مجدّدِ وقت کا احترام

ایک مجذوب دینا میاں جو پوربی تھے بریلی کا ہر ہندو مسلم بچہ بچہ ان کے نام سے واقف ہے انہوں نے ایک دفعہ ٹرین کو اپنی کرامت سے روک دیا تھا آپ ایک دن محلہ سوداگران تشریف لے گئے جب آپ مسجد رضوی کے قریب پہنچے تو اعلیٰحضرت

مکان سے تشریف لا رہے تھے دینا میاں اعلیٰحضرت کو دیکھ کر بھاگے اور ایک گلی میں چھپ گئے لوگوں نے آپ کو دیکھا پہچانا اور کہا کیوں بھاگتے ہو میاں۔ فرمایا، با مولوا آ رہے ہے لوگوں نے کہا مولوی صاحب آ رہے ہیں تو کیا ہوا گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا پھر ج کھلے بھئے ہیں، کیونکہ آپ لنگوٹی باندھا کرتے تھے۔ سبحان اللہ یہ شان ہے اولیائے کرام کی اور اعلیٰحضرت قبلہ کی یہ مقبولیت بارگاہِ الٰہی میں کہ بڑے بڑے قطب و ابدال مجذوب آپ کے مرتبۂ علیا کی قدر کرتے تھے ؎

جانتے تھے تجھے قطب و ابدال سب تیرا کرتے تھے مجذوب و سالک ادب

تیری چوکھٹ پہ خم اہلِ دل کی جبیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

# بریلی کے مشہور و معروف بزرگ حضرت دھو کا شاہ

بریلی شریف کے مشہور و معروف بزرگ حضرت دھو کا شاہ صاحب علیہ الرحمہ جن پر جذب کی کیفیت طاری رہتی تھی ۱۳۱۶ھ کا واقعہ ہے کہ حضرت دھو کا شاہ صاحب اعلیٰحضرت کی بارگاہ میں تشریف لائے اور اعلیٰحضرت سے فرمانے لگے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت زمین پر نظر آ رہی ہے آسمان پر نظر نہیں آتی۔ اعلیٰحضرت نے فرمایا حضور پر نور شہنشاہ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت جس طرح زمین پر ہے اسی طرح آسمان پر بھی۔ اسکے بعد حضرت دھو کا شاہ صاحب نے پھر عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت زمین پر نظر آ رہی ہے آسمان پر نظر نہیں آتی۔ اعلیٰحضرت نے پھر فرمایا کسی کو نظر آئے یا نہ آئے لیکن میرے آقا شہنشاہ دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حکومت بحر و بر خشک و تر برگ و ثمر شجر و حجر شمس و قمر زمین و آسمان ہر شے پر ہر جگہ جاری تھی جاری ہے اور جاری رہے گی یہ جواب سنکر حضرت دھو کا شاہ صاحب چلے گئے۔ حضور مفتی اعظم ہند قبلہ دام ظلہم النورانی کی عمر شریف اس وقت چھ سال کی تھی آپ کوٹھے پر تشریف

فرما تھے کچھ دیر کے بعد کوٹھے پر سے گر پڑے والدہ صاحبہ نے اعلیٰحضرت کو آواز دی اور فرمایا تم ابھی ایک مجذوب سے اُلجھے اور وہ مجذوب شاید غصے میں چلے گئے دیکھو جبھی تو یہ مصطفیٰ رضا کوٹھے پر سے گر پڑے مجذوبوں سے اُلجھنا نہیں چاہیئے اعلیٰحضرت نے فرمایا مصطفیٰ رضا کوٹھے پر سے گرے تو لیکن چوٹ نہیں لگی ہوگی۔ دیکھا تو حضرت مُسکرا رہے تھے پھر فرمایا مولیٰ تعالیٰ جل وعلا اگر ایسے ایسے مصطفیٰ رضا ہزار عطا فرمائے تو خدا کی قسم ان سب کو شریعت مطہرہ پر قربان کر سکتا ہوں۔ لیکن شریعت مطہرہ پر کوئی حرف نہ آنے دوں گا۔ پھر فرمایا یہ مجذوب تو فقیر کے پاس اپنی اصلاح کے لئے تشریف لاتے ہیں اور یہ کام فقیر کے سپرد ہے حضرت دھوکا شاہ صاحب زمین کی سیر فرما چکے تھے اب آسمان کی سیر فرماتے جا رہے تھے لہٰذا اس نظر کی ضرورت تھی جس سے حضور شہنشاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیارات آسمان پر بھی ملاحظہ فرماتے اس لئے فقیر کے پاس تشریف لائے وہ نظر ان کو عطا کر دی گئی۔ کچھ دیر کے بعد حضرت دھوکا شاہ صاحب دوبارہ پھر تشریف لائے اور لپکتے ہوئے اعلیٰحضرت کی طرف بڑھ کر معانقہ کیا اور پیشانی چوم لی پھر فرمایا خدا کی قسم جس طرح حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حکومت زمین پر ہے اسی طرح آسمان پر بھی بلکہ ہر جگہ ہر شے پر حضور کی حکومت دیکھ رہا ہوں آپ کے طفیل اب آسمان پر بھی حضور علیہ السلام کی حکومت نظر آرہی ہے ؎

جانتے تھے تجھے قطب و ابدال سب تیرا کرتے تھے مجذوب و سالک ادب
تیری چوکھٹ پہ خم اہلِ دل کی جبیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

## کشف و کرامت

طوطیٔ ہند مفتیٔ ناپارہ حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد رجب علی صاحب رضوی تلمیذ و خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند کا بیان ہے کہ حاجی حمایت اللہ صاحب بریلوی نے مجھ سے یہ واقعہ بیان کیا کہ بریلی کے مشہور و معروف بزرگ

قطب وقت حضرت دھو کا شاہ صاحب علیہ الرحمہ جب کہیں تشریف لے جاتے راستے میں بچے ملتے تو دعا کے لئے عرض کرتے میاں پاس ہونے کی دعا کر دیجئے تو حضرت دھو کا شاہ صاحب فرماتے جاؤ فیل ہو جاؤ گے یہ سنکر بچے ملول ہوتے پریشان ہوتے تو پھر بلاتے اور فرماتے میرا نام دھو کا شاہ ہے۔ جس کو کہدیا پاس ہو جاؤ گے وہ فیل ہو گیا اور جس کو کہدیا فیل ہو جاؤ گے تو وہ پاس ہو گیا جن کا عالم یہ تھا کہ جب وصال کا وقت آیا تو ایک روز پہلے بھشتی کو پیسے دے آئے قبر کھودنے والے کو پیسے دے آئے گھڑے والے کو پیسے دے آئے کفن والے کو تختے والے کو پیسے دے آئے۔

حاجی حمایت اللہ صاحب کے مکان پر رہتے تھے رات کو تقریباً دو بجے وصال فرمایا گھر والوں کو بھی خبر نہیں صبح کو فجر سے پہلے محلہ سوداگران سے پیدل چلکر محلہ ذخیرہ اعلیٰحضرت تشریف لے گئے حاجی حمایت اللہ صاحب کے مکان کی کنڈی کھٹکھائی حاجی صاحب باہر آئے دیکھا کہ اعلیٰحضرت تشریف لائے ہیں تو قدم بوس ہوئے۔ اور عرض کیا کہ حضور اس وقت کیسے تکلیف فرمائی۔ اعلیٰحضرت نے فرمایا تم کو کچھ خبر بھی ہے حضرت دھو کا شاہ صاحب نے پردہ فرمالیا حاجی صاحب نے گھر میں جاکر جو دیکھا تو دھو کا شاہ صاحب وصال فرما چکے اللہ اکبر وصال فرمایا حضرت دھو کا شاہ صاحب نے گھر میں گھر والوں کو بھی خبر نہیں اور اعلیٰحضرت سوداگری محلے میں رہ کر باخبر ہیں سبحان اللہ یہ ہیں اللہ والے رہتے ہیں کہیں دیکھتے ہیں کہیں۔

## حضرت کلیم اللہ شاہ ولی کا ارشاد

اعلیٰحضرت ایک مرتبہ پیلی بھیت تشریف لائے حضور محدث سورتی علامہ مولانا الشاہ وصی احمد علیہ رضوان الصمد کے دولت خانہ پر قیام فرما ہوئے اعلیٰحضرت قبلہ نے حضور محدث سورتی صاحب سے فرمایا کہ ہمیں بشارت ہوئی ہے۔ شاہ

کلیم اللہ ولی قدس سرہ (کریم اللہ شاہ ولی دادا میاں) کے مزار پر جانا ہے وہ ہم سے فرماتے ہیں ہمارے مقبرے پر تشریف لائیے یہ اس وقت کا واقعہ ہے جبکہ حضرت مولانا مولوی حکیم حبیب الرحمٰن خانصاحب پیلی بھیتی حضرت مولانا عبدالحق صاحب رئیس گرگینہ حضرت مولانا شاہ ابو سراج عبدالحق صاحب شمسی اور شہزادہ محدث سورتی مولانا عبدالاحد صاحب حضور محدث سورتی صاحب کے مدرسۃ الحدیث میں زیر تعلیم تھے چنانچہ اعلیٰحضرت کے ہمراہ محدث سورتی صاحب و دیگر طلبار دادا میاں کے مزار شریف پر تشریف لے گئے جب وہاں پہنچے تو دیکھنے میں یہ آیا کہ مزار اقدس کے کواڑ کھلے ہوئے ہیں اور چوکھٹ کے بیچ میں ایک اژدہا لیٹا ہوا ہے اعلیٰحضرت مزار اقدس کے قریب پہنچے تو وہ اژدہا اندر چلا گیا اعلیٰحضرت بھی اندر تشریف لے گئے حضرت محدث سورتی صاحب وغیرہ اندر جانا چاہتے تھے کہ مزار شریف کے کواڑ خود بخود بند ہو گئے حضرت محدث صاحب وغیرہ باہر رہ گئے۔ اب اعلیٰحضرت اور اژدہا اور صاحب مزار علیہ الرحمہ اندر ہیں۔ باہر حضرت محدث صاحب اور دیگر طلبار اس واقعے کو دیکھکر متفکر ہوئے تقریباً دو گھنٹے کے بعد یکایک مزار اقدس کا دروازہ کھلا اور اعلیٰحضرت مزار اقدس سے ہشاش بشاش باہر تشریف لائے اور فرمایا اب وہ اژدہا نظر نہیں آئے گا اور یہ صاحب مزار نقشبندی سلسلے سے منسلک ہیں اور اس شہر پیلی بھیت کے سلطان الاولیار ہیں اس وقت عجیب منظر تھا نیز اعلیٰحضرت نے فرمایا صاحب مزار نے اس فقیر سے بالمشافہ ملاقات کی اور گفتگو فرمائی۔ اس کرامت کو دیکھکر مذکورہ بالاحضرات یعنی سلطان الواعظین مولٰنا شاہ عبدالاحد صاحب نبیرۂ شاہجی میاں مولانا شاہ حبیب الرحمٰن صاحب مہتمم مدرسہ آستان شیریہ وخطیب شاہی جامع مسجد حضرت مولانا مولوی شاہ ابو سراج عبدالحق صاحب شمسی حضرت مولانا مولوی شاہ عبدالحق صاحب رئیس گرگینہ قطب وقت عارف باللہ سلطان الاولیار حضرت شاہ کلیم اللہ ولی قدس سرہ القوی کے مزار پر انوار پر اعلیٰحضرت قبلہ کے

دست حق پرست پر بیعت ہوئے جب سے یہ واقعہ ہوا وہاں اژدہا نظر نہیں آیا عام طور پر لوگ مزار شریف پر حاضری دینے لگے اُس سے قبل اژدہے کی وجہ سے لوگ دور ہی سے فاتحہ پڑھ لیا کرتے تھے۔

# حضرت شاہجی میاں نے فرمایا

## تمہارا حصّہ میرے یہاں نہیں ہے اعلیٰحضرت کے پاس ہے

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ فخر الحفاظ حضرت حافظ یعقوب علی خاں صاحب پیلی بھیت کے مشہور و معروف بزرگ عارف باللہ حضرت الحاج الشاہ احمد شیر خاں صاحب معروف بہ شاہجی محمد شیر میاں علیہ الرحمۃ والرضوان کی خدمت میں مرید ہونے کی غرض سے تشریف لے گئے۔ شاہجی میاں نے حافظ صاحب سے فرمایا کیا کرو گے مرید ہو کر تم تو خود مادر زاد ولی ہو۔ حافظ صاحب نے پھر عرض کیا کہ مرید فرما لیجئے۔ شاہجی میاں نے پھر وہی جملہ فرمایا۔ تیسری بار پھر عرض کیا تو شاہجی میاں نے فرمایا دیکھو لوح محفوظ پر تمہارا حصہ ہمارے یہاں نہیں ہے تم بریلی جاؤ بڑے مولوی صاحب مولانا احمد رضا خانصاحب کے یہاں تمہارا حصہ ہے (اس وقت پیلی بھیت سے صرف ایک ٹرین بریلی شریف جایا کرتی تھی اور وہی واپس آیا کرتی تھی۔ لہٰذا حافظ صاحب بذریعہ ٹرین پیلی بھیت سے بریلی شریف کے لئے روانہ ہوئے۔ اعلیٰحضرت قبلہ بریلی شریف میں اپنے دولت خانے پر ۱۸ ذوالحجۃ کو اپنے پیر و مرشد کا عرس کیا کرتے تھے قل کے بعد اعلیٰحضرت نے مولانا عبدالاحد صاحب پیلی بھیتی اور مولانا حبیب الرحمٰن صاحب کو حکم دیا کہ اسٹیشن جاؤ اس ٹرین سے حافظ صاحب تشریف لا رہے ہیں ان کو یہاں پر لے آؤ۔ اعلیٰحضرت نے نہ تو حافظ صاحب کا نام ظاہر فرمایا نہ ان حضرات نے دریافت کیا خیر اسٹیشن پہنچے ٹرین میں سے حافظ یعقوب علی خاں صاحب اترے تو ان حضرات

نے پہچان لیا اور حافظ صاحب سے دریافت کیا کہ آپ کہاں تشریف لے جائیں گے حافظ صاحب نے اعلیحضرت کا پتہ بتایا تو مولانا حبیب الرحمٰن خانصاحب بیلی بھیتی نے کہا کہ اعلیحضرت نے تو پہلے ہی بتادیا اور فرمایا کہ اسٹیشن جاؤ حافظ صاحب اس ٹرین سے آرہے ہیں ان کو لے آؤ لہٰذا ہم لوگ یہاں حاضر ہوئے دونوں حضرات حافظ صاحب کو لے کر محلہ سوداگران کو چلے ادھر اعلیحضرت اپنے دولت کدے پر حافظ صاحب کے استقبال کے لئے دروازے پر رونق افروز تھے کہ اتنے میں حافظ صاحب تشریف لے آئے معانقہ مصافحہ ہوا پھاٹک والے مکان میں قیام ہوا بعدہٗ حافظ صاحب نے بیعت ہونے کی خواہش ظاہر کی اسی سلسلے میں کچھ دیر گفتگو ہوتی رہی اس کے بعد اعلیحضرت نے حافظ صاحب کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کچھ ارشاد فرمایا اور حافظ صاحب کو بیعت فرمایا۔

بیعت ہونے جو شہ جی میاں سے چلیں شاہ یعقوب علی ان سے شہ جی کہیں
تیرے مرشد ہیں احمد رضا جاؤ ہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا
شاہ جی بابا فرمائیں جن کو ولی قادری رضوی حافظ وہ یعقوب علی
ہیں مرید و خلیفہ ترے بالیقیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

---

جب حافظ صاحب کا وصال ہوا تو نماز جنازہ نبیرۂ شاہجی میاں مولانا شاہ حبیب الرحمٰن خانصاحب رضوی نے پڑھائی اور اس واقعہ کو ان کے وارثین کے سامنے بیان فرمایا ان ہر دو واقعات سے اعلیحضرت قبلہ اور حضرت شاہ کلیم اللہ ولی دادا میاں اور حضرت شاہجی محمد شیر میاں اور حضرت حافظ یعقوب علی خانصاحب علیہم الرحمۃ والرضوان کی بزرگی کا اندازہ لگانا ہر ایک کا کام نہیں مولانا شاہ حبیب الرحمٰن خاں صاحب علیہ الرحمہ کا سنیوں پر یہ احسان ہے کہ انہوں نے سب کے سامنے اس واقعے کو بیان فرما کر ان بزرگوں کی بزرگی کا اظہار فرمایا۔ حافظ یعقوب علیخاں سے

سن وصال نکلتی ہے ۲۷؍محرم الحرام ۱۳۵۷ھ مطابق ۳۰؍مارچ ۱۹۳۸ء چہار شنبہ کو آپ کا وصال ہوا بوقت صبح صادق محلہ بھوریخاں پاکھڑ والی مسجد میں آپ کا مزار شریف ہے۔ حافظ یعقوب علی خاں صاحب قبلہ کے پوتے برادرِ طریقت حافظ افتخار ولی خاں صاحب رضوی مالک کتب خانۂ اہل سنّت نے یہ دونوں واقعات بیان فرمائے

# شاہجی محمد شیر میاں محلہ سوداگران میں

تلمیذ شیر بیشۂ اہل سنّت حضرت مولٰنا مولوی محمد احمد صاحب رضوی کانپوری زید مجدہٗ سے منقول ہے کہ مناظر اعظم ہند شیر بیشۂ اہل سنّت حضرت مولانا مولوی حافظ قاری مفتی حکیم الحاج الشاہ ابوالفتح عبیدالرضا محمد حشمت علی خاں صاحب رضوی مجددی لکھنوی ثم پیلی بھیتی علیہ رضوان القوی فرماتے ہیں پیلی بھیت کے مشہور و معروف بزرگ حضرت شاہجی محمد شیر میاں صاحب قدس سرہٗ جب بریلی شریف جاتے تھے تو اکثر قیام نواب ضمیر احمد صاحب کے یہاں ہوتا تھا تو حضور پر نور اعلیٰحضرت مجدد اعظم دین ملت قدس سرہ کی خدمت میں ضرور تشریف لے جاتے تھے اور حضور اعلیٰحضرت قبلہ پیلی بھیت شریف جب تشریف لاتے تھے تو شاہجی محمد شیر میاں صاحب سے ملاقات فرماتے تھے آپس میں ایک دوسرے کے بہت گہرے تعلقات تھے ۱۸؍ ذوالحجہ ۱۳۲۲ھ کا واقعہ ہے کہ بریلی شریف میں نواب ضمیر احمد صاحب کے یہاں شاہجی میاں صاحب کا قیام تھا نواب صاحب سے فرمانے لگے ہم کو بڑے مولوی صاحب سے ملاقات کرنا ہے نواب صاحب نے کہا بہت اچھا حضور تشریف لے چلیں شاہجی میاں صاحب نواب صاحب کے ہمراہ جب محلّہ سوداگران تشریف لائے تو جلسہ ہو رہا تھا حضور اعلیٰحضرت قدس سرہ اپنے پیر و مرشد امام الاولیاء سید شاہ آل رسول مارہروی قدس سرہ القوی کا عرس مبارک اپنے دولت کدے پر کیا کرتے تھے عرس کی تقریب تھی مجمع کثیر تھا شاہجی میاں

صاحب جلسہ گاہ کے اخیر ہی میں بیٹھ گئے اعلیٰحضرت قبلہ تقریر فرمارہے تھے۔ درمیان تقریر ہی میں فرمایا شاہجی محمد شیر میاں صاحب میرے قریب تشریف لے آئیں۔ قبل شریف کے بعد مصافحہ و معانقہ ہوا۔ اعلیٰحضرت نے فرمایا آج تو آپ کا قیام فقیر خانے پر ہوگا۔ شاہجی محمد شیر میاں صاحب نے منظور کیا اور اعلیٰحضرت کے در دولت پر دو روز قیام بھی فرمایا۔

# عظیم الشان کشف و کرامت

شیخ المحدثین حضرت علامہ مولانا مولوی الحاج سید شاہ محمد دیدار علی صاحب الوری علیہ رضوان القوی کے صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا مولوی حکیم شاہ نعیم الدین علیہ رضوان المعین مرادآبادی سے دوستانہ تعلقات بہت وسیع تھے ایک بار آپ مرادآباد جلوہ آرا ہوئے تو صدر الافاضل نے فرمایا کہ بریلی شریف میں اعلیٰحضرت مولانا شاہ احمد رضا خانصاحب جو ایک بہت بڑے عالم باعمل ہیں ان کی زیارت کے لئے چلئے۔ شیخ المحدثین نے فرمایا میں انہیں جانتا ہوں پٹھان خاندان سے ہیں طبیعت سخت اور غصہ زیادہ ہے الغرض مختصر یہ کہ حضرت صدر الافاضل اپنے دوستانہ زور کے تحت بریلی شریف لے گئے جب محلہ سوداگران اعلیٰحضرت کے در اقدس پر پہنچے اور اعلیٰحضرت سے مصافحہ ہوا تو حضرت شیخ المحدثین نے کہا حضور مزاج کیسے ہیں تو سیدنا اعلیٰحضرت نے فرمایا سید صاحب کیا پوچھتے ہو پٹھان خاندان سے ہوں طبیعت سخت اور غصہ زیادہ ہے حضرت شیخ المحدثین حیران تھے کہ مرادآباد میں ہم دو کے درمیان جو گفتگو ہوئی تھی اعلیٰحضرت نے اپنے کشف و کرامت سے معلوم فرمالیا اور وہی الفاظ دہرادیئے اور یہ بھی جان لیا کہ میں سید ہوں اللہ اکبر اعلیٰحضرت کی دست بوسی فرمائی۔ سلسلہ عالیہ رضویہ میں داخل ہوئے اور اسی وقت بارگاہ اعلیٰحضرت میں خلافت سے بھی نوازے گئے۔ لوح محفوظ است پیش اولیاء۔ آنچہ محفوظ است محفوظ از خطا۔

کر کے دیدار، دیدار علی کہہ اُٹھے آپ ایسے ہیں روشن ضمیر آپ کے

لوح محفوظ ہے پیش چشم مبیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

سبحان اللہ یہ ہیں اللہ والے رہتے ہیں کہیں دیکھتے ہیں کہیں مصطفےٰ پیارے صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے غلامان غلام کے علم کا تو یہ حال ہے جو بارگاہ مصطفوی کا عطا کردہ ہے خود مصطفےٰ پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کا کیا کہنا۔

اَللّٰہُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا

# امام رشد و ہدایت

استاذ العلماء صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا شاہ نعیم الدین صاحب مراد آبادی کے والد محترم استاذ الشعراء حضرت مولانا محمد معین الدین صاحب نزہت علیہما الرحمۃ کا واقعہ ہے کہ وہ پہلے بانیٔ مدرسہ دیوبند قاسم نانوتوی کے مرید ہو گئے یہ وہ زمانہ تھا کہ بد مذہب بڑی عیاری اختیار کئے ہوئے تھے بانیٔ مدرسہ دیوبند نے حضرت کو میلاد شریف صلاۃ و سلام کے ساتھ پڑھنے کی اجازت دیدی اور بہت اچھا عمل بتایا لیکن جب آپ کو حسام الحرمین شریف دکھایا اور بانیٔ مدرسہ دیوبند کے عقائد باطلہ پر مطلع ہوئے تو بڑے حیران رہ گئے اور بیعت توڑ کر حضور پر نور اعلیحضرت علیہ الرحمۃ سے مرید ہو گئے اور برجستہ پکار اٹھے ؎

پھرا ہوں میں اس گلی سے نزہت ہوں جس میں گمراہ شیخ و قاضی

رضائے احمد اسی میں سمجھوں گا مجھ سے احمد رضا ہوں راضی

# عکس امام اعظم

امام الائمہ کاشف الغمہ سراج الامہ محی السنۃ سیدنا و مولٰنا ابو حنیفہ نعمان ابن

ثابت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر رات تین سو رکعت نفل پڑھا کرتے تھے ایک بار آپ کہیں جا رہے تھے کہ راستے میں ایک شخص نے دوسرے سے کہا یہ وہ امام ہے جو ہر رات پانچ سو رکعت نماز نفل پڑھتا ہے۔ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سنا تو اسی وقت یہ نیت کرلی کہ آج سے پانچ سو رکعت ہی نفل پڑھا کروں گا تاکہ اس شخص کا گمان درست ہو جائے ایک دن آپ کے شاگردوں نے آپ سے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ امام صاحب رات بھر عبادت کرتے رہتے ہیں اور سوتے نہیں سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا آج سے میں ایسا ہی کروں گا اور ساری رات جاگا کروں گا کیونکہ خدا تعالیٰ جل وعلا فرماتا ہے کہ جو بندے اس چیز کی تعریف کو پسند کرتے ہیں جو ان میں نہیں ہے بس وہ ہرگز عذاب سے نہ چھوٹیں گے لہٰذا آئندہ میں ساری رات جاگا کروں گا تاکہ اس فرمان کے زد میں نہ آجاؤں اس کے بعد آپ نے چالیس برس تک عشا کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی اور آپ نے جس جگہ وفات پائی۔ وہاں آپ نے سات ہزار بار قرآن عظیم ختم فرمایا تھا۔ راقم نے سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں منظوم نذرانۂ عقیدت پیش کیا جو مندرجہ ذیل ہے ۔

---

ہمارے آقا ہمارے مولا امام اعظم ابوحنیفہ
ہیں معجزہ پیارے مصطفےٰ کا امام اعظم ابوحنیفہ

وہ جس کی میلاد کی خبر دی حضور اکرم نے برسوں پہلے
اسی بشارت کے تھے سراپا امام اعظم ابوحنیفہ

اے شاہِ نعمان ابن ثابت ہے تابعیت بھی تیری ثابت
ترے مراتب بیاں ہوں کیا کیا امام اعظم ابوحنیفہ

ہے ابن حنبل امام احمد کا قول تقویٰ میں تم سے افضل
کسی کو میں نے نہیں ہے پایا امام اعظم ابوحنیفہ

امام کا بارگاہِ نبوی سے تم کو آقا لقب ملا ہے
بیاں کرے کوئی مدح پھر کیا امام اعظم ابوحنیفہ

ہے تیرے مذہب کو جتنی وسعت کہاں ہے وہ دوسروں کو حاصل
خصوصیت ہے یہ تیری شاہا امام اعظم ابوحنیفہ

بھلا ہوں گمراہ کیوں مقلد جب ان کے ہیں ناصر و مؤید
وہ رہبر و رہنمائے اعلیٰ امام اعظم ابوحنیفہ

ہو مبتلا لاکھ رنج و غم میں نجات گر چاہتا ہو دم میں
پڑھے ترے نام کا وظیفہ امام اعظم ابوحنیفہ

نہ سوئے چالیس برس امانت کی شب میں قرآن کی تلاوت
ہیں سرورِ اہلِ زہد و تقویٰ امام اعظم ابو حنیفہ

# صرف ایک ماہ میں حفظ قرآن کیا

انہیں امام اعظم رضی اللہ عنہ کے مظہر اتم نائب اکرم چودہویں صدی کے مجدد اعظم اعلیٰحضرت امام اہلسنت حضرت علامہ مولانا شاہ ابو محمد عبد المصطفےٰ امام احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی علیہ رضوان القوی کی خدمت میں ایک صاحب نے عریضہ بھیجا اس عریضے میں اعلیٰحضرت کے القاب کے ساتھ ساتھ حافظ بھی لکھدیا اعلیٰحضرت اس وقت تک حافظ نہیں تھے۔ شیر بیشۂ اہلسنت علیہ الرحمۃ کا بیان ہے کہ اس عریضے کو سُنکر اعلیٰحضرت قبلہ کی چشمان مبارک میں آنسو بھر آئے اور فرمانے لگے کہ میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ میرا حشر ان لوگوں میں نہ ہو جن کے حق میں قرآن عظیم فرماتا ہے یُحِبُّونَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا۔ یعنی جب ان لوگوں کی تعریف میں ایسی خوبیاں بیان کی جاتی ہیں جو ان کے اندر نہیں تو وہ لوگ اپنی ایسی تعریف کو پسند کرتے ہیں۔ یہ واقعہ ۲۹ شعبان معظم کو ہوا تھا دوسرے ہی دن سے قرآن پاک حفظ کرنا شروع فرمادیا جس کا وقت عشاء کا وضو فرمانے کے بعد سے جماعت قائم ہونے تک مخصوص تھا۔ اس مختصر سے وقت میں حفظ کرنے کا نرالا طریقہ ملاحظہ فرمائیے۔

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مولوی حکیم شاہ ابو العلا امجد علی صاحب رضوی انصاری اعظمی قدس سرہ القوی مصنف بہار شریعت قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تھے اور اعلیٰحضرت سنتے تھے پھر جماعت قائم ہوتی تھی اعلیٰحضرت قبلہ جتنا قرآن عظیم صدر الشریعہ سے سنتے تھے وہ سب تراویح میں سنا دیتے تھے کبھی ایک پارہ کبھی ڈیڑھ پارہ روزانہ یہی معمول رہا یہاں تک کہ رمضان مبارک کی ستائیسویں تاریخ کو حفظ قرآن

عظیم پورا کر لیا اور صرف ایک مہینے کی مدت میں حافظ ہو گئے اور رمضان مبارک کی ستائیسویں شب کو تراویح میں قرآن عظیم تلاوت کر کے ختم فرما دیا۔ اور فرمایا بحمد اللہ ہم نے کلام پاک ترتیب کے ساتھ یاد کر لیا۔ اور یہ اس لئے کہ بندگان خدا کا کہنا غلط نہ ثابت ہو۔ بڑی خوبی تو یہ تھی کہ عشار کے وضو فرمانے کے بعد جماعت قائم ہونے تک کے مختصر سے وقت میں ہر روز ڈیڑھ پارہ زبانی صرف سُنکر حفظ کر لینے کے باوجود مختلف فتاویٰ مبارکہ لکھنے مسائل شریعت اور خدا و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرامین مقدسہ سنانے وغیرہ روزانہ کے مشاغل دینیہ میں کسی قسم کا کوئی فرق نہیں پڑا۔ حیرت انگیز تھی قوت حافظہ صرف اک ماہ میں حفظ قرآں کیا
آپ کا دورِ حاضر میں ثانی نہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

# امام المحدثین کی نظر میں اعلیحضرت سرکار

یہ اس وقت کا واقعہ ہے کہ جب سرزمین پیلی بھیت پر محدث اعظم ہند کچھوچھوی اپنے استاد محترم محدث سورتی قدس سرہما کے مدرسۃ الحدیث میں زیر تعلیم تھے۔ زینت خاندان اشرفیہ حضرت محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ فرماتے ہیں میرے استاد فن حدیث کے امام مولٰنا شاہ وصی احمد صاحب حنفی حنیفی انصاری محدث سورتی ثم پیلی بھیتی قدس سرہ سے میں نے پوچھا کہ آپ تو حضرت مولانا شاہ فضل رحمٰن صاحب گنج مرادآبادی سے مرید ہیں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ آپ کو جتنی عقیدت و محبت اعلیٰحضرت امام احمد رضا خانصاحب فاضل بریلوی سے ہے وہ کسی سے نہیں اعلیٰحضرت کی یاد ان کا تذکرہ ان کے علم و فضل کا خطبہ آپ کی زندگی کے لئے روح کا مقام رکھتا ہے اس کی کیا وجہ ہے۔ حضرت محدث سورتی صاحب نے فرمایا کہ سب سے بڑی دولت وہ علم نہیں ہے جو میں نے مولوی اسحٰق محشی بخاری سے پایا اور سب سے بڑی نعمت وہ بیعت

نہیں ہے جو مجھے مولانا شاہ فضل رحمٰن صاحب گنج مراد آبادی سے حاصل ہوئی۔ بلکہ سب سے بڑی دولت اور سب سے بڑی نعمت وہ ایمان ہے جو مدار نجات ہے وہ میں نے صرف اعلیٰحضرت سے پایا اور میرے سینے میں پوری عظمت کے ساتھ مدینے کے بسانے والے اعلیٰحضرت ہی ہیں اسی لئے ان کے تذکرے سے میری روح میں بالیدگی پیدا ہوتی ہے اور ان کے ایک ایک کلمے کو اپنے لئے مشعلِ ہدایت جانتا ہوں میں نے عرض کیا علم الحدیث میں کیا وہ آپ کے برابر ہیں؟ فرمایا ہرگز نہیں پھر فرمایا کہ شہزادے صاحب آپ کچھ سمجھے کہ ہرگز نہیں کا کیا مطلب ہے۔ سُنئے اعلیٰحضرت اس فن میں امیر المومنین فی الحدیث ہیں کہ میں سالہا سال صرف اس فن میں تلمذ کروں تو بھی اُن کا پاسنگ نہ ٹھہروں۔

وصی احمد محدث ترے مدح خواں شاہ شاہجی میاں تھے ترے قدرداں
اے فقیہِ زماں نائبِ شاہِ دیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

## جگ بیتی بلکہ آپ بیتی

یہی محدث اعظم ہند علامہ الحاج الشاہ سید محمد اشرفی الجیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں آج میں آپ کو جگ بیتی نہیں بلکہ آپ بیتی سنا رہا ہوں کہ جب تکمیل درس نظامی و تکمیل درس حدیث کے بعد میرے مربیوں نے کار انتہا کے لئے اعلیٰحضرت کے حوالے کیا۔ زندگی کی یہی گھڑیاں میرے لئے سرمایۂ حیات ہوگئیں اور میں محسوس کرنے لگا کہ آج تک جو کچھ پڑھا تھا وہ کچھ نہ تھا اور اب ایک دریائے علم کے ساحل کو پایا ہے علم کو راسخ فرمانا اور ایمان کو رگ و پے میں اتار دینا اور صحیح علم دیکر نفس کا تزکیہ فرما دینا یہ وہ کرامت تھی جو ہر ہر منٹ پر صادر ہوتی رہتی تھی۔

وہ محدث کچھوچھے کے آقائے من شاہ امجد علی وہ فقیہ زمن
تیرے شاگرد ہیں بالیقیں بالیقیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

٭

# حیرت انگیز کرامت کا واقعہ

یہی محدث اعظم ہند کچھوچھوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یہ چیز روز پیش آتی تھی کہ تکمیل جواب کے لئے جزئیات فقہ کی تلاش میں جو لوگ تھک جاتے تو عرض کرتے، اعلیحضرت اسی وقت فرمادیتے کہ ردالمختار جلد فلاں کے صفحہ فلاں کی سطر فلاں میں ان لفظوں کے ساتھ جزئیہ موجود ہے۔ درمختار کے فلاں صفحہ فلاں سطر میں یہ عبارت ہے عالمگیری میں بقیہ جلد وصفحہ وسطر یہ الفاظ موجود ہیں ہندیہ میں خیریہ میں مبسوط میں ایک ایک کتاب فقہ کی اصل عبارت بقیہ صفحہ وسطر یہ الفاظ موجود ہیں ارشاد فرمادیتے اب جو کتابوں میں جاکر دیکھتے تو صفحہ وسطر وعبارت وہی پاتے جو زبانی اعلیحضرت نے فرمایا تھا اس کو آپ زیادہ سے زیادہ یہی کہہ سکتے ہیں کہ خداداد قوت حافظہ سے ساری چودہ سو برس کی کتابیں حفظ تھیں۔ یہ چیز بھی اپنی جگہ پر حیرت ناک ہے مگر میں تو یہ کہہ سکتا ہوں کہ حافظ قرآن کریم نے سالہا سال قرآن عظیم کو پڑھ کر حفظ کیا روزانہ دہرایا ایک ایک دن میں سو سو بار دیکھا حافظ ہوا محراب سنانے کی تیاری میں سارا دن کاٹ دیا اور صرف ایک کتاب سے واسطہ رکھا حفظ کے بعد سالہا سال مشغلہ رہا ہو سکتا ہے کہ کسی حافظ کو تراویح میں لقمے کی حاجت نہ پڑی ہو گو ایسا دیکھا نہیں گیا اور ہو سکتا ہے کہ حافظ صاحب کسی آیت قرآنیہ کو سنکر اتنا یاد رکھیں کہ ان کے پاس جو قرآن کریم ہے اس میں یہ آیہ کریمہ داہنی جانب ہے یا بائیں جانب ہے گو یہ بھی بہت نادر چیز ہے مگر یہ تو عادتاً محال اور بالکل محال ہے کہ آیت قرآنیہ کے صفحہ وسطر کو بتایا جاسکے تو کوئی بتلائے کہ تمام کتب متداولہ وغیر متداولہ کے ہر جملے کو بقید صفحہ وسطر بتانے والا اور پورے اسلامی کتب خانے کا صرف حافظ ہی ہے یا وہ اعلیٰ کرامت کا نمونۂ ربانیہ ہے جس کے بلند مقام بیان کرنے کے لئے اب تک ارباب لغت واصطلاح لفظ پانے سے عاجز رہے ہیں۔

حیرت انگیز تھی قوت حافظہ ہے کرامت ہر اک آپ کا واقعہ
آپ کا دورِ حاضر میں ثانی نہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

# حیرت انگیز تھی قوت حافظہ

ملک العلماء حضرت علامہ مولانا شاہ ظفر الدین علیہ رضوان المعین فرماتے ہیں کہ اعلیحضرت ایک مرتبہ پیلی بھیت تشریف لے گئے۔ امام المحدثین سلطان المفسرین مولانا شاہ وصی احمد صاحب محدث سورتی قدس سرہ القوی کے کاشانۂ مبارکہ پر قیام ہوا اثنائے گفت و میں عقود الدریہ فی تنقیح الفتاوی الحامدیہ کا ذکر نکلا محدث صاحب نے فرمایا۔ میرے کتب خانے میں ہے اتفاق وقت باوجودیکہ اعلیحضرت کے کتب خانے میں کتابوں کا کافی ذخیرہ تھا اور ہر سال معقول رقم کی نئی نئی کتابیں آیا کرتی تھیں مگر اس وقت تک عقود الدریہ منگوانے کا اتفاق نہیں ہوا تھا اعلیحضرت نے فرمایا میں نے نہیں دیکھی ہے جاتے وقت میرے ساتھ کر دیجئے گا محدث صاحب نے بخوشی قبول کیا اور کتاب لا کر خدمتِ اقدس میں پیش کر دی مگر ساتھ ساتھ فرمایا ملاحظہ فرمالیں تو بھیج دیجئے گا۔ اعلیحضرت کا اسی دن واپسی کا ارادہ تھا لیکن کچھ مریدوں نے دعوت کر دی اور اس روز قیام کرنے پر بہت اصرار کیا جس کی وجہ سے رُک گئے اور شب میں اس ضخیم کتاب کی دونوں جلدوں کو شروع سے آخر تک ملاحظہ فرما لیا اور دوسرے دن میرے بدست کتاب واپس فرما دی۔ محدث صاحب کے دل میں یہ خیال گزرا کہ شاید اعلیحضرت اس جملے سے کہ میں نے عرض کیا تھا ملاحظہ فرمالیں تو بھیجدیجئے گا ناراض ہو گئے اور کتاب واپس فرما دی۔ لہٰذا کتاب لیکر اعلیحضرت کی واپسی کے وقت محدث صاحب سورتی ملاقات کے لئے تشریف لائے اور کتاب واپس کرنے کی وجہ دریافت کی اعلیحضرت نے فرمایا کل جاتا تو کتاب لے جاتا۔ کل جانا نہیں ہوا۔ رات کو دیکھ لی۔ اب

لے جانے کی ضرورت نہیں حضرت محدث صاحب کچھ کہنا چاہتے تھے کہ اعلیٰحضرت نے فرمایا اس کتاب میں فہرست مضامین نہیں تھی فقیر نے کتاب کی پشت پر فہرست مضامین بھی قلمبند کر دی ملاحظہ فرمایئے۔ محدث صاحب نے فرمایا کیا ایک مرتبہ دیکھنا کافی ہے۔ اعلیٰحضرت نے ارشاد فرمایا اللہ عز وجل کے فضل و کرم سے امید ہے کہ دو تین مہینے تک جہاں کی عبارت کی ضرورت ہو گی فتاوے میں لکھ دونگا اور مضامین تو انشاء اللہ تعالیٰ تمام عمر کے لئے محفوظ ہو گئے۔

حیرت انگیز تھی قوتِ حافظہ ہے کرامت ہر اک آپ کا واقعہ
آپ کا دورِ حاضر میں ثانی نہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

## بارگاہِ اعلیٰحضرت میں محدث اعظم ہند کچھوچھوی

محدث اعظم ہند حضرت مولانا سید محمد میاں اشرفی کچھوچھوی علیہ رضوان القوی (شاگرد اعلیٰحضرت) فرماتے ہیں چونکہ میں نے حساب کی تعلیم سکولی طور پر پائی تھی۔ لہٰذا فرائض حساب کی مشق بڑھی ہوئی تھی تو اعلیٰحضرت ایسے استفتار میرے سپرد فرماتے تھے ایک دفعہ پندرہ بطن کا مناسخہ آیا ظاہر ہے کہ مورث اعلیٰ کی پندرہویں پشت میں درجنوں ورثار ہو نگے مجھ کو اس کے جواب میں دو رات اور ایک دن مسلسل محنت کرنی پڑی۔ آنہ پائی سے درجنوں ورثار کے حق کو قلمبند کر دیا۔ نماز عصر کے بعد بیٹھا کہ استفتار سنا دوں وہ بہت طویل تھا۔ فلاں مرا، اور فلاں کو وارث چھوڑا، پھر فلاں مرا اور اس نے اتنے وارث چھوڑے صرف ناموں کی تعداد اتنی بڑی تھی کہ فل اسکیپ سائز کے دو صفحے بھرے ہوئے تھے جب یہ استفتار میں پڑھ رہا تھا تو دیکھا کہ اعلیٰحضرت کی انگلیاں حرکت میں ہیں ادھر استفتار ختم ہوا اُدھر بلا کسی تاخیر کے ارشاد فرمایا کہ آپ نے فلاں کو اتنا اور فلاں کو اتنا حصہ دیا ہے درجنوں نام بنام لوگوں کا حصہ بتا دیا میں حیران و ششدر کہ استفتار کو بیس مرتبہ تو میں نے

پڑھا ہر ایک نام کو بار بار پڑھ کر قلمبند کیا لیکن مجھ سے صرف سب الاحیاء (زندہ و تار)
کے نام پوچھے جائیں تو بغیر استفسار اور جواب دیکھے نہیں بتا سکتا یہ کیا تبحر کیا وسعت
مدارک یہ کتنی شاندار کرامت ہے کہ ایک بار استفسار سنا تو درجنوں ورثاء کا ایک ایک
نام یاد رہا اور ہر ایک کا صحیح حصّہ اس طرح بتا دیا کہ جیسے کئی مہینے تک کوشش کر کے
حصہ و نام کو رٹ لیا گیا ہو۔

حیرت انگیز بھی قوتِ حافظہ ہے کرامت ہر اک آپ کا واقعہ
آپ کا دورِ حاضر میں ثانی نہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

## دیارِ اعلیٰحضرت

مکینِ دیارِ سید المرسلین مقبول بارگاہ رحمۃ للعالمین خلیفۂ اعلیٰحضرت
مولانا شاہ ضیاء الدین احمد مدنی قادری رضوی دام ظلہم العالی نے
پہلی بار ۹۶-۱۳۹۵ھ کی حاضری میں راقم الحروف غلام رضائے آل رسول محمد امانت رسول رضوی
نوری عفرلہٗ القوی سے فرمایا کہ ۱۳۱۴ھ میں فقیر زیرِ تعلیم تھا۔ امام المحدثین مولانا شاہ وصی احمد
محدث سورتی صاحب کے مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت میں تو میرے استاد گرامی حضور محدث
سورتی کا یہ معمول تھا کہ ہر جمعرات کو بریلی شریف حضور پر نور مرشدی اعلیٰحضرت قبلہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کی خدمت میں تشریف لے جاتے تھے فقیر ضیاء الدین احمد اور غالباً مولانا سید
سلیمان اشرف صاحب پروفیسر اور پیر سید جماعت شاہ صاحب کے صاحبزادے مولانا
سید خادم حسین صاحب علی پوری اس سفر میں محدث سورتی صاحب کے ہمراہ ہوتے تھے۔
ہر جمعرات کو بریلی شریف جاتے اور جمعۃ المبارکہ کو پیلی بھیت آجاتے فقیر تقریباً ڈھائی سال
پیلی بھیت رہا۔ محدث سورتی صاحب کے ہمراہ ڈھائی سال تک بریلی شریف ہر جمعرات کو
حاضر ہوتا رہا میرے استاد گرامی محدث سورتی صاحب کے میرے پیر و مرشد اعلیٰحضرت
قبلہ سے بڑے گہرے خصوصی تعلقات تھے۔ مولائے کریم عزوجل ان حضرات کے فیوض و
برکات سے ہم سب کو مستفیض فرمائے۔

# شاہجی محمد شیر میاں اور اعلیٰحضرت کا تعلق

جانشین حضرت ابوالمساکین سراج التارکین حضرت علامہ الحاج مفتی شاہ محمد وجیہ الدین صاحب قبلہ رضوی ضیائی غازیپوری مدظلہ العالی سے منقول ہے کہ مقبول بارگاہ شاہجی میاں پیلی بھیت کے مشہور و معروف نعت خواں جناب الحاج علی بخش صاحب رضوی حضور اعلیٰحضرت قبلہ فاضل بریلوی قدس سرہٗ القوی سے مرید ہونے کے بعد وہیں رہنے لگے حاجی صاحب نے چند روز کے بعد اعلیٰحضرت سے عرض کیا حضور میرا جی چاہتا ہے کہ اب ساری عمر حضور ہی کے دربار میں گزار دوں۔ اعلیٰحضرت نے فرمایا حاجی صاحب آپ اپنے اہل و عیال میں رہیں کبھی کبھی یہاں آتے رہا کریں۔ حاجی صاحب نے پھر وہی عرض کیا۔ تو اعلیٰحضرت نے فرمایا اچھا پیلی بھیت میں ہمارے دوست شاہجی محمد شیر میاں صاحب کے یہاں آپ جائیں کہ بیوی بچوں سے بھی قرب رہے گا پھر حدائق بخشش عطا فرمائی جس میں بعض نعتوں کا انتخاب کر کے اپنے قلم حق رقم سے نشانات بھی لگا دئے اور فرمایا یہ پڑھا کریں (وہ حدائق بخشش آج بھی حاجی علی بخش صاحب کے پوتے جناب امیر حسین صاحب و غلام نبی حسین صاحب کے پاس موجود ہے) پھر فرمایا آپ کی نسل میں میلاد رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پڑھنے والے ہوتے رہیں گے حاجی صاحب پیلی بھیت آئے اور شاہجی محمد شیر میاں کے پاس پہنچے۔ شاہجی میاں کو جب یہ معلوم ہوا کہ اعلیٰحضرت بڑے مولوی صاحب نے میرے یہاں بھیجا ہے تو حاجی صاحب کا بہت ہی لحاظ اور خیال فرمانے لگے اور اپنی بارگاہ میں خاص مقام عطا فرمایا۔ شاہجی میاں صاحب کی حیات میں عمر بھر میلاد پاک پڑھتے رہے ذکر اور حلقہ وغیرہ کی مجالس میں شاہجی میاں حاجی صاحب ہی سے میلاد شریف پڑھواتے تھے اور کبھی باہر تشریف لے جاتے تو حاجی صاحب کو اپنے ہمراہ رکھتے نیز بعد وصال شاہجی میاں کے مزار

پر ہر جمعرات کو میلاد پاک پڑھتے رہے۔ ۵؍ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ میں شاہجی میاں کا وصال ہوا ۱۳۷۸ھ تک حاجی صاحب کا یہ معمول رہا اپنے انتقال سے پہلے یہ وصیت فرمائی کہ میری نماز جنازہ میرے پیرو مرشد اعلیٰحضرت فاضل بریلوی کے صاحبزادے تاجدارِ اہلسنت حضور پر نور مفتیٔ اعظم ہند مدظلہ العالی پڑھائیں۔ جب ۱۳۷۸ھ ۱۸؍صفر روز سہ شنبہ/۲۶؍اگست ۱۹۵۸ء کو حاجی صاحب کا وصال ہوا تو حاجی صاحب کے پوتے جناب امیر حسین صاحب نے تاجدار اہلسنت شہزادۂ اعلیٰحضرت سرکار مفتیٔ اعظم ہند قبلہ مدظلہ العالی کو مطلع کیا اور سرکار مفتیٔ اعظم قبلہ کو پیلی بھیت لائے حاجی صاحب کی نماز جنازہ حضرت نے پڑھائی۔ اعلیٰحضرت کی یہ کرامت ظاہر ہوئی کہ حاجی صاحب کے بعد ان کے پوتے پیلی بھیت کے مشہور نعت خواں جناب غلام نبی حسین صاحب وجناب امیر حسین صاحب وجناب ننھا صاحب حاجی صاحب کے وصال کے بعد سے اب تک برابر یہ تینوں حضرات اور جناب دلا خانصاحب اور منشی کفایت اللہ صاحب رضوی نوری حضور شاہجی میاں صاحب قدس سرہٗ کے مزار شریف پر ہر جمعرات کو اپنے مخصوص انداز میں میلادِ پاک مصطفٰے علیہ التحیۃ والثنا پڑھتے چلے آرہے ہیں۔

وہ علی بخش رضوی وہ میلاد خواں اُن پہ شہ جی میاں یوں ہوئے مہرباں
آپ ہی نے تو بھیجا تھا اُن کے قریں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

# شاہجی میاں کا ارشاد مبارک جو اُنکا نہیں وہ میرا نہیں

---

جناب محترم حافظ محمد عمران صاحب رضوی نوری خطیب مسجدِ حضور محدث سورتی کا بیان ہے کہ حضرت شاہ میر خانصاحب پیلی بھیتی نے مجھ سے یہ واقعہ بیان کیا کہ میں شاہجی محمد شیر میاں صاحب قبلہ رضی اللہ عنہ سے مرید ہونے کے لئے ان کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضرت مجھ کو مرید فرمالیں تو شاہجی میاں حضور نے چند منٹ

اپنی آنکھوں کو بند کیا پھر فرمایا تمہارا حصّہ میرے یہاں نہیں بریلی جاؤ بڑے مولوی صاحب اعلیحضرت کے یہاں تمہارا حصّہ ہے ان سے مرید ہو جاؤ جوان کا مرید وہ میرا مرید جو میرا مرید وہ ان کا مرید جوان کا نہیں وہ میرا نہیں۔ پھر بریلی شریف حاضر ہو کر اعلیحضرت سرکار رضی اللہ عنہ کے دست حق پرست پر بیعت ہوا یہی واقعہ حضرت شاہ میر خانصاحب کے صاحبزادے برادر طریقت جناب احمد میر خانصاحب رضوی مصطفوی نے بھی بیان کیا کہ میرے والد ماجد قبلہ یہ واقعہ بیان فرمایا کرتے تھے۔

بیعت ہونے جو شہ جی میاں سے چلیں یعنی شاہ میر خاں ان سے شہ جی کہیں
تیرے مرشد ہیں احمد رضا جاو ہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

# شاہجی محمد شیر میاں کا کشف

سنہ ۱۳۱۳ھ کا واقعہ ہے کہ اعلیحضرت سرکار مارہرہ شریف حاضر ہو رہے تھے اور شاہجی میاں ایک رئیس ضلع بلند شہر کے یہاں تشریف لے جا رہے تھے۔ اسٹیشن علی گڑھ پر ملاقات ہوئی. شاہجی میاں صاحب نے سلام ومصافحہ کے بعد پہلے یہی بات پوچھی کہ کہئیے بڑے مولوی صاحب اب ندوہ کا کیا حال ہے۔ اعلیحضرت نے فرمایا بحمد اللہ تعالیٰ دم توڑ رہا ہے۔ آپ کی دعا درکار ہے. شاہجی میاں نے فرمایا ہم تو دعا کرتے ہی ہیں مگر پچھڑیگا تم ہی سے۔ شاہجی میاں کا کشف ملاحظہ فرمائیے اور اعلیحضرت کے مسلک برحق کی تائید دیکھئے کہ ہم دعا کرتے ہیں مگر پچھڑیگا تم ہی سے یعنی تمہارا طریقہ ہے وہ حق ہے تم حق پر ہو اور تم ہی اس میدان کے مرد مجاہد ہو۔ اعلیحضرت نے جیسا اس مجموعۂ ضلالت کو پچھاڑا وہ فتاوی الحرمین سے ظاہر ہے۔ وللہ الحمد۔

قبل از وقت فرمائیں شہ جی میاں ندوہ پچھڑیگا تم ہی سے قطب زماں
صد سلام آپ پر ہوں اے قطب زمیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

# زیارتِ حرمین شریفین

حرمین شریفین کو جب گئے اعلحضرت مجدد پکارے گئے ؛ عرب و ہند میں خوب دھومیں مچیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا
عُلمائے حرم سندیں تجھ سے لیں تیری تعظیم اہلِ عرب بھی کریں ؛ شاہ بطحا کا تجھ کو ہیں حامی سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

اعلحضرت سرکار فاضل بریلوی قدس اللہ سرہ القوی پہلی مرتبہ ۱۲۹۵ھ میں جبکہ تیئیس سال کی عمر شریف ہوگی والدین ماجدین کے ہمراہ حج و زیارت سے مشرف ہوئے اور دوسری بار ۱۳۲۳ھ میں حج و زیارت کا شرف حاصل کیا جس میں شہزادگانِ اعلحضرت کے علاوہ اعلحضرت کے برادر خورد حضرت شاہ مولانا محمد رضا خاں صاحب قبلہ بریلوی اور سلطان الواعظین مولانا شاہ عبدالاحد صاحب پیلی بھیتی شہزادہ محدث سورتی ہمراہ تھے سفر حرمین شریفین میں نائب رسول جانشین غوث الوریٰ چودھویں صدی کے مجدد اعظم اعلحضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ سے بے شمار کرامتیں اور واقعات ظہور پذیر ہوئے۔ ہزاروں لوگ اعلحضرت کے دستِ حق پرست پر مرید ہوئے اور سیکڑوں علمائے مکہ معظمہ اور مشائخ مدینہ منورہ نے کیسے کیسے القابات سے نوازا۔ اور اعلحضرت سے خلافتیں اجازتیں سندیں حاصل کیں اگر ان کی تفصیل دیکھنا ہو تو اعلحضرت قبلہ کے وہ رسائل جو حرمین طیبین میں تصنیف فرمائے ملاحظہ فرمائیے مثلاً الاجازات المتینۃ لعلماء بکتہ والمدینۃ اور الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ وغیرہ اس سے کچھ اندازہ ہوسکتا ہے یہاں صرف دو ایک کرامتیں ذکر کرتا ہوں۔

## پانی اوپر آگیا

۱۳۲۳ھ میں اعلحضرت قبلہ علیہ الرحمہ رسومات و فریضۂ حج سے فارغ ہوکر مدینۂ طیبہ کی حاضری کے لئے روانہ ہوئے (یہ وہ زمانہ تھا جب حجاج اونٹ خچر وغیرہ پر سفر کرتے تھے۔ کاریں وغیرہ اس وقت وہاں نہیں چلتی تھیں بارہ چودہ روز کا راستہ تھا۔ آج کل تو دیگر سواریوں

سے دن کے دن پہنچ سکتے ہیں اس وقت ایسا نہیں تھا) جب قافلہ منزل پر جا کر ٹھہرا ظہر کی نماز کا وقت ہوا پانی کی تلاش ہوئی۔ اعلیٰحضرت ایک سمت پانی کی تلاش میں چل دیئے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسا کہ اعلیٰحضرت کا یہ راستہ دیکھا بھالا ہے آگے چل کر ایک کنواں ملا جو بہت گہرا تھا۔ خادم خاص حاجی کفایت اللہ صاحب نے ڈول میں رسّی باندھ کر کنویں میں ڈالا لیکن ڈول پانی تک نہیں پہنچ سکا کنواں کافی گہرا تھا تو اپنے عمامے کو رسّی میں باندھ کر پھر ڈالا اور پانی نکالا۔ لوگ استنجے کے لئے اِدھر اُدھر گئے جب استنجے سے فارغ ہو کر واپس آئے تو دیکھا کہ اعلیٰحضرت کنویں سے پانی بھر بھر کر دوسرے برتن بھر رہے ہیں کنویں میں ڈول ڈالتے ہیں چند ہاتھ رسّی نیچے جاتی ہے اور کھینچ لیتے ہیں ڈول پانی سے بھرا ہوا نکلتا ہے۔ حاجی کفایت اللہ صاحب نے اعلیٰحضرت سے عرض کیا حضور پانی تو اتنا نیچا تھا کہ اسی ڈول کی رسی میں اپنا عمامہ باندھ کر پانی بھرا تھا لیکن حضور نے عمامے کے بغیر صرف چند ہاتھ ڈول کی رسّی ہی ڈالکر اتنی جلدی پانی بھر لیا۔ اعلیٰحضرت نے اپنی کرامت چھپاتے ہوئے ارشاد فرمایا حاجی صاحب جس طرف سے آپ پانی بھر رہے تھے وہ جگہ اونچی ہے اور جسطرف سے میں نے پانی بھرا دیکھیئے یہ جگہ نیچی ہے پھر تو ڈول کی رسّی میں کچھ تو فرق ہونا چاہیئے۔

## مدنی لباس میں حاضریٔ بارگاہِ اقدس

مدینہ طیبہ کی حاضری کے لئے قافلہ روانہ ہوا ہر ایک کا سامان سواریوں پر لادھ لیا گیا اعلیٰحضرت کے کپڑوں والے صندوق پر ہاتھ رکھ کر بدو نے کہا عربی میں یہ سامان بھی آپ کا ہے؟ اُس پر حاجی کفایت اللہ صاحب نے اُردو میں کہا لالا (لاؤ لاؤ) جس پر وہ بدو سمجھا یہ حضرات علمائے کرام ہیں زبان عربی سے واقف ہیں نہیں نہیں کہہ رہے ہیں کہ لا کے معنیٰ نہیں ہیں یعنی یہ سامان ہمارا نہیں ہے

باقی سامان لادھ لیا وہ صندوق چھوڑ دیا قافلہ روانہ ہو گیا جب مدینۂ طیبہ پہنچے اور بارگاہِ رسول خدا علیہ التحیۃ والثناء کی حاضری کی تیاریاں ہونے لگیں غسل وغیرہ کا انتظام ہوا کپڑوں کی تبدیلی کی طرف خیال گیا ہر ایک نے اپنے اپنے صندوق کھول کر کپڑے نکالے لیکن اعلیٰحضرت کے کپڑوں کا صندوق نہیں ملا حاجی کفایت اللہ صاحب سے معلوم کیا گیا کہ صندوق کہاں ہے، حاجی صاحب نے کہا کہ سامان تو بدّو نے لادھا تھا اور اعلیٰحضرت کے صندوق پر ہاتھ رکھ کر اس نے عربی میں کچھ کہا تھا میں نے لالا کہا پھر نہیں معلوم کہ وہ صندوق اس نے سواری میں رکھا یا نہیں۔ اعلیٰحضرت نے فرمایا جبکہ بارگاہِ معلّٰی کی حاضری کے لئے آئے ہوئے ہیں انہیں کے پاک دیار کے سلے ہوئے کپڑے خرید لو وہ اپنے ہی دیارِ پاک کے لباس میں اپنی بارگاہ میں بلانا چاہتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ لہٰذا مدینۂ منورہ کے مقدس بازار سے کپڑے خریدے گئے اعلیٰحضرت نے زیب تن فرمائے خوشبو سے معطر کیا اور بارگاہ حبیب خدا سرور انبیاء شہنشاہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی نعت پاک یوں پڑھتے ہوئے حاضر ہوئے ؎

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو ۔۔۔ کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

یہ مدینۂ طیبہ کی دوسری حاضری کا پہلا انعام اکرام تھا۔ اور پھر اعلیٰحضرت کو اس دیار پاک سے کیا عزت کیا شرف کیا مقام حاصل ہوا وہ اہلِ باطن جانتے ہیں اور اگر ظاہری طور پر کچھ دیکھنا ہو تو اعلیٰحضرت کی تصنیف لطیف الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ شریف میں مدینۂ طیبہ کے علمائے کرام و مشائخ عظام نے جو تصدیقات فرمائی ہیں اس سے کچھ اندازہ ہو سکتا ہے۔

## اعلیٰحضرت کا وحشی کبوتر بھی لحاظ کرتے تھے

سنہ ۱۳۲۳ھ حرمین شریفین کی دوسری حاضری میں اعلیٰحضرت خود فرماتے ہیں مکہ معظمہ

ہیں پہلے شیخ عمر صبحی کا مکان کرائے پر لیا پھر سید عمر رشیدی ابن سید ابو بکر رشیدی اپنے مکان پر لے گئے بالاخانے کے دروازہ وسطانی پر میری نشست تھی دروازوں پر جو طاق تھے بائیں جانب کے طاق میں وحشی کبوتروں کا ایک جوڑا رہتا تھا۔ وہ تنکے لاتے اور گرایا کرتے اُس طرف کے بیٹھنے والوں پر گرتے۔ جب علالت میں میرے لئے پلنگ لایا گیا وہ اُس در کے سامنے بچھایا گیا کہ تشریف لانے والوں کے لئے جگہ وسیع رہے اس وقت سے کبوتروں نے وہ طاق چھوڑ کر دروازہ وسطانی کے طاق میں بیٹھنا شروع کیا کہ اب جو وہاں بیٹھتے اُن پر تنکے گرتے۔ مولانا سید اسمٰعیل نے فرمایا۔ وحشی کبوتر بھی تیرا (آپ کا) لحاظ کرتے ہیں۔ میں نے عرض کی صالحنا ھم فصالحونا ہم نے اُن سے صلح کی تو انہوں نے ہم سے صلح کی۔

زُبدۃُ العارفین قُدوۃُ السالکیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا
آپ ہیں نائب خاتم المرسلیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

# چالیس ڈاکوؤں نے اعلیٰحضرت کے ہاتھ پر توبہ کی

## سُلطانُ الواعظین کی شادی

سنہ ۱۳۲۳ھ کا واقعہ ہے کہ شہزادۂ محدث سورتی سُلطان الواعظین حضرت مولٰنا الحاج الشاہ عبد الاحد صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کی شادی گنج مراد آباد شریف میں شیخ المشائخ حضرت مولانا شاہ فضلِ رحمٰن علیہ رضوان المنان کی نواسی یعنی مولوی عبد الکریم صاحب کی صاحبزادی حمیدہ خاتون سے ہوئی۔ اعلیحضرت فاضل بریلوی قدس اللہ سرہ القوی بھی اس بارات میں تشریف فرما تھے۔ سلطان الواعظین کی بارات رخصت ہو کر اُس زمانے کے ریلوے اسٹیشن مادھو گنج جانے کے لئے روانہ ہوئی، اسٹیشن سے تین میل پہلے ہی مغرب کا وقت ہو گیا سب نے نماز مغرب اعلیحضرت قبلہ کی اقتدا میں جماعت

کے ساتھ ادا کی جنگل کا راستہ اور قریب کا گاؤں ڈاکوؤں کی بستی مشہور تھا اس گاؤں کے ایک شخص نے آکر یہ اطلاع دی کہ بارات واپس لے جائیے کہ رات ہو چکی ہے راستہ خطرناک ہے، اور یہ قریب کا گاؤں تو ڈاکوؤں کا گاؤں مشہور ہے میں حضرت گنج مرادآبادی کا مرید ہوں اور یہ بارات چونکہ وہیں سے آرہی ہے اس ناتے میں یہ مشورہ دے رہا ہوں۔ حضور محدث سورتی صاحب نے اعلیٰحضرت سے عرض کی کہ اب آپ جو حکم فرمائیں وہ کیا جائے۔ اعلیٰحضرت نے فرمایا اللہ اور اس کا رسول ہماری مدد فرمائے گا جل مجدہٗ وتعالیٰ شانہٗ، وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اعلیٰحضرت کے حکم سے بارات اسٹیشن کی طرف چلدی کچھ ہی فاصلے کے بعد سامنے سے مسلح ڈاکوؤں کا گروہ آتا ہوا دکھائی دیا۔ اعلیٰحضرت نے فرمایا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل اور بارات کو وہیں روک کر بذاتِ خود ان ڈاکوؤں کیطرف چلدیئے ڈاکوؤں نے جب یہ منظر دیکھا تو وہ سب وہیں ٹھہر گئے۔ اعلیٰحضرت نے ان کے قریب جاکر ان ڈاکوؤں کو مخاطب کر کے فرمایا اے رہزنو! ہم تمہارے علاقے کے بزرگ کی نواسی کو بیاہ کر لئے جارہے ہیں اور تمہارا یہ ناپاک ارادہ کہ تم اس بارات کو لوٹنے آرہے ہو بڑے افسوس کا مقام ہے۔ تمہارا تو یہ کام ہونا چاہیئے تھا کہ اس بارات کو اسٹیشن تک پہنچانے میں رہبری کرتے نا کہ رہزنی۔ کیا ایسی حالت میں تم بارات کو لوٹنا مناسب سمجھتے ہو۔ خدائے تعالیٰ جل وعلا کے خوف سے ڈرو۔ اور اپنے رب کے حضور توبہ کرو اس وقت کو غنیمت جانو ھدٰکُمُ اللّٰہُ تعالیٰ اِلَی الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْم، اعلیٰحضرت قبلہ کے اس فرمان کا ڈاکوؤں پر خاص اثر ہوا اور سب پر اس شیر حق کا رعب چھا گیا اس گروہ کے ہر فرد پر اعلیٰحضرت کی کرامت سے لرزہ طاری ہو گیا اور سب کے سب اسی وقت اپنے ناپاک خیال سے باز آئے اور معافی چاہی اور توفیقِ الٰہی سے کل افراد اعلیٰحضرت سرکار کے ہاتھ پر تائب ہوئے جن کی تعداد چالیس تھی اور داخل سلسلۂ عالیہ رضویہ ہونے کا شرف حاصل کیا اس واقعہ کو

مولوی محمود احمد صاحب کانپوری نے اپنی تصنیف تذکرۂ علمائے اہلسنت اور خواجہ رضی حیدر صاحب نے اپنی تصنیف "تذکرۂ محدث سورتی" میں بھی اختصار کے ساتھ تحریر کیا ہے۔ نبیرۂ محدث سورتی حضرت شاہ فضل الصمد مانامیاں صاحب رضوی نے اپنے مرشد اعلیحضرت سرکار کی یہ کرامت اور اپنے والد ماجد کی شادی کا واقعہ خود بیان فرمایا۔

ڈاکوؤں کو اے شاہ رضا قادری کی عطا آپ نے دولت عرفان کی
غوث اعظم کے ہو مظہر و جانشیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

# اعلیحضرت کی کرامت سے ٹرین رک گئی

نبیرۂ محدث سورتی الحاج فضل الصمد شاہ مانامیاں صاحب رضوی راقم الحروف کے غریب خانے پر تشریف لائے اور فرمانے لگے امانت تمہارے والد حاجی ہدایت رسول بھائی کی اور میری ۱۳۲۷ھ میں ایک ہی دن کی پیدائش ہے۔ اور شمس الفیوض ۱۳۲۷ھ سے سن ولادت نکلتی ہے تمہارے دادا محترم جناب نور محمد صاحب ہمارے دادا میاں محدث سورتی صاحب کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ حضرت بچے کا نام رکھ دیں اتفاق وقت کہ خلیفۂ اعلیحضرت شیر بیشۂ اہلسنت مولانا شاہ ہدایت رسول صاحب رامپوری بھی اس وقت تشریف فرما تھے۔ محدث سورتی صاحب نے ان سے فرمایا حضرت ان کے بچے کا نام آپ تجویز فرمادیں یہ ہمارے یہاں کے حاضر باش ہیں اور بہت ہی کرم فرما ہیں۔ انہوں نے محدث صاحب سے عرض کی آپ ہی رکھ دیں دادا میاں ان سے فرمائیں وہ دادا میاں سے کہیں آخر میں علامہ رام پوری نے فرمایا اچھا محدث صاحب کا حکم ہے تو نام رکھ دیتا ہوں فقیر کا نام ہدایت رسول ہے بچے کا نام بھی ہدایت رسول رکھ دیجئے۔ حضرت مانامیاں صاحب سے میں نے عرض کی آپ نے شیر بیشۂ اہلسنت مولانا ہدایت رسول صاحب کو فرمایا تم تو یہ سنتے ہیں

کہ شیر بیشۂ اہلسنت تو حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ محمد حشمت علی خاں صاحب کا لقب ہے
تو نانا میاں صاحب نے فرمایا بیٹا شاہ ہدایت رسول صاحب رامپوری کو تو خود اعلیحضرت
سرکار نے ایک جلسۂ عام میں دوران تقریر شیر بیشۂ اہلسنت کا لقب عطا فرمایا تھا
اور مولانا حشمت علی صاحب نے اعلیٰحضرت سرکار کے وصال فرمانے کے بعد یہ
لقب پایا۔ پھر فرمایا میری چھٹی میں اعلیٰحضرت سرکار پیلی بھیت تشریف لائے دادا میاں
محدث سورتی نے مجھے اعلیٰحضرت سرکار کے دست پاک میں دیا اور عرض کی حضرت
اس بچے کا نام رکھ دیں۔ اعلیٰحضرت سرکار نے فرمایا حضرت مولانا شاہ فضل رحمٰن صاحب سے
چونکہ اس بچے کو نسبت ہے (شاہ نانا میاں کی والدہ حمیدہ خاتون حضرت گنج مرادآبادی
کی نواسی تھیں) لہٰذا فقیر اس کا نام اس نسبت سے فضل الصمد رکھتا ہے۔ دادا میاں حضور
نے پھر عرض کی حضور اس بچے کو مرید فرمالیں تو اعلیٰحضرت سرکار نے فرمایا آپ مرید
فرمائیں لیکن دادا میاں نے اصرار فرمایا کہ آپ ہی مرید فرمائیں بعدہٗ اعلیٰحضرت سرکار نے
مرید فرمایا اس کے بعد اعلیٰحضرت سرکار کی بہت سی کرامتیں بیان فرمائیں۔ انہیں کا
بیان ہے کہ ایک مرتبہ ۱۳۳۷ھ میں جبکہ میں دس سال کا تھا اعلیٰحضرت سرکار بریلی شریف
جانے کے لئے اسٹیشن تشریف لے گئے ٹرین تیار تھی ٹکٹ وغیرہ لئے گئے اعلیٰحضرت
سرکار نے فرمایا نماز مغرب پڑھ لی جائے۔ کسی صاحب نے کہا ٹرین چھوٹ جائے گی
ارشاد فرمایا اگر ٹرین جاتی ہے تو جائے اب پہلے نماز پڑھیں گے اور انشاء اللہ تعالےٰ
فقیر کے بغیر ٹرین نہیں جائے گی۔ ادھر اعلیٰحضرت نے نماز شروع کی اُدھر ٹرین چھوٹ
گئی جب سلام پھیرا تو ٹرین کا دور تک پتہ نہیں۔ سنتیں وغیرہ پڑھیں پھر وظائف
پڑھنا شروع کردئے چند منٹ کے بعد دیکھا گیا کہ جم غفیر کے ساتھ ریلوے کے
ملازمین آفیسران اعلیٰحضرت کی طرف چلے آرہے ہیں جب قریب آئے تو خدام نے
دریافت کیا کہ کیا معاملہ پیش آیا تو بتایا کہ ٹرین پل پر جاکر رک گئی اب نہ آگے بڑھتی ہے
نہ پیچھے ہٹتی ہے راستہ بھی بند ہوچکا اور دونوں طرف ٹرافک بھی رُک گیا اور انجن میں

نہ کوئی خرابی معلوم ہوتی ہے لوگوں نے بتایا کہ بریلی کے ایک بہت بڑے بزرگ نماز پڑھ رہے تھے انہیں نے یہ ٹرین روک دی ہے۔ ہماری غلطی معاف کی جائے۔ اعلیٰحضرت کو جلال آگیا اور فرمایا اگر کسی میں طاقت ہو تو ٹرین لیجاکر دکھائے ٹرین فقیر نے نہیں روکی بلکہ فقیر جس اللہ کی نماز پڑھ رہا تھا اُس وحدہٗ لاشریک نے روک دی آفیسران نے اعلیٰحضرت کے قدم پکڑ لئے اور کہا اب ہماری غلطی معاف کر دو۔ ارشاد فرمایا اچھا اُسی اللہ عزوجل نے چاہا تو ٹرین چلے گی اس کو واپس اسٹیشن لایا جائے ڈرائیور وغیرہ گئے ٹرین کو آگے چلانا چاہا نہیں چلی جب پیچھے واپس کیا گیا تو چل پڑی اسٹیشن آئی اعلیٰحضرت سرکار اس میں تشریف فرما ہوئے بعدہٗ بریلی شریف کے لئے ٹرین روانہ ہوئی۔

# اعلیٰحضرت اور ایک غیر مسلم جادوگر

حضرت شاہ نامیاں صاحب کا بیان ہے کہ میرے پیر و مرشد اعلیٰحضرت سرکار اپنی مسجد سے نماز پڑھ کر تشریف لا رہے تھے کہ محلہ سوداگران کی گلی میں لوگوں کا ہجوم دیکھا اعلیٰحضرت نے دریافت کیا یہ کیسا مجمع لگا ہے تو بتایا گیا کہ ایک غیر مسلم جادوگر اپنا جادو دکھا رہا ہے تین چار کلو پانی سے بھرا ہوا برتن کچے تاگے سے اٹھا رہا ہے اعلیٰحضرت سرکار بھی اس مجمع کی طرف بڑھے اور اس جادوگر سے فرمانے لگے ہم نے سنا ہے تین چار کلو پانی سے بھرا ہوا برتن کچے تاگے سے اٹھا لیتے ہو اس نے کہا جی ہاں۔ ارشاد فرمایا کوئی اور چیز بھی اٹھا سکتے ہو۔ اُس نے کہا لائیے جو چیز آپ دیں اٹھا سکتا ہوں اعلیٰحضرت نے اپنے جوتے کو پیر سے نکالتے ہوئے (آپ ناگرہ جوتا پہنتے تھے جو مشکل سے پچاس گرام کا ہوگا) فرمایا اس جوتے کو اٹھانا تو بڑی بات ہے اپنی جگہ سے ہٹا کر ہی دکھا دو۔ جادوگر نے بہت ہی کوشش کی لیکن وہ اس نعل مقدس کو اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکا۔ اعلیٰحضرت نے پھر ارشاد فرمایا اچھا اس برتن ہی کو اب اٹھا کر دکھا دو۔ اب جو

اس نے برتن کو اٹھانا چاہا تو برتن بھی نہیں اٹھ سکا وہ جادوگر اس کرامت کو دیکھ کر اعلیٰحضرت کے قدموں پر گر پڑا اور کلمہ پڑھ کر مشرف باسلام ہوا اور اعلیٰحضرت کی بارگاہ سے روحانیت کی دولت عظمیٰ لے کر واپس ہوا۔

تم نے بد مذہبی سے بچا کر تھا دولت دین اسلام کر دی عطا
غوث و خواجہ کے ہو مظہر و جانشیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

## ادبی لطیفہ دلچسپ واقعہ

برادر طریقت مخلص رضویت جناب محمد سلیم خانصاحب رضوی نوری عرف اچھے بھائی منیجر بس یونین بیسلپور کا بیان رہے کہ حضرت شاہ ماما میاں صاحب رضوی علیہ الرحمہ نے فرمایا میرے پیر و مرشد اعلیٰحضرت سرکار کو حقہ نوشی کا بہت شوق تھا کہیں تشریف لے جاتے تو حقہ ساتھ جاتا اور دادا میاں محدث سورتی صاحب کو چائے نوشی کا بہت شوق تھا کہیں جاتے تو سماوار ساتھ جاتا ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ دادا میاں کے یہاں اعلیٰحضرت سرکار تشریف لائے ہوئے تھے ایک مسہری پر اعلیٰحضرت سرکار دوسری پر شاہجی میاں اور دادا میاں محدث سورتی صاحب تشریف رکھتے تھے اکثر مریدین وغیرہ تین طرف کرسیوں مونڈھوں پر خاموش بیٹھے تھے اعلیٰحضرت سرکار حقہ پی رہے تھے محدث سورتی صاحب اور شاہجی میاں صاحب وغیرہ چائے پی رہے تھے کہ دادا میاں محدث سورتی صاحب نے اعلیٰحضرت سے مسکراتے ہوئے فرمایا آپ کو حقے سے بڑا شوق ہے جنت میں آگ کہاں ملے گی کہ آپ حقہ پئیں۔ اعلیٰحضرت سرکار نے بھی مسکراتے ہوئے جواب عنایت فرمایا مولنٰا آپ کے سماوار سے لے لی جائے گی۔

## نواب رامپور کی بیگم کے مرنے کی پیشین گوئی

۱۳۲۸ھ میں ایک عجیب واقعہ پیش آیا کہ رامپور کے نواب صاحب کی بیگم جو

جو شیعہ تھی بیمار ہو گئی اعلیٰحضرت سے اس بیگم کے متعلق پوچھا گیا۔ اعلیٰحضرت نے جواب دیا رفض چھوڑ کر سنی ہو جائے ورنہ شفا نہیں۔ وہ بیگم سنی ہونے پر رضا مند نہ ہوئی چنانچہ مرض بڑھتا گیا۔ اسی سال ۸ر شوال کو دوسرا سوال کیا گیا کہ اس کی موت کب تک اور کہاں ہوگی اُس وقت تبدیلیٔ آب وہوا کی غرض سے نینی تال میں مقیم تھی۔ اعلیٰحضرت نے جواب دیا کہ اس کی موت ماہ محرم میں ہوگی لیکن نینی تال میں نہیں بلکہ اپنے شہر رام پور کے قریب ہوگی۔ بعض جلد بازلوگوں کو اس جواب کا پتہ چلا تو انہوں نے ذیقعدہ ہی میں خط لکھنے شروع کر دیئے دیکھیئے وہ تو ابھی زندہ ہے انہیں جواب دیا گیا کہ ماہ محرم تو آنے دو اگر محرم میں نہ مری تو جواب غلط ہو جائے گا۔ چنانچہ نواب صاحب نینی تال میں مقیم تھے کہ کانپور کی مسجد شہید گنج کے ہنگامے میں لفٹنٹ مسٹن کی بے چینی حد سے بڑھی تو نواب صاحب کو تار دیا کہ رامپور آتا ہوں جلد آکر ملو۔ نواب اکیلے جانے کو تیار ہوئے تو بیگم نے نہ مانا بالآخر دونوں ماہ محرم میں جیسے ہی رام پور کے قریب پہنچے بیگم کا انتقال ہو گیا اس طرح بحمد اللہ تعالیٰ یہ جواب صحیح ہوا اور اعلیٰحضرت سرکار کی کرامت ظاہر ہوئی۔

آپ ہیں وارثِ انبیاء، باخدا آپ نے جو کہا بس وہی ہو گیا
مستجاب درِ احکم الحاکمیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

## بارگاہِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عطیہ

شیر بیشۂ اہل سنت محافظ ناموس رسول حضرت علامہ مولانا الحاج شاہ محمد ہدایت رسول عَلَیہ رَحمۃُ الرَّبِّ وَرِضوانُ الرَّسُول اعلیٰحضرت سرکار کی بارگاہ میں حاضر ہیں دیگر حضرات علمائے کرام بھی موجود ہیں۔ دنیا کی مشینریوں کی ایجاد کا تذکرہ ہو رہا ہے۔ اُس پر اعلیٰحضرت سرکار نے ارشاد فرمایا بفضلہ تعالیٰ بارگاہِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فقیر کو ایسی مشین عطا ہوئی جس میں کسی بھی علم کا سوال کسی زبان میں ڈال دیجئے چند منٹ کے بعد اس کا صحیح جواب حاصل کر لیجئے۔ مولانا ہدایت رسول صاحب نے عرض کی حضور

وہ مشین مجھے بھی دکھا دیجئے۔ ارشاد فرمایا پھر کسی موقع پر دیکھ لیجئے گا۔ لیکن انہوں نے قدموں کو پکڑ لیا اور مچل گئے کہ حضور ہم تو اس مشین کو ابھی دیکھیں گے۔ تو حضور اعلیٰحضرت نے اپنے انگرکھے کے بند کھولے اور صدری کرتے کے بٹن کھول کر اپنے سینۂ انور کی زیارت کرائی اور فرمایا کہ وہ مشین ہے جس کے لئے فیقر نے کہا۔ شاہ ہدایت رسول صاحب اعلیٰحضرت کے سینۂ انور کو چومتے تھے اور فرماتے تھے صَدَقْتَ یَا وَارِثَ عُلُوْمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَیَا نَائِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔

علم و عرفان کی کتنی نہریں بہیں تم نے دس سو سے زیادہ کتابیں لکھیں
ہو صدی چودھویں کے مجدد تمہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

# اعلیٰحضرت کا مقامِ عشق و محبت

## سادات کرام کا احترام و اکرام

اس واقعہ پر رئیس التحریر و القلم حضرت مولانا الحاج الشاہ علامہ ارشد القادری صاحب انصاری نے ایک رسالہ مسمّٰی بنام دل کی آشنائی تحریر فرمایا کہ بریلی شریف پرانے شہر میں اعلیٰحضرت سرکار کی ایک صاحب نے دعوت کی لیکن بڑے ہی اہتمام و انتظام کے ساتھ بام و در کی آرائش گلی کوچوں کا نکھار رہگزاروں کی صفائی اور دور دور تک رنگین جھنڈیوں کی بہار ہر گزرنے والے کو اپنی طرف متوجہ کر رہی تھی امام اہلسنت کی سواری کے لئے پالکی کا انتظام کیا گیا تھا۔ وقت مقررہ پر پالکی دروازے کے سامنے لگا دی گئی سیکڑوں مشتاقانِ دید انتظار میں کھڑے تھے۔ وضو سے فارغ ہو کر کپڑے زیب تن فرمائے عمامہ باندھا اور عالمانہ وقار کے ساتھ باہر تشریف لائے چہرۂ انور سے فضل و تقوے کی کرن پھوٹ رہی تھی شب بیدار آنکھوں سے فرشتوں کا تقدس برس رہا تھا بڑی مشکل سے سواری تک پہنچنے کا موقع ملا پا بوسی کا سلسلہ ختم

ہونے کے بعد کہاروں نے پالکی اٹھائی آگے پیچھے داہنے بائیں نیاز مندوں کی بھیڑ ہمراہ چل رہی تھی پالکی لے کر تھوڑی ہی دور چلے تھے کہ اعلیحضرت نے آواز دی پالکی روک دو حکم کے مطابق پالکی رکھ دی گئی ہمراہ چلنے والا مجمع بھی وہیں رک گیا۔ اعلیحضرت اضطراب کی حالت میں باہر تشریف لائے۔ کہاروں کو اپنے قریب بلایا اور بھرائی آواز میں دریافت کیا آپ لوگوں میں کوئی آل رسول تو نہیں ہے مجھے آلِ رسول کی خوشبو آ رہی ہے تم کو تمہارے جدا اعلیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ سچ بتا دو۔ اس سوال پر اچانک ان میں سے ایک شخص کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا۔ پیشانی پر غیرت وپشیمانی کی لکیریں ابھر آئیں کافی دیر تک خاموش رہنے کے بعد نظر جھکائے ہوئے دبی زبان سے کہا مزدور سے ذات پات نہیں پوچھی جاتی آپ نے میرے جدا اعلیٰ کا واسطہ دیکر میری زندگی کا ایک سربستہ راز فاش کر دیا میں اسی چمن کا ایک مرجھایا ہوا پھول ہوں جس کی خوشبو سے آپ کی مشام جاں معطر ہے رگوں کا خون نہیں بدل سکتا اس لئے آل رسول ہونے سے انکار نہیں ہے اپنی خانماں برباد زندگی کو دیکھ کر یہ کہتے ہوئے شرم آتی ہے ابھی اس کی بات ختم نہ ہو پائی تھی کہ لوگوں نے پہلی بار تاریخ کا یہ حیرت انگیز واقعہ دیکھا کہ عالم اسلام کے ایک مقتدر امام مجدد اسلام اعلیحضرت سرکار کا عمامہ مقدسہ اس کے قدموں پر رکھا ہوا تھا اور وہ برستے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ عرض کر رہے تھے کہ معزز شہزادے مجھے معاف کر دو قیامت کے دن اگر کہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھ لیا کہ احمد رضا کیا میرے فرزندوں کا دوش نازنین اسی لئے تھا کہ وہ تیری سواری کا بوجھ اٹھائیں تو میں کیا جواب دوں گا دیکھنے والوں کا بیان ہے کہ لوگ پھٹی آنکھوں سے عشق کی ناز برداریوں کا یہ رقت انگیز تماشہ دیکھتے رہے یہاں تک کہ کئی بار زبان سے معاف کر دینے کے بعد اعلیحضرت نے پھر اپنی ایک التجائے شوق پیش کی چوں کہ راہِ عشق میں خون جگر سے زیادہ وجاہت و ناموس کی قربانی عزیز ہے شہزادے اب تم پالکی میں بیٹھو اور میں اسے اپنے کاندھے

پر اُٹھاؤں. اس التجا پر جذبات کے طلاطم سے لوگوں کے دل ہل گئے وفور اثر سے فضا میں چیخیں بلند ہوگئیں ہزار انکار کے باوجود آخر سید زادے کو اعلیٰحضرت کی ضد پوری کرنا پڑی. آہ وہ منظر کتنا رقت انگیز اور دل گداز تھا جب اہل سنّت کا جلیل القدر امام کہاروں کی قطار سے لگ کر اپنے علم وفضل جبہ ودستار اور اپنی عالمگیر شہرت کا سارا اعزاز خوشنودیٔ حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ایک گمنام مزدور کے قدموں پر نثار کر رہا تھا. شوکت عشق کا یہ ایمان افروز نظارہ دیکھ پتھروں کے دل پگھل گئے کدورتوں کا غبار چھٹ گیا غفلتوں کی آنکھ کھل گئی اور دشمنوں کو بھی مان لینا پڑا کہ آل رسول کے ساتھ جس کے دل کی عقیدت واخلاص کا یہ عالم ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کی وارفتگی کا اندازہ کون لگا سکتا ہے؟ اہلِ انصاف کو اس حقیقت کے اعتراف میں کوئی تأمل نہیں ہوا کہ نجد سے لے کر سہارنپور تک رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گستاخوں کیخلاف اعلیٰحضرت کی برہمی قطعاً حق بجانب ہے

# سید العلماء کا ارشاد گرامی

مخدوم الاولیاء سید العلماء یادگار مشائخ مارہرہ حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ سید آل مصطفےٰ میاں صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ برکاتیہ سرکار کلاں مارہرہ مطہرہ و صدر آل انڈیا سنّی جمعیۃ العلماء فرماتے ہیں میں نے اس بات پر بہت ہی غور کیا کہ حضور اعلیٰحضرت مجددِ اعظم دین وملت قدس سرہٗ العزیز ہر فضیلت وکرامت کے حامل تھے اور ان کی ذات بابرکات مظہر ذات وصفاتِ سرورِ کائنات علیہ التحیۃ والتسلیمات تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو پٹھان قوم میں کیوں پیدا فرمایا سادات میں کیوں نہیں پیدا فرمایا تو سمجھ میں یہ آیا کہ اگر وہ سید ہوتے اور سید ہو کر سیدوں کا ادب واحترام اس شان وبان سے فرماتے انکی تعظیم وتوقیر کا خطبہ اس طرح پڑھتے تو منافقین یہ کہہ سکتے تھے کہ میاں اپنے منہ اپنی تعریف

کررہے ہیں اور اپنی تعظیم وتوقیر کروانے کی غرض سے یہ طریقے اپنارہے ہیں لہٰذا رب تعالیٰ جل وعلا کی یہ حکمت ظاہر ہوئی کہ سادات میں ان کو پیدا نہ فرماکر اعدائے دین کا روز قیامت تک کے لئے منہ بند فرمادیا۔ اعلیٰحضرت نے جس شان وبان سے سیدوں کا ادب واحترام فرمایا اور سادات کرام کی تعظیم وتوقیر کرکے امت کو دکھایا تاریخ میں اسکی نظیر نہیں ملتی۔

## علم غیب اولیاء

ایک بار کا واقعہ ہے کہ اعلیٰحضرت کچھ تحریر فرمارہے تھے کہ اعلیٰحضرت کے خادم خاص حاجی کفایت اللہ صاحب وہاں پہنچ گئے۔ اعلیٰحضرت نے حاجی صاحب کو دیکھ کر لکھنا موقوف فرماکر قلم وکاغذ رکھ دیا حاجی صاحب نے دریافت کیا حضور کیا تحریر فرمارہے تھے اعلیٰحضرت نے وہ کاغذ حاجی صاحب کو دیدیا اس کاغذ پر حجۃ الاسلام کا نام یوں لکھا پایا کہ ایک سطر میں محمد اور ۹۲ھ اور دوسری سطر میں حامد رضا اور ۱۳۶۲ھ اور تیسری سطر میں ع اور اس کے برابر میں ۷۰ اور چوتھی سطر میں محمد اور ۹۲ لکھا تھا (معلوم ہوتا ہے کہ اعلیٰحضرت کچھ اور لکھنا چاہتے تھے لیکن حاجی صاحب کے پہنچنے پر لکھنا موقوف فرمادیا) حاجی صاحب نے دریافت کیا حضور اس میں کیا لکھا ہے۔ اعلیٰحضرت نے فرمایا پڑھ لیجئے حاجی صاحب نے عرض کیا پڑھ تو لیا لیکن سمجھ میں نہیں آیا اعلیٰحضرت نے فرمایا حامد میاں اور مصطفےٰ میاں کے نام قلمبند کئے ہیں اور اُن سے سن بھی نکلتی ہے۔ حاجی صاحب نے پھر عرض کیا کہ حضور محمد کے عدد ۹۲ ہیں اور حامد میاں کی سن ولادت بھی ۱۲۹۲ھ ہے لیکن حامد رضا سے سن کس طرح نکلتی ہے اور ع ۷۰ کا کیا مطلب ہے تو اعلیٰحضرت سرکار نے سخت لہجے میں فرمایا وقت پر خود سمجھ جاؤ گے نیز فرمایا حاجی صاحب آم کھائیے پتے نہ گنیئے۔ اور حاجی صاحب سے کاغذ لے لیا۔ جب ۱۳۶۲ھ میں حجۃ الاسلام مولانا الشیخ محمد حامد رضا خاں صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کا وصال ہوا۔ تو حاجی صاحب نے مشائخ کرام کے سامنے یہ واقعہ بیان کیا اور بتایا کہ حامد رضا اور ۱۳۶۲ھ لکھا ہوا تھا اور یہ سن بھی ۱۳۶۲ھ ہی ہے لیکن حامد رضا کے عدد تو ابجد کے حساب سے ۱۰۵۴ نکلتے ہیں یہ سمجھ میں نہیں آتا ع اور ۷۰ تو سمجھ میں آگیا کہ ستر سال کی عمر حجۃ الاسلام نے پائی۔ ملک العلماء حضرت علامہ مولانا شاہ ظفر الدین صاحب قبلہ

علیہ الرحمہ نے زبر و بینات سے جو حساب لگایا تو حامد رضا کے عدد پورے پورے سنہ ۱۳۶۲
نکلے ملک العلماء نے فرمایا خدا کی قسم میرے اعلیٰحضرت نے جو لکھا حق لکھا کوئی سمجھے یا نہ سمجھے
یہ اس کا قصور ہے. گویا محمد سے سن پیدائش نکلتی ہے اور حامد رضا سے سن وصال نکلتی ہے
اور ع سنہ سے ستر سال عمر کی طرف اشارہ ہے کہ ستر سال عمر پائی نیز ۱۸۹۲ء سے شہزادہ
اعلیٰحضرت تاجدار اہل سنت حضور مفتئ اعظم ہند قبلہ دام ظلہم العالی کی سن پیدائش نکلتی ہے کہ
۱۸۹۲ء میں آپ کی پیدائش ہوئی گویا اعلیٰحضرت کو سب کچھ معلوم تھا کہ کتنی عمر ہوگی. کون سی
سن وصال ہوگی اور حاجی صاحب کا فرمانا کہ میں اگر نہ پہنچیا تو اعلیٰحضرت سرکار کچھ اور تحریر فرماتے
لیکن مجھ کو دیکھ کر لکھنا موقوف فرمادیا یعنی حضور مفتئ اعظم ہند قبلہ دام ظلہم النورانی کا تاریخی
نام تو تحریر فرما چکے تھے اس کے بعد نہ معلوم کیا کیا تحریر فرماتے اللہ اکبر مصطفےٰ پیارے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلامانِ غلام کے علم غیب کا تو یہ حال ہے خود رسول مقبول صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کا کیا عالم ہوگا یہ سب کچھ تو ان کی بارگاہ کا عطیہ ہے۔
کہاں ہیں وہابی دیوبندی جو بکتے پھرتے ہیں حضور کو علم غیب نہیں. آئیں اور ان کے
غلاموں کے علم غیب کو ملاحظہ کریں مولائے کریم عزوجل سمجھ عطا فرمائے آمین.
عارف باللہ مولانا شاہ جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ جل وعلا نے علم غیب عطا
فرمایا تھا کہ وہابیوں کے فتنے سے پہلے ہی وہابیوں کا رد فرما رہے ہیں مثنوی شریف میں فرماتے ہیں ؎

لوح محفوظ است پیشِ اولیاء ∴ آنچہ محفوظ است محفوظ از خطا

## اعلیٰحضرت نے چھبیس روز کھانا نہیں کھایا

اعلیٰحضرت کسی کتاب کا مطالعہ فرما رہے تھے سابقہ زمانے کے عابدین اولیائے
کاملین کا ذکر تحریر تھا کہ فلاں عابد نے اتنے روز کھانا نہیں کھایا اور خدا کی عبادت
کی اور فلاں فلاں نے اتنے اتنے روز کھانا نہیں کھایا اور خدا کی عبادت کرتے رہے

بس یہ پڑھ کر اعلیٰحضرت نے بھی اسی وقت سے کھانا تناول فرمانا چھوڑ دیا اہل خانہ کو اور جن جن احباب کو اس بات کی خبر ہوتی گئی ان کو فکر بڑھتی گئی کہ کیا وجہ ہے کہ اعلیٰحضرت نے کھانا چھوڑ دیا کئی بار اہل خانہ دوست احباب خلفا تلامذہ نے عرض کیا حضور کھانا تناول فرمائیں ارشاد فرمایا آپ حضرات کھانا تناول فرمائیں فقیر کا روزہ ہے وقت گزرتا گیا احباب کو فکر بڑھتی گئی کہ اعلیٰحضرت کو کھانا کیسے کھلایا جائے۔

اعلیٰحضرت دن میں روزہ رکھتے اور صرف پانی کے چند گھونٹ سے روزہ افطار فرماتے اور کچھ بھی تناول نہیں فرماتے یوں ہی سحری میں پانی کے چند گھونٹ پی کر روزہ رکھ لیتے غالبًا رجب مرجب کا مہینہ تھا کچھ احباب نے سجادۂ آستانہ عالیہ مارہرہ مطہرہ پیر طریقت حضرت سید مہدی میاں صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کو اطلاع دی لیکن وہ دولت کدے پر تشریف فرما نہیں تھے۔ شیر بیشۂ اہلسنت محافظ ناموس رسول حضرت علامہ شاہ محمد ہدایت رسول صاحب کو اطلاع دی گئی لیکن وہ بھی مکان پر تشریف فرما نہیں تھے تبلیغ سنیت میں ملک کا دورہ فرمارہے تھے جب ان کو اطلاع ہوئی تو وہ فورًا بریلی شریف کے لئے روانہ ہو گئے اور قبل مغرب محلہ سوداگران پہنچے مولانا ہدایت رسول صاحب کو بتایا گیا کہ آج چھبیس روز ہو گئے ہیں کہ اعلیٰحضرت نے کھانا نہیں کھایا کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ بات کیا ہے۔ اتنے ہی میں مغرب کی اذان ہونے لگی لوگ مسجد کی طرف چل دئیے حضور اعلیٰحضرت بھی مکان سے باہر تشریف لائے اور مسجد میں جا کر نماز مغرب کی امامت فرمائی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد مولانا ہدایت رسول صاحب نے کچھ فاصلے سے کھڑے ہو کر سلام عرض کیا اعلیٰحضرت نے سلام کا جواب عطا فرمایا اور مولانا ہدایت رسول صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کیوں مولانا صاحب آج دور کیسے کھڑے ہیں آئیے مصافحہ کریں یہ کہہ کر اعلیٰحضرت اٹھے اور مولانا ہدایت رسول صاحب کی طرف بڑھے۔ مولانا صاحب پیچھے ہٹے۔ اعلیٰحضرت نے فرمایا مولانا صاحب کیا بات ہے۔ مولانا ہدایت رسول صاحب نے عرض کیا میں تو صرف ایک بات عرض کرنے

کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ ارشاد ہوا فرمایئے۔ تو مولانا ہدایت رسول صاحب نے عرض کیا کہ اب اہلسنت کو چوڑیاں پہن کر گھروں میں بیٹھ جانا چاہیئے اعلیٰحضرت نے تعجب کے لب ولہجے میں فرمایا مولانا یہ آپ کیا فرما رہے ہیں مولانا صاحب نے عرض کیا جب اہلسنت کا امام کھانا پینا چھوڑ دے تو اس کی دنیوی زندگی کا کیا سہارا کیا جاسکتا ہے۔ اعلیٰحضرت نے فرمایا کہ میری نظر سے سابقہ زمانے کے عابدین کا حال گزرا ان لوگوں نے بغیر کھائے پیئے خداوند قدوس جل مجدہٗ کی عبادت کی اور ہم تو امتِ مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء سے ہیں اس لئے میں نے کھانا چھوڑ دیا لیکن بارگاہِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عطا ہوتا رہا۔ مولانا صاحب نے عرض کیا حضور میری آنکھیں تو نہیں دیکھتی ہیں میں تو آپ کا مہمان ہو کر آیا ہوں اور مہمان کے ساتھ میزبان کا کھانا بھی ضروری ہے میری یہ ضد ہے کہ اگر آپ کھانا نہیں کھائیں گے تو آج سے میں بھی نہیں کھاؤں گا۔ اعلیٰحضرت قبلہ مولانا صاحب کا بڑا لحاظ فرماتے تھے اور مولانا ہدایت رسول صاحب کی بات کو بہت زیادہ مانتے تھے فوراً گھر میں اطلاع ہوئی اور مہمان خانے میں دستر خوان بچھا دیا گیا۔ کھانا چنا گیا مولانا ہدایت رسول صاحب نے اپنے ہاتھ دھوئے پھر اعلیٰحضرت کے دھلوائے اور اس طرح چھبیس ۲۶ دن کے بعد اعلیٰحضرت، سرکار نے مولانا ہدایت رسول صاحب کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔

اک رسالے کو پڑھتے تھے شاہ رضا اس میں مذکور تھے سابقہ اولیاء

کتنے ہی روز ان سب نے کھایا نہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

سنتِ اولیاء پر عمل کر کے پھر، اعلیٰحضرت اسی روز سے چھوڑ کر

کھانا چھبیس دن تم نے کھایا نہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

یہی شیر بیشۂ اہلسنت اوّل محافظ ناموس رسول تاج الفحول حضرت مولانا شاہ ہدایت رسول علیہ غفران الرب رحمۃ الرسول برجستہ ایک نعت پاک کہتے ہیں جس کا مطلع اور مقطع ملاحظہ فرمائیں۔

مجھے بھی دکھا وہ ادا تاج والے | کہ جس پر ہے پیارا خدا تاج والے

ترے واسطے میں ہدایت کی تیرے | یہی ہے خدا سے دعا تاج والے

زمانے میں جب تک زمانہ ہے باقی　　رہے نام احمد رضا تاج والے

# علم ریاضی کی ایک جھلک

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے وائس چانسلر ڈاکٹر سر ضیاء الدین صاحب جنہوں نے ہندوستان کے علاوہ غیر ممالک میں تعلیم پائی تھی اور ریاضی میں کمال حاصل کیا تھا اور ہندوستان میں کافی شہرت رکھتے تھے اتفاق سے ان کو ریاضی کے کسی مسئلہ میں اشتباہ ہوا ہر چند کوشش کی مگر مسئلہ حل نہ ہوا چونکہ صاحب حیثیت تھے اور علم کے شائق اس لئے قصد کیا کہ جرمن جاکر اس کو حل کریں حسن اتفاق سے مولانا شاہ سید سلیمان اشرف صاحب پروفیسر دینیات مسلم یونیورسٹی علیگڑھ سے اس کا ذکر کیا حضرت موصوف اعلیٰحضرت سرکار کے مرید و خلیفہ تھے انہوں نے مشورہ دیا کہ آپ بریلی جاکر اعلیٰحضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب سے دریافت کیجئے وہ ضرور حل کر دیں گے. ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ مولانا یہ آپ کیا فرماتے ہیں کہاں کہاں تعلیم پاکر میں آیا ہوں اور حل نہیں کر سکا اور آپ ان صاحب کا نام لیتے ہیں جنہوں نے غیر ممالک تو کجا اپنے شہر کے کالج میں بھی تعلیم حاصل نہ کی. بھلا ان سے کیا معلوم ہو سکتا ہے. دو چار دن کے بعد مولانا سید سلیمان اشرف صاحب نے ان کو پریشان دیکھ کر پھر یہی مشورہ دیا. پھر ڈاکٹر صاحب نے وہی جواب دیا اور سفر یورپ کا سامان شروع کر دیا. مولانا صاحب موصوف نے پھر ان سے فرمایا. ——— تو ڈاکٹر صاحب نے غصے بھرے لہجے میں کہا کہ مولانا عقل بھی کوئی چیز ہے. آپ مجھ کو کیا رائے دیتے ہیں. اس پر مولانا نے فرمایا آخر اس میں حرج ہی کیا ہے اتنے بڑے سفر کے مقابلے میں بریلی شریف جانا تو کوئی چیز نہیں سیدھی گاڑی جاتی ہے چند گھنٹے کا سفر ہے آپ ہو تو آئیے. آخر ان کی سمجھ میں بھی بات آگئی اور وہ بریلی شریف حاضر ہو گئے. ایشیا بھر میں ڈاکٹر صاحب ریاضی کے ماہر

ہوتے ہوئے ایک مسئلے کو حل کرنے میں زندگی کے قیمتی سال لگا کر بھی حل نہ کر پائے تھے ؎

مسئلے میں ریاضی کے اٹکے کہیں حل بہت کچھ کیا پر ہوا حل نہیں
سرضیا پہنچے پھر آپ ہی کے قریں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

## علم لدنی

اعلحضرت نے مزاج پرسی کے بعد تشریف آوری کی غرض دریافت کی۔ وائس چانسلر صاحب نے عرض کیا کہ میں ریاضی کا ایک مسئلہ دریافت کرنے آیا ہوں۔ ارشاد ہوا فرمائیے۔ وائس چانسلر صاحب نے کہا وہ ایسی بات نہیں ہے جسے میں اتنی سرسری طور پر عرض کردوں۔ فرمایا آخر کچھ تو فرمائیے غرض وائس چانسلر صاحب نے سوال پیش کر دیا۔ اعلحضرت نے سنتے ہی فرمایا کہ اس کا جواب یہ ہے۔ یہ سنکر ان کو حیرت ہوگئی اور گویا آنکھ سے پردہ اٹھ گیا۔ اس وقت وائس چانسلر صاحب حیران تھے کہ ان کو یورپ کا ماہر ریاضی درس دے رہا ہے یا اسی ملک کا کوئی حقیقت آشنا ان کو سبق پڑھا رہا ہے۔ بے اختیار بول اٹھے میں سنا کرتا تھا کہ "علم لدنی" بھی کوئی شے ہے آج آنکھ سے دیکھ لیا میں تو اس مسئلے کے حل کے لئے جرمن جانا چاہتا تھا کہ ہمارے دینیات کے پروفیسر جناب مولانا سید سلیمان اشرف صاحب نے میری رہبری فرمائی۔ مجھے جواب سنکر تو ایسا معلوم ہو رہا ہے گویا جناب اسی مسئلے کو کتاب میں دیکھ رہے تھے سنتے ہی فی البدیہہ تشفی بخش نہایت اطمینان کا جواب دیا گویا اس مسئلہ پر عرصے سے ریسرچ کیا ہے ؎

ایک لمحے میں حل مسئلے کو کیا مرحبا مرحبا کہہ اٹھے سرضیا
آج دیکھا ہے علم لدنی کہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

## طفل مکتب

اعلحضرت نے اپنا ایک قلمی رسالہ ڈاکٹر صاحب کو دکھایا جس میں اکثر اشکال مثلث اور دوائر کے بنے تھے۔ وائس چانسلر صاحب نہایت حیرت و استعجاب سے اسے دیکھ رہے تھے اور بالآخر فرمایا میں نے اس علم کو حاصل کرنے میں غیر ممالک کے اکثر سفر کئے مگر یہ باتیں کہیں بھی حاصل نہ ہوئیں میں تو اپنے آپ کو بالکل طفل مکتب سمجھ رہا ہوں ؎

وہ ضیا جنکا شہرہ تھا آفاق میں طفلِ مکتب ہیں وہ تیری سرکار میں
فخر کرتی ہے تجھ پر صدی چودھویں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

## سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کرم بر مجدد اعظم

وائس چانسلر ڈاکٹر سر ضیاء الدین صاحب نے اعلیحضرت سے دریافت کیا کہ آپ کا اس فن میں استاد کون ہے۔ اعلیحضرت نے ارشاد فرمایا میرا کوئی استاد نہیں ہے میں نے اپنے والد ماجد علیہ الرحمہ سے صرف چار قاعدے جمع تفریق ضرب تقسیم محض اس لئے سیکھے تھے کہ ترکہ کے مسائل میں ان کی ضرورت پڑتی ہے شرح چغمنی شروع کی تھی کہ حضرت والد ماجد نے فرمایا کیوں اپنا وقت اس میں صرف کرتے ہو۔ مصطفےٰ پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس سے تم کو یہ علوم خود ہی سکھا دئے جائیں گے۔ چنانچہ یہ جو کچھ آپ دیکھ رہے ہیں مکان کی چار دیواری کے اندر بیٹھا خود ہی کرتا رہتا ہوں یہ سب سرکار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کرم ہے۔ اعلیحضرت کی صحبت کا یہ اثر ہوا کہ بریلی شریف سے واپس ہونے پر ڈاکٹر صاحب نے داڑھی رکھ لی اور نماز کے بھی پابند ہوئے

آپ ہر فن میں ہر علم میں ہیں امام مستفیض آپ سے ہیں سبھی خاص و عام
آپ ہیں نائب سید المرسلیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

سنہ ۱۹۱۱ء سے قبل ڈاکٹر صاحب کا علم المربعات سے متعلق ایک سوال اور اعلیحضرت سرکار کا جواب اخبار دبدبۂ سکندری رامپور میں شائع بھی ہوا۔

## اعلیحضرت کے متعلق غوث اعظم کا ارشاد مبارک

علی پور ضلع سیالکوٹ کے مشہور و معروف بزرگ شیخ طریقت امیر ملت مولانا الحاج پیر سید جماعت علی شاہ صاحب نقشبندی مجددی قدس سرہٗ القوی محدث علی پوری کی ذات گرامی محتاج تعارف نہیں سنہ ۱۸۳۲ء میں آپ کی ولادت ہوئی اور ۱۹۵۱ء

میں وصال ہوا ایکسو اٹھارہ سال کی عمر شریف پائی، ۲۷ اکتوبر ۱۹۰۴ئہ میں دجّال کذاب مرتد مرزا غلام احمد قادیانی سیالکوٹ میں آپ کے مقابلے میں آیا تو سخت ذلیل و رسوا ہو کر بھاگا. چوالیس بار حج و زیارت سے مشرف ہوئے انہیں کا واقعہ ہے کہ اپنے نانا جان قطب اقطاب جہان شہنشاہ عالم سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تو آپ سے سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہندوستان میں میرے نائب مولانا احمد رضا خاں بریلوی ہیں چنانچہ امیر ملّت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب بریلی شریف اعلیٰحضرت کی زیارت کے لئے تشریف لائے اور اعلیٰحضرت سے یہ خواب بھی بیان کیا ؎

پیر سید جماعت علی سے کہا خواب میں شاہ غوث الوری نے مرا
ہے بریلی میں احمد رضا جانشیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

## اَلعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الاَنبِیَاءِ کے جلوے

بعد نماز جمعہ اعلیٰحضرت سرکار پھاٹک والے مکان میں تشریف فرما ہیں حاضرین کا مجمع ہے لوگ مسائل پوچھے جاتے ہیں. اعلیٰحضرت سرکار جواب دیتے جا رہے ہیں اس وقت خلیفۂ اعلیٰحضرت مولٰنا سید شاہ حافظ محمود جان صاحب جام جودت پوری علیہ رحمۃ الباری عرض کرتے ہیں حضور میں دیکھتا ہوں ہر مسئلے کا جواب آپ کی نوک زبان پر ہے کبھی کسی مسئلے کی نسبت حضور کو یہ فرماتے نہ سنا کہ کتاب دیکھ کر جواب دیا جائیگا یہ سنکر اعلیٰحضرت سرکار کسی قدر آبدیدہ ہوئے اور ارشاد فرمایا سید صاحب قبر میں مجھ سے ہر مسئلے کی نسبت سوال ہوگا کہ اس میں تیرا کیا عقیدہ ہے تو وہاں کتابیں کہاں سے لاؤں گا. اللہ اکبر.

# ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضا مسلّم

ملک العلماء حضرت علامہ ظفر الدین صاحب قبلہ فرماتے ہیں اعلیٰحضرت کا علم کسبی تحصیلی نہ تھا بلکہ محض وہبی لدنی اور یہ صرف فقیر کا خیال نہیں بلکہ اعلیٰحضرت کا بھی میرے گمان میں یہی عقیدہ تھا اسی لئے اعلیٰحضرت نے اپنے فتاویٰ شریف کا نام العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ رکھا تھا ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔ اسی لئے نہ صرف فقہ اور دینیات بلکہ جس فن کی طرف توجہ فرمائی اس شعر کو سچ کر دکھایا اور حقائق و دقائق کے دریا بہا دیئے ؎

ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضا مسلّم  جس سمت آ گئے ہو سکّے بٹھا دیئے ہیں

# حضرت داؔغ دہلوی اور کلامِ اعلیٰحضرت

اعلیٰحضرت فن شاعری میں بھی اپنے وقت کے امام تھے حضرت داؔغ دہلوی کے اس واقعے سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے اعلیٰحضرت کے منجھلے بھائی استاذ زمن حضرت علامہ حسن رضا خانصاحب حسن بریلوی فن شاعری میں حضرت داؔغ دہلوی کے شاگرد تھے استاذ زمن کی جب چند نعتیں جمع ہو جاتی تھیں تو ——————————— اپنے استاد حضرت داؔغ دہلوی کے پاس اصلاح کے لئے روانہ فرماتے تھے۔ ایک بار کا واقعہ ہے کہ استاذ زمن حسن میاں صاحب اپنا کچھ کلام لیکر ——————— دہلی جا رہے تھے اعلیٰحضرت نے دریافت فرمایا کہاں جانا ہو رہا ہے مولانا حسن میاں صاحب نے عرض کیا ——————— اپنا کلام لیکر استاد داغ دہلوی کے پاس جا رہا ہوں۔ اعلیٰحضرت اس وقت وہ نعت پاک قلمبند فرما رہے تھے جس کا مطلع ہے ؎

اُن کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں ٭ جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

ابھی مقطع نہیں لکھا تھا فرمایا لیجیے چند اشعار ہو گئے ہیں ابھی مقطع نہیں کہا ہے اس کو بھی دکھاتے لانا. مولانا حسن میاں صاحب جب دہلی پہنچے اور استاذ الشعراء حضرت داغ دہلوی سے ملاقات کی اور آپ نے ______ اپنا کلام پیش کیا. حضرت داغ دہلوی نے اس کی اصلاح کی جب اصلاح فرما چکے تو مولانا حسن میاں صاحب نے اعلیٰحضرت کا وہ کلام پیش کیا ______ اور کہا یہ کلام بھائی جان اعلیٰحضرت مولانا شاہ احمد رضا خانصاحب نے چلتے وقت دیا اور فرمایا تھا کہ یہ بھی دکھاتے لانا. حضرت داغ دہلوی نے ملاحظہ فرمایا. مولانا حسن میاں صاحب فرماتے ہیں حضرت داغ دہلوی اس نعت پاک کو گنگنا رہے تھے اور جھوم رہے تھے اور آنکھوں سے آنسو ٹپک رہے تھے پڑھنے کے بعد حضرت داغ دہلوی نے فرمایا اس نعت پاک میں تو کوئی ایسا حرف بھی مجھے نظر نہیں آتا جس میں کچھ قلم لگا سکوں اور یہ کلام تو خود لکھا ہوا معلوم نہیں ہوتا بلکہ یہ کلام تو لکھوایا گیا ہے میں اس کلام کی فن کے اعتبار سے کیا کیا خوبیاں بیان کروں بس میری زبان پر تو یہ آ رہا ہے کہ ؎

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم　　　جس سمت آ گئے ہو سکے بٹھا دیے ہیں

اور فرمایا اس میں مقطع تھا بھی نہیں لیجیے مقطع بھی ہو گیا نیز اعلیٰحضرت کو ایک خط لکھا کہ اس نعت پاک کو اپنے دیوان میں اس مقطع کے ساتھ شامل کریں اس مقطع کو علیٰحدہ نہ کریں نہ دوسرا مقطع کہیں.

## حضرت محسن کاکوروی بارگاہِ اعلیٰحضرت میں

حضرت محسن کاکوروی کا ایک پرلطف واقعہ منقول ہے کہ آپ اپنا قصیدۂ معراج سنانے کی غرض سے اعلیٰحضرت کی بارگاہ میں حاضر ہوئے ؎

سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل　　　برق کے کاندھے پہ لائی ہے صبا گنگا جل

شب دیجور اندھیرے میں ہی بادل کے نہاں ؛ لیلیٰ محمل میں ہے ڈالے ہوئے منہ پر آنچل

قبل عصر قصیدے کے دو شعر سنائے گئے بقیہ کے لئے یہ طے ہوا کہ عصر کے بعد سنا جائے گا بعد نماز عصر امام شعر و ادب اعلیٰحضرت فاضل بریلوی نے اپنا طویل قصیدۂ معراجیہ سنایا جس کا مطلع ہے ؎

وہ سرور کشور رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کیلئے تھے

اس عظیم وجلیل قصیدے کو سننے کے بعد حضرت محسنؔ کاکوری نے یہ کہہ کر اپنا قصیدہ جیب میں رکھ لیا کہ حضرت اب اس کے بعد میں اپنا قصیدہ نہیں سنا سکتا واقعۂ معراج پر آپ نے ایسی طبع آزمائی فرمائی اور اپنے طبع رواں کا ایک ایسا جوہر دکھایا جس کی مثال سے اردو شاعری کا دامن آج بھی خالی ہے لمبی اور مشکل بحر میں پوری نظم ترنم اور موسیقیت میں ڈوبی ہوئی ہے تحت اللفظ میں پڑھنے سے بھی ترنم پیدا ہو جاتا ہے۔

## اعلیٰحضرت کا قصیدۂ معراجیہ اور محدّث اعظم کچھوچھوی

اسی قصیدۂ مبارکہ کے متعلق حضرت محدّث اعظم ہند اشرفی الجیلانی کچھوچھوی نے ایک شاندار واقعہ بیان فرمایا آپ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ لکھنؤ کے ادیبوں کی ایک شاندار محفل میں اعلیٰحضرت کا قصیدۂ معراجیہ میں نے اپنے انداز میں پڑھ کر سنایا تو سب جھومنے لگے میں نے اعلان کیا تنقیدی نقطۂ نظر سے میں ادیبوں کا فیصلہ اس قصیدے کی زبان کے متعلق چاہتا ہوں۔ تو سب نے کہا کہ اس کی زبان تو کوثر کی دُھلی ہوئی ہے۔ اور اسی قسم کا ایک واقعہ دہلی میں بھی پیش آیا تو سر آمد شعرائے دہلی نے جواب دیا ہم سے کچھ نہ پوچھئے آپ عمر بھر پڑھتے رہئے ہم عمر بھر سُنتے رہیں گے۔

# لم یأت نظیرک فی نظر

عربی فارسی اردو، ہندی مختلف زبانوں میں شاعری وہ بھی ایک ہی نعت میں اور وہ بھی فی البدیہہ نیز نعتیہ شاعری کتنی دشوار اور دقت طلب ہے اس کا صحیح اندازہ کچھ اصحاب فن ہی کر سکتے ہیں۔ مرشد برحق عاشق موجود مطلق تاجدار اہل سنن قطب زمین و زمن سرکار مفتئ اعظم ہند قبلہ دام ظلہم العالی فرماتے ہیں مولانا سید ارشاد علی صاحب اور مولانا سید محمد شاہ صاحب ناطق اعلیٰحضرت کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضور اب تک ایسی نعت پاک نظر سے نہیں گزری جس میں چار زبانیں ہوں حضور کی خدمت میں عرض ہے کہ ایسی نعت پاک تحریر فرمائیں جس میں اردو، ہندی، عربی، فارسی یہ چاروں زبانیں شامل ہوں اعلیٰحضرت نے فرمایا فقیر کا نہ تو یہ رنگ ہے نہ یہ طریقہ ہے لیکن آپ آل رسول ہیں آپ کی عرض نہیں بلکہ آپ کا حکم ہے یہ فرما کر اسی وقت اسی مجلس میں فی البدیہہ یہ نعت پاک قلمبند فرمائی جو چار زبانوں پر مشتمل ہے یعنی عربی فارسی اردو اور ہندی سے

## نعت پاک

لَمْ یَاْتِ نَظِیْرُکَ فِیْ نَظَرٍ مثل تو نہ شد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سوہے تجھکو شہِ دوسرا جانا

اَلْبَحْرُ عَلَا وَالْمَوْجُ طَغٰی من بیکس و طوفاں ہوش رُبا
منجدھار میں ہوں بگڑی ہے ہوا موری نیّا پار لگا جانا

یَا شَمْسُ نَظَرْتِ اِلٰی لَیْلِیْ چو بہ طیبہ رسی عرضے بکنی
توری جوت کی جھل جھل جگ میں رچی مری شب نے نہ دن ہونا جانا

لَکَ بَدْرٌ فِی الْوَجْہِ الْاَجْمَلْ خط ہالۂ مہ زلف ابر اجل
تورے چندن چندر پرو کنڈل رحمت کی بھرن برسا جانا

اَنَا فِیْ عَطَشٍ وَّ سَخَاكَ اَتَمّ اے گیسوئے پاک اے ابرِ کرم

برسن ہارے رم جھم رم جھم دو بوند ادھر بھی گرا جانا

یَا قَافِلَتِیْ زِیْدِیْ اَجَلَكْ رحمے بر حسرتِ تشنہ لبک

مورا جیرا لرجے درک درک طیبہ سے ابھی نہ سنا جانا

وَاھا لِسُوَیعَاتٍ ذَھَبَتْ آں عہدِ حضورِ بارگہت

جب یاد آوت موہے کر نہ پرت دردا وہ مدینے کا جانا

اَلْقَلْبُ شَجٍ وَّالْھَمُّ شُجُوْنٌ دل زار چناں جاں زیر چنوں

پت اپنی بپت میں کاسے کہوں مرا کون ہے تیرے سوا جانا

اَلرُّوْحُ فِدَاكَ فَزِدْ حَرْقًا یک شعلہ دگر برزن عشقا

مورا تن من دھن سب پھونک دیا یہ جان بھی پیارے جلا جانا

بس خامۂ خام نوائے رضا نہ یہ طرز مری نہ یہ رنگ مرا

ارشادِ احبا ناطق تھا ناچار اس راہ پڑا جانا

---

## قصیدۂ عربیہ

اعلیحضرت فاضل بریلوی کے خلیفہ اجل شیخِ طریقت مکینِ دیارِ سید المرسلین مولٰنا الشاہ ضیاء الدین احمد مدنی رضوی دام ظلہم النورانی نے فرمایا کہ ایک مرتبہ مصر کے فاضل ترین علمائے کرام کے اجماع میں میں نے فاضل بریلوی قدس سرہٗ کا مندرجہ ذیل قصیدۂ عربیہ پڑھا تو انہوں نے بیک زبان کہا کہ یہ قصیدہ کسی فصیح اللسان عربی النسل عالمِ دین کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے تو میں نے بتایا کہ اس قصیدے کے لکھنے والے مولٰنا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی ہیں جو عربی نہیں بلکہ عجمی ہیں علمائے مصر حیرت میں ڈوب گئے کہ وہ عجمی ہو کر عربی میں اتنے ماہر ہیں۔ قصیدۂ عربیہ کے چند اشعار مندرجہ ذیل ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلْمُتَوَحِّدِ بِجَلَالِهِ الْمُتَفَرِّدِ

وَصَلٰوتُہٗ دَوْمًا عَلٰی     خَیْرِ الْاَنَامِ مُحَمَّدٖ
وَالْاٰلِ وَالْاَصْحَابِ ھُمْ     مَاوَایَ عِنْدَ شَدَائِدٖ
فَاِلَی الْعَظِیْمِ تَوَسُّلِیْ     بِکِتَابِہٖ وَبِاَحْمَدٖ
وَبِمَنْ اَتٰی بِکَلَامِہٖ     وَبِمَنْ ھُدٰی وَبِمَنْ ھُدٖ
وَبِطَیْبَۃٍ وَبِمَنْ حَوَتْ     وَبِمِنْبَرٍ وَبِمَسْجِدٖ
وَبِکُلِّ مَنْ وَجَدَ الرِّضَا     مِنْ عِنْدِ رَبٍّ وَاحِدٖ

# قصیدۂ درود شریف

قصیدۂ مرصعہ وہ قصیدہ ہوتا ہے جو مطلع یا حسن مطلع کے بعد کم از کم اٹھائیس اشعار پر اس طرح مشتمل ہو کہ ہر پہلے مصرعہ کے آخر میں حروف تہجی یعنی الف سے یا تک بالترتیب ایک ایک حرف آتا جائے۔ بحمدہٖ تبارک و تعالیٰ اقلیم سخن کے تاجدار اعلیحضرت المختار ۱۲۷۲ فاضل بریلوی قدس سرہ القوی نے شعر و نغمہ کی اس زمین پر بھی طبع آزمائی فرمائی ہے جس کا روشن ثبوت قصیدۂ درود شریف ہے ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے یہ قصیدہ اختصار کے ساتھ نقل کر رہے ہیں۔

ا کعبے کے بدر الدجیٰ تم پہ کروروں درود     طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروروں درود
" اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا     جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروروں درود
" دل کرو ٹھنڈا مرا وہ کفِ پا چاند سا     سینے پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروروں درود
ب ذات ہوئی انتخاب وصف ہوئے لاجواب     نام ہوا مصطفےٰ تم پہ کروروں درود
ت تم سے جہاں کی حیات تم سے جہاں کا ثبات     اصل سے ہے ظل بندھا تم پہ کروروں درود
ث تم ہو حفیظ و مغیث کیا ہے وہ دشمن خبیث     تم ہو تو پھر خوف کیا تم پہ کروروں درود
ج وہ شب معراج راج وہ صفِ محشر کا تاج     کوئی بھی ایسا ہوا تم پہ کروروں درود
ح جان و جہانِ مسیح داد کہ دل ہے جریح     نبضیں چھٹیں دم چلا تم پہ کروروں درود

خ اُف وہ رہِ سنگلاخ آہ یہ پا شاخ شاخ — اے مِرے مشکل کشا تم پہ کروروں درود

د تم سے کھلا بابِ جود تم سے ہے سب کا وجود — تم سے ہے سب کی بقا تم پہ کروروں درود

ذ خستہ ہوں اور تم معاذ بستہ ہوں اور تم ملاذ — آگے جو شہ کی رضا تم پہ کروروں درود

ر گرچہ ہیں بے حد قصور تم ہو عفوّ و غفور — بخش دو جرم و خطا تم پہ کروروں درود

ز بے ہنر و بے تمیز کس کو ہوئے ہیں عزیز — ایک تمہارے سوا تم پہ کروروں درود

س آس ہے نہ کوئی پاس ایک تمہاری ہے آس — بس ہے یہی آسرا تم پہ کروروں درود

ش طارمِ اعلیٰ کا عرش جس کفِ پا کا ہے فرش — آنکھوں پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروروں درود

ص کہنے کو ہیں عام خاص ایک تمہیں ہو خلاص — بند سے کر دو رہا تم پہ کروروں درود

ض تم ہو شفائے مرض خلقِ خدا خود غرض — خلق کی حاجت بھی کیا تم پہ کروروں درود

ط آہ وہ راہِ صراط بندوں کی کتنی بساط — المدد اے رہنما تم پہ کروروں درود

ظ بے ادب و بد لحاظ کر نہ سکا کچھ حفاظ — عفو پہ بھولا رہا تم پہ کروروں درود

ع لو تہِ دامن کہ شمع جھونکوں میں ہے روزِ جمع — آندھیوں سے حشر اُٹھا تم پہ کروروں درود

غ سینہ کہ ہے داغ داغ کہہ دو کرے باغ باغ — طیبہ سے آکر صبا تم پہ کروروں درود

ف گیسو و قد لام الف کر دو بلا منصرف — لا کے تہِ تیغ لا تم پہ کروروں درود

ق تم نے برنگِ فلق جیبِ جہاں کر کے شق — نور کا تڑکا کیا تم پہ کروروں درود

ک نوبتِ در ہے فلک خادمِ در ہیں ملک — تم ہو جہاں بادشا تم پہ کروروں درود

ل خلق تمہاری جمیل خُلق تمہارا جلیل — خلق تمہاری گدا تم پہ کروروں درود

م طیبہ کے ماہِ تمام جملہ رُسل کے امام — نوشہِ ملکِ خدا تم پہ کروروں درود

تم سے جہاں کا نظام تم پہ کروروں سلام — تم پہ کروروں ثنا تم پہ کروروں درود

ن اک طرف اعدائے دیں ایک طرف حاسدیں — بندہ ہے تنہا شہا تم پہ کروروں درود

و اپنے خطا واروں کو اپنے ہی دامن میں لو — کون کرے یہ بھلا تم پہ کروروں درود

ہ کر کے تمہارے گناہ مانگیں تمہاری پناہ — تم کہو دامن میں آ تم پہ کروروں درود

ی ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی کوئی کمی سرورا تم پہ کروروں درود

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروروں درود

# امام شعر و ادب اور فن شاعری

اعلیٰحضرت کا اس فن میں کوئی استاد نہیں وہ خود فرماتے ہیں ایک باعی میں ملاحظہ فرمائیے

ہوں اپنے کلام سے نہایت محظوظ بے جا سے ہے اَلْمِنَّۃُ لِلّٰہ محفوظ
قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی یعنی رہے احکام شریعت ملحوظ

مولانا وارث جمال صاحب اپنی تصنیف مسمّٰی بنام امام شعر و ادب صـ۵۸ پر فرماتے ہیں :۔ اعلیٰحضرت کا کلام قصیدہ غزل، مثنوی، مستزاد، قطعات، رباعیات، تشبیہات استعارات، اقتباسات، فصاحت، بلاغت، حلاوت، ملاحت، لطافت، نزاکت، حسن تعلیل، حسن تشبیب، حسن طلب، حسن تضاد، تنسیق الصفات، علی الصدر، ندرت تخئیل، جدت تمثیل، صنعت تلمیع، صنعت تلمیح، صنعت طباق و تضاد، صنعت اتصال تربیعی، صنعت مقابلہ، صنعت تجنیس، تجنیس مماثل، تجنیس مستوفی، تجاہل عارفانہ، مراعات النظیر وغیرہ وغیرہ کا سدا بہار چمن نظر آتا ہے یہ ادعائے محض نہیں بلکہ اس کے شواہد و نظائر ہیں اٹھا کر دیکھئے اعلیٰحضرت کا دیوان حدائق بخشش۔

# نائب سرکار غوث اعظم

شیخ پنجاب شیر ربانی حضرت پیر روشن ضمیر شاہجی شیر محمد میاں صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی قدس سرہ القوی کو شہنشاہ بغداد قطب عالم سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خواب میں زیارت ہوئی۔ شاہجی میاں نے دریافت کیا حضور! اس وقت دنیا میں آپ کا نائب کون ہے۔ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا" بریلی میں مولانا احمد رضا" بیداری کے بعد صبح کو سفر کی تیاری شروع کی مریدوں نے پوچھا

حضور کہاں کا ارادہ ہے فرمایا بریلی شریف کا قصد ہے رات فقیر نے خواب میں سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کی پوچھا حضور اس وقت دنیا میں آپ کا نائب کون ہے تو فرمایا بریلی میں مولانا احمد رضا لہٰذا ان کی زیارت کرنے جا رہا ہوں۔ مریدوں نے عرض کیا حضور ہم کو بھی اجازت ہو تو ہم بھی چلیں اور ان کی زیارت کا شرف حاصل کریں اجازت عطا فرمائی۔ شیر ربانی حضرت شاہجی میاں شیر محمد صاحب اپنے مریدین کے ہمراہ شرقپور سے بریلی شریف کے لئے روانہ ہوئے۔ یہاں بریلی شریف میں اعلیحضرت فاضل بریلوی نے فرمایا کہ آج شیخ پنجاب تشریف لا رہے ہیں اوپر والے کمرے میں ان کے قیام کا انتظام کیا جائے اس کمرے کو صاف کر کے فرش لگایا جائے جس وقت شیر ربانی تشریف لائے تو اعلیحضرت سرکار پھاٹک پر تشریف فرما تھے اور فرما رہے تھے کہ فقیر استقبال کے لئے حاضر ہے معانقہ مصافحہ کے بعد پھاٹک والے مکان کے اوپر حضرت کا قیام ہوا تین روز تک قیام فرمایا پھر اجازت چاہی جب شرقپور پہنچے تو مریدین نے پوچھا حضور آپ نے وہاں کیا دیکھا تو حضرت شاہجی میاں کے آنسو جاری ہو گئے اور فرمانے لگے میں کیا بتاؤں کہ کیا کیا دیکھا ارے یہ دیکھا کہ ایک پردہ ہے اس کے پیچھے سے تاجدار مدینہ شہنشاہ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بتلاتے ہیں اور مولانا احمد رضا بولتے ہیں سبحان اللہ!

خواب میں قطب کو نین غوث الوریٰ پوچھنے پر کہیں شاہجی سے مرا
ہے بریلی میں احمد رضا جانشیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

## اعلیحضرت کا کشف اور امام المحدثین کا وصال

جناب محترم و معظم عبد العلی صاحب رضوی محدثی کا بیان ہے میرے والد جناب مولوی عبد الحئی صاحب ابن حضرت مولوی عبد اللطیف صاحب علیہما الرحمہ (مولوی عبد اللطیف صاحب حضور محدث سورتی کے چھوٹے بھائی) فرماتے تھے کہ جمادی الاخریٰ

بروز دوشنبہ مبارک ۱۳۳۴ھ بوقت تہجد پیلی بھیت میں محدث سورتی مولانا شاہ وصی احمد قدس سرہ کا وصال ہوا۔ ادھر بریلی شریف میں اسی وقت اعلیٰحضرت قبلہ نے اپنے صاحبزادگان یعنی حجۃ الاسلام مولانا شاہ حامد رضا خانصاحب و بدرالاسلام حضور مفتئ اعظم ہند قبلہ سے فرمایا صبح پیلی بھیت جانا ہے الاسد الاسعد الاشد الارشد مولٰنا شاہ وصی احمد علیہ رضوان الصمد کا ابھی وصال ہوگیا اور فرمایا وہ دنیا سے کیا رخصت ہوئے بلکہ میرا داہنا ہاتھ مجھ سے جدا ہوگیا اور میری کمر ٹوٹ گئی ۔ لوح محفوظ است پیش اولیار۔

سبحان اللہ یہ ہیں چودھویں صدی کے اولیار محبوبان خدا رہتے ہیں کہیں دیکھتے ہیں کہیں مصطفٰے پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کے منکر کہاں ہیں آئیں اور ان کے غلاموں کے علم غیب کو ملاحظہ کریں جو حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی بارگاہ کا عطیہ ہے خود شہنشاہ عرب وعجم تاجدار حرم مالک و مختار عالم فخر آدم و بنی آدم محبوب رب اعظم رسول اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ وصحبہ وشرف وکرم کے علم غیب کا کیا کوئی اندازہ کرسکتا ہے۔

## بیسلپور کے حضرت غازی کمال شاہ علیہ الرحمہ

غالبًا ۱۳۲۰ھ میں حضور اعلیٰحضرت بیسلپور حضرت مولوی عرفان علی صاحب کے دولت خانے پر تشریف لے گئے مولوی عرفان علی صاحب سے فرمایا کہ کیا اس بستی میں کسی ولی اللہ کا مزار شریف ہے انہوں نے عرض کیا حضور یہاں تو کسی مشہور ولی کا مزار میری نظر میں نہیں اعلیٰحضرت نے فرمایا مجھے ولی اللہ کی خوشبو آرہی ہے میں ان کے مزار پر فاتحہ پڑھنے جاؤں گا تب مولوی عرفان علی صاحب نے عرض کیا حضور ہاں بالکل اس بستی کے کنارے پر ایک قبر ہے جنگلی علاقہ ہے ایک کوٹھری بنی ہے اسی کے اندر وہ قبر ہے فرمایا چلئے اعلیٰحضرت اس گمنام مزار پر تشریف لے گئے اور آپ نے اس چار دیواری کے اندر جاکر دروازہ بند کرلیا اور تقریبًا پون گھنٹے تک اندر رہے

سیکڑوں کا مجمع تھا۔ عینی شاہدوں کا خصوصًا مولوی عرفان علی صاحب کا بیان ہے کہ ایسا معلوم ہوتا تھا گویا دو لوگ آپس میں گفتگو فرما رہے ہیں ان اوقات میں ایک ولی نے ایک ولی سے کیسے ملاقات کی اور کیا کیا راز و نیاز کی گفتگو فرمائی کسی کو معلوم نہیں ہاں جب آپ باہر تشریف لائے تو چہرے پر جلال روشن تھا بارعب آواز میں فرمایا بھیلپور والو تم اب تک تاریکی میں تھے یہ اللہ تعالیٰ کے زبردست ولی ہیں غازیانِ اسلام سے ہیں سہروردی سلسلے کے ہیں قبیلۂ انصار سے تعلق رکھتے ہیں غازی کمال شاہ ان کا نام ہے انہوں نے شادی نہیں کی تھی تم لوگوں کا فرض ہے کہ ان سے کسب فیض کرتے رہو ان کے مزار شریف کو عمدہ طور پر تعمیر کرو اعلیٰحضرت کا یہ فرمانا تھا کہ اسی وقت سے لوگوں کا ہجوم لگنے لگا اور آپ کی بارگاہ سے لوگ مستفیض ہونے لگے اب وہ اجاڑا جنگل نما خطہ تھوڑے ہی دنوں میں صحن گلزار ہو گیا۔

## امجد علی پھانسی سے بری

سنہ ۱۹۰۱ء کا واقعہ ہے کہ جناب امجد علی صاحب ساکن بھینسوڑی شکار کو گئے گولی غلطی سے آدمی کے لگ گئی اور مر گیا۔ امجد علی گرفتار ہو گئے پولیس نے آپ پر قتل عمد ثابت کر دیا اور پھانسی کا حکم ہو گیا۔ کچھ احباب اعلیٰحضرت سرکار کی خدمت بابرکت میں پہنچے اور عرض کیا حضور امجد علی کو پھانسی کا حکم ہو گیا ہے دعا فرمادیں۔ اعلیٰحضرت نے فرمایا جائیے ہم نے اسے رہا کیا۔ تاریخ سے کچھ پہلے لوگ ملاقات کے لئے گئے اور رونے لگے امجد علی صاحب نے کہا آپ لوگ جاؤ آرام کرو اس تاریخ کو میں گھر پر آکر ملونگا میرے مرشد برحق اعلیٰحضرت نے فرما دیا ہے کہ ہم نے تجھے رہا کر دیا سب لوگ چلے گئے پھانسی کی تاریخ پر والدہ ملنے گئیں اور رونے لگیں امجد علی نے ان سے بھی کہا کہ گھر جاؤ انشاء اللہ گھر آکر ناشتہ کروں گا۔ اس کے بعد ان کو پھانسی گھر لے جایا گیا۔ پھانسی دینے سے پہلے حسب دستور پوچھا گیا کہ کوئی خواہش ہے امجد علی نے کہا کیا کروگے

پوچھ کر میرا وقت ابھی نہیں آیا ہے سب حیرت میں تھے یہ کیسا آدمی ہے ادھر ان کو تختے پر لیجا کر گلے میں پھندہ ڈالدیا کہ تار آتا ہے ملکہ وکٹوریہ کے بیٹے ایڈورڈ ہفتم کی تاجپوشی کی خوشی میں اتنے خونی اور اتنے قیدی چھوڑ دئیے جائیں فوراً امجد علی کو تختے سے اتار کر رہا کر دیا گیا۔

جب غم و رنج میں نام تیرا لیا کیا بتاؤں کہ کیا حال میرا ہوا
سچ تو یہ ہے کہ کلیاں دلوں کی کھلیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا
آپ مشکل کشا ہیں بفیضِ علی باخدا سخت سے سخت مشکل ٹلی
اعلیحضرت مدد کن کہا جب کہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا
حکم پھانسی کا امجد علی کو ہوا آپ نے اپنے لب سے رہا کر دیا
طاقتیں ایسی ایسی تمہیں رب نے دیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

## گرم گرم امرتیاں

## کشف و کرامت

ایک صاحب بریلی شریف میں تھے جو علمائے کرام کی کچھ وقعت نہیں سمجھتے تھے اور پیری مریدی کو پیٹ کا ڈھکوسلہ کہتے تھے ان کے خاندان کے چند احباب اعلیحضرت سے بیعت تھے ایک دن ان حضرات نے انہیں مجبور کیا اور کہا کہ چلو اعلیحضرت کی زیارت ہی کر لو تو یہ خیالات فاسدہ دماغ سے نکل جائیں گے مجبوراً چلے راہ میں ایک حلوائی کی دوکان پر گرم گرم امرتیاں بن رہی تھیں دیکھ کر بولے اچھا امرتیاں کھلاؤ تو چلوں گا ان حضرات نے کہا کہ واپسی میں کھلائیں گے اعلیحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے بیٹھے تھے کہ تھوڑی دیر میں ایک صاحب بیعت ہونے کے لئے حاضر ہوئے اور ایک ٹوکری میں گرم گرم امرتیاں لاکر رکھ دیں۔ فاتحہ کے بعد سب کو تقسیم ہوئیں۔ اس دربار کا قاعدہ تھا کہ ہر حصہ داڑھی والے کو ڈبل اور بغیر

داڑھی والوں کو ایک ایک بچوں کی طرح ملتا تھا اور سید کو چوہرا حصہ ملتا تھا ان صاحب کو ایک ہی امرتی ملی کہ بغیر داڑھی کے تھے۔ اعلیحضرت نے فرمایا ان کو دو دیجیے۔ تقسیم کرنے والے نے عرض کیا حضور یہ تو بچے ہیں ابھی داڑھی بھی نہیں نکلی۔ اعلیحضرت نے تبسم فرمایا، اور ارشاد فرمایا ان کا جی چاہتا ہے ایک اور دیدیجئے یہ کرامت دیکھکر وہ صاحب بیعت ہو گئے اور علماء کی تعظیم کرنے لگے۔

# ایک شاہی ٹکڑا اور مل جاتا

استاد محترم و مکرم فخر خاندان شیریہ نبیرۂ شاہجی میاں حضرت مولانا مولوی حافظ قاری الحاج غلام محی الدین خانصاحب خطیب شیری مدظلہ العالی نے ایک واقعہ بیان فرمایا کہ میرے والد ماجد حضور شاہجی میاں محمد شیر خانصاحب علیہ الرحمہ کے بھانجے حضرت مولوی صوفی الحاج شاہجی غلام جیلانی خانصاحب علیہ الرحمۃ کچھ مسائل کی معلومات کے لئے بریلی شریف اعلیحضرت مجدد دین وملت امام اہلسنت علیہ الرحمہ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے۔ حضرت شاہ ننھے میاں صاحب اور حضرت مولوی عبدالبصیر میاں صاحب بھی ہمراہ تھے میں بھی والد صاحب کے ساتھ ہولیا تھا۔ میری عمر اس وقت گیارہ سال کی ہوگی مجھے یاد ہے کہ اعلیحضرت نے پھاٹک والے مکان کے اوپر سب کا قیام کرایا تھا۔ والد صاحب نے اعلیحضرت کی خدمت میں کچھ سوالات پیش کئے اعلیحضرت نے اسی وقت جواب عنایت فرمایا بعدہٗ والد صاحب نے اجازت چاہی۔ اعلیحضرت نے فرمایا آج نہیں کل جائیے گا لہٰذا اس دن اعلیحضرت کے کاشانۂ اقدس پر قیام رہا شام کو کھانے میں مختلف قسم کے کھانے تھے اور شاہی ٹکڑے بھی تھے قاری صاحب کا بیان ہے کہ میں نے جب شاہی ٹکڑا کھایا تو وہ بہت لذیذ تھا میرے دل میں یہ خیال آیا کہ ایک شاہی ٹکڑا اور مل جاتا۔ اِدھر میرے دل میں یہ خیال آنا تھا اُدھر اعلیحضرت نے اپنے آگے سے شاہی ٹکڑا اٹھا کر مسکراتے ہوئے میری طرف بڑھا دیا اور حکم فرمایا اندر سے شاہی ٹکڑے اور لائے جائیں۔ والد صاحب

نے عرض کیا حضور یہ بچہ میٹھا بہت کم کھاتا ہے اتنا نہیں کھا سکے گا نہ دیجیے. اس پر اعلیحضرت نے فرمایا غلام محی الدین کا جی چاہتا ہے کھانے دیجیئے بعدہٗ ایک شاہی ٹکڑا اور عنایت کرتے ہوئے فرمایا بیٹا خوب کھاؤ میٹھا. قاری صاحب فرماتے ہیں اعلیحضرت کی بارگاہ میں یہ میری پہلی حاضری تھی اس موقع پر اعلیحضرت کی دو کرامتیں مجھ پر ظاہر ہوئیں ایک تو میرے دل کی بات پر مطلع ہونا دوسرے میرا نام لیکر بتانا کہ غلام محی الدین کا جی چاہتا ہے پھر والد صاحب نے عرض کیا حضور اس بچے کے لئے علم کی دعا فرما دیں اعلیحضرت نے فرمایا یہ بچہ بہترین عالم و قاری ہوگا. یہ اعلیحضرت کی دوسری کرامت تھی جو ۱۳۴۲ھ میں ظاہر ہوئی اعلیحضرت کے وصال پر ملال کے دو سال بعد جب جامعہ رضویہ منظر اسلام میں میری دستار بندی ہوئی اور سند فراغت ملی ۱۳۴۲ھ ہی میں میرے ساتھ شیر بیشۂ اہلسنت مولٰنا حشمت علی صاحب اور محدث مولٰنا احسان علی صاحب کو دستار فضیلت حاصل ہوئی. گھر پر آکر والد صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ سچ بتاؤ تم نے کھاتے وقت کیا سوچا تھا. تو میں نے عرض کیا آج تک اتنا لذیذ شاہی ٹکڑا نہیں کھایا میرے دل میں خیال آیا تھا کہ ایک اور مل جاتا یہ سنکر والد صاحب بہت دیر تک روتے رہے اور فرمایا اعلیحضرت کو لوگ کیا جانیں وہ تو بہت بڑے اولیائے کاملین میں سے ہیں۔

## اعلیحضرت نے مردے کو زندہ فرمادیا

حضرت مفتی غلام سرور صاحب رضوی نے بھی اپنی کتاب الشاہ احمد رضا میں اس واقعہ کو مختصر بیان کیا ہے شیخ حبیب الرحمٰن صاحب اسکیٹوننگ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس (حال متعین محکمہ انٹی کرپشن لاہور) کا واقعہ ہے کہ بچپن میں آپ کو نمونیہ ہوئی اور اسی میں آپ کا انتقال ہوگیا گھر میں کہرام مچ گیا کہ اکلوتا ہی لڑکا تھا اور وہ بھی ختم ہوگیا

کفن وغیرہ کا انتظام ہونے لگا شیخ صاحب فرماتے ہیں میرے والدین بریلی شریف میں اعلیحضرت کے زیر سایہ ایک قریبی مکان میں رہائش پذیر تھے۔ والدہ روتی ہوئی اعلیحضرت کے پاس پہنچیں اور رو رو کر کہنے لگیں حضور میرا لڑکا مر گیا یہ اکلوتا لڑکا آپ ہی کی دعا سے نصیب ہوا تھا حضور مجھے اپنا لڑکا چاہیئے ہے اس کو زندہ کیجئے۔ اعلیحضرت نے چھڑی اٹھائی اور شیخ صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے سب لوگ تعظیماً کھڑے ہو گئے اور یہ سمجھے کہ اعلیحضرت بھی تعزیت کے لئے تشریف لائے ہیں۔ اعلیحضرت نے فرمایا پردہ کیجئے ذرا ہم بھی دیکھیں پردہ ہوا اعلیحضرت میت کے قریب پہنچے تو والدہ پھر چیخنے چلّانے لگیں کہ میرا لڑکا زندہ کیجئے مجھے اور کچھ نہیں چاہیئے۔ اعلیحضرت نے بچے کے اوپر سے کپڑا ہٹایا اور بسم اللہ شریف پڑھ کر فرمایا آنکھیں کیوں نہیں کھولتا دیکھ تو تیری والدہ کیا کہہ رہی ہیں...... اتنا فرمانا تھا کہ بچے نے فوراً آنکھیں کھول دیں اور رونا شروع کر دیا۔ اعلیحضرت نے فرمایا یہ بچہ تو زندہ ہے کون کہتا ہے کہ مر گیا پھر تو ہر طرف خوشی کی لہر دوڑ گئی اعلیحضرت نے اس پر محبت وشفقت کا ہاتھ پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا اور چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ معلوم ہونے لگی آج بھی لاہور میں وہی شیخ حبیب الرحمٰن صاحب موجود ہیں اور اس وقت ترسیٹھ سال کی عمر ہے ؎

بچپنے میں ہوئی شیخ کی موت جب کر دیا آپ نے زندہ باذنِ رب
آپ کو طاقتیں ایسی ایسی ملیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

# ناشتہ کر کے جائیے ٹرین مل جائے گی

خلیفۂ اعلیحضرت مولانا شاہ محمد حبیب اللہ صاحب میرٹھی فرماتے ہیں ایک بار بریلی شریف سے بعد نماز فجر میرٹھ واپسی کا عزم کیا اسٹیشن جانے کے لئے تانگے پر سامان رکھوا دیا گیا اور سلام رخصت کے لئے اعلیحضرت کی خدمت میں حاضری دی۔ اعلیحضرت نے جواب سلام کے ساتھ ہی فرمایا کہ ناشتہ کر کے جائیے انشاء اللہ تعالیٰ

ٹرین مل جائے گی۔ فرماتے ہیں مجھ کو قدرے تردد پیدا ہوا اس لئے کہ ٹرین چھوٹنے میں بہت ہی کم وقت رہ گیا تھا لیکن نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن حکم شیخ کے حضور سر نیاز خم ہو گیا تھوڑی دیر بعد ناشتہ آیا ناشتے سے فارغ ہو کر تانگے میں سوار ہوئے اگرچہ گاڑی چھوٹ جانے کا وقت گزر چکا تھا لیکن میرے قلب کو اطمینان تھا اس لئے کہ اعلیحضرت ٹرین مل جانے کی نوید دے چکے تھے۔ تانگے نے اسٹیشن پہنچایا۔ قلی نے سامان اتارتے ہوئے بتایا کہ ٹرین گئے ہوئے تقریباً آدھا گھنٹہ گزر چکا ہے فرماتے ہیں میں اپنے پیر بھائی اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر کے دفتر میں جا کر بیٹھ گیا اور ان سے کہا کہ اعلیحضرت نے مجھے اسی ٹرین ملجانے کی خبر دی تھی اس لئے مجھ کو تو یقین ہے کہ ٹرین مل جائے گی ابھی یہ گفتگو جاری تھی کہ فون پر اطلاع ملی کہ ٹرین کے انجن میں کوئی خرابی ہو گئی ہے لہٰذا ٹرین واپس بریلی پہنچ رہی ہے فرماتے ہیں یہ خبر سنتے ہی فرط مسرت سے۔ گریہ طاری ہو گیا گاڑی واپس پہنچی اور تھوڑی دیر مرمت کے بعد پھر روانہ ہو گئی اور میں باطمینان سوار ہو کر میرٹھ پہنچا (اذکار حبیب ص۲۸ مطبوعہ لاہور)

اولیاء راہست قدرت از الٰہ  تیر جستہ باز گرداند ز راہ

آپ ہیں وارثِ انبیاء باخدا آپ نے جو کہا بس وہی ہو گیا

مستجابِ درِ احکم الحاکمیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

# ہر فن میں اپنے وقت کے امام

## فن تاریخ گوئی

ملک العلماء مولٰنا شاہ ظفر الدین صاحب علیہ الرحمہ اپنی تصنیف حیات اعلیحضرت میں تحریر فرماتے ہیں عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃ علیم و خبیر جل جلالہ نے اپنی قدرت کاملہ سے اعلیحضرت کو جملہ کمالات انسانی جو ایک ولی اللہ یکتائے زمانہ میں ہوتے چاہئیں بروجہ کمال جمع فرما دیا تھا جس وصف کمال کو دیکھئے ایسا معلوم ہوتا ہے

کہ اعلیٰحضرت نے اسی میں تمام عمر صرف فرماکر اس کو حاصل فرمایا ہے اور اس میں کمال پیدا کیا ہے حالانکہ تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ محض موہبت عظمیٰ و نعمتِ کبریٰ ہے ایک ادنیٰ توجہ سے زیادہ اس کی طرف کبھی صرف نہیں فرمائی از آنجملہ تاریخ گوئی ہے اسمیں وہ کمال اور ملکہ تھا کہ انسان جتنی دیر میں کوئی مفہوم لفظوں میں ادا کرتا ہے اعلیٰحضرت اتنی ہی دیر میں بے تکلف تاریخی مادّے اور جملے فرمایا کرتے تھے جس کا بہت بڑا ثبوت اعلیٰحضرت کی کتابوں میں اکثر و بیشتر کا تاریخی نام اور وہ بھی ایسا چسپاں کہ بالکل مضمون کتاب کی توضیح و تفصیل کرنے والا جس کا مفصل بیان حیات اعلیٰحضرت میں ملاحظہ فرمائیے۔ چند واقعات تاریخ گوئی کے پیش کرتا ہوں ملاحظہ فرمائیں۔

## حضرت محمد مختار اشرف صاحب

شہزادۂ حضور اشرفی میاں زینت کچھوچھہ مقدسہ فخر خاندان اشرفیہ مولانا شاہ سید احمد اشرف صاحب اشرفی جیلانی ۱۳۳۳ھ میں بریلی شریف اعلیٰحضرت سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا حضور آپ کے پوتے کی ولادت ہوئی ہے چونکہ حضرت موصوف اعلیٰحضرت سرکار کے تلمیذ و خلیفہ بھی تھے جس کا ذکر اعلیٰحضرت قبلہ نے اپنے رسالۂ مبارکہ الاستمداد علی اجیال الارتداد ۱۳۳۷ھ میں خود فرمایا ہے۔

تیرے رضا پر تیری رضا ہو — اس سے غضب تھراتے یہ ہیں
بلکہ رضا کے شاگردوں کا — نام لئے گھبراتے یہ ہیں
میرا امجد مجد کا پکّا — اس سے بہت کچیاتے یہ ہیں
احمد اشرف حمد و شرف لے — اس سے ذلّت پاتے یہ ہیں

رشتۂ طریقت کی بنا پر فرمایا آپ کے پوتے کی ولادت ہوئی ہے حدیث پاک میں محمد نام کی فضیلت آئی یوں اس کا نام محمد رکھ دیا ہے۔ حضور کوئی تاریخی نام رکھ دیں اور دعا فرمائیں۔ اعلیٰحضرت قبلہ نے فرمایا ان کے نانا جان مختار کون و مکان بھی تو ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لہٰذا فقیر اس بچے کا نام محمد مختار ۱۳۳۳ھ رکھتا ہے

دیکھئے شاید سنِ ولادت ہوگئی جب اعداد کا شمار کیا تو پورے ۱۳۳۳ھ ہوئے اور یہی سن ولادت تھا ایک سکنڈ کے بعد فوراً اعلیحضرت قبلہ نے فرمایا حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ الربانی سے اس خاندان کو نسبت ہے اسی بناء پر آپ کا نام احمد اشرف ہے۔ لہٰذا فقیر محمد مختار میں اشرف کا اور اضافہ کرتا ہے اب اس نام میں یہ خوبی پیدا ہوگئی کہ محمد مختار سے سن ہجری نکلے گی اور محمد مختار اشرف سے سن عیسوی نکلے گی خدا مبارک کرے علم نافع عمل صالح عطا فرمائے اور آپ کا سچا جانشین بنائے جب محمد مختار اشرف کے عدد نکالے گئے تو ۱۹۱۴ء نکلے سبحان اللہ العظیم اس فن میں بھی اعلیحضرت کو ملکہ حاصل تھا۔

## مختار الدین

حضرت مولانا سید ایوب علی صاحب کا بیان ہے کہ صبح کا وقت ہے اعلیحضرت سرکار حجام سے خط بنوا رہے ہیں قریب ہی تپائی پر بیٹھا ہوں کہ ڈاک میں ایک کارڈ مولنا ظفر الدین صاحب رضوی کا آیا حسب ارشاد فقیر نے پڑھ کر سنایا اس میں ممدوح نے فرزند ارجمند کی ولادت کی اطلاع دیتے ہوئے تاریخی نام تجویز فرمانے کی درخواست کی تھی اعلیحضرت نے سنتے ہی فی البدیہہ فرمایا نام تو مختار الدین ہونا چاہیئے اور دیکھئے تو سید صاحب شاید تاریخ ہوگئی میں نے جو شمار کیا تو پورے ۱۳۳۶ھ ہوئے اور یہی سن ولادت تھا۔

**دیگر** حیات اعلیحضرت میں مولانا شاہ ظفر الدین صاحب رضوی فرماتے ہیں ۱۳۲۹ھ میں شملہ جامع مسجد میں خطیب تھا کہ مکان سے خط آیا اور اس میں بڑی لڑکی کی پیدائش کی خوش خبری تھی میں نے اس خط کو اور اس کے ساتھ ایک عریضہ لکھ کر بریلی شریف اعلیحضرت سرکار کی خدمت میں حاضر کیا جس میں تاریخی نام کے لئے عرض کیا تھا بواپسی ڈاک جواب آیا جس میں مبارکباد تھی اور بچی کے لئے دعائے خیر اور تاریخی نام زرینہ خاتون ۱۳۲۹ تحریر فرمایا تھا جب ۱۳۳۳ھ میں دوسری لڑکی پیدا ہوئی تو میں نے پٹنہ سے عریضہ حاضر کیا اور تاریخی نام کی درخواست کی تو ولیہ خاتون زبرو بنیات سے تاریخی نام تجویز فرمایا پھر عزیزی

مختارالدین سلمہ کے بعد ۱۳۳۹ھ سہسرام میں لڑکی پیدا ہوئی میں نے اس کی ولادت کی خبر دی اعلیٰحضرت نے ربیع خاتون ۱۳۳۹ تاریخی نام تجویز فرمایا غرض یہ کہنا بالکل بلا مبالغہ ہے کہ جس طرح ہر پڑھے لکھے کے نزدیک لفظ کے تصور یا تلفظ کے ساتھ اس کے معنیٰ ذہن نشین ہو جاتے ہیں اُسی طرح اعلیٰحضرت کے نزدیک لفظ کے تصور کے ساتھ اعداد ذہن میں آجاتے تھے اعلیٰحضرت کی تاریخ گوئی کے سلسلے میں کتاب مستطاب انوار آفتاب صداقت مصنفہ مولوی حاجی قاضی فضل احمد صاحب نقشبندی مجددی مقیم لدھیانہ مصدقہ اعلیٰحضرت امام اہلسنت ودیگر علمائے کرام حامیان دین وملت قدست اسرارہم کے صـ ۲۶۳ سے اعلیٰحضرت کا ایک فتویٰ مع استفتا نقل کرنا افادہ واضافہ سے خالی نہ ہوگا

## استفتا و فتویٰ الہامی

علمار کرام کا اس میں کیا ارشاد ہے کہ ایک رافضی نے کہا کہ آیت کریمہ انا من المجرمین منتقمون کے اعداد (۱۲۰۲) ہیں اور یہی عدد ابوبکر عمر عثمان کے ہیں یہ کیا بات ہے بینوا توجروا المستفتی قاضی فضل احمد مجددی نقشبندی لدھیانوی ۲۱ صفر ۱۳۳۹ھ

## الجواب

روافض لعنہم اللہ تعالیٰ کی بنائے مذہب ایسے ہی اوہام بے سروپا پر رہی ہے اولاً ہر آیت عذاب کے عدد اسمار اخیار سے مطابق کر سکتے ہیں اور ہر آیت ثواب کے اسمار کفار سے کہ اسمار میں وسعت وسیعہ ہے ثانیاً امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے تین صاحبزادوں کے نام ابوبکر عمر عثمٰن ہیں۔ رافضی نے آیت کو اُدھر پھیرا کوئی ناصبی ادھر پھیر دیگا اور دونوں ملعون ہیں حدیث میں ہے سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا ارونی ابنی ماذا سمیتوہ مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے مولیٰ علی نے عرض کی حرب فرمایا نہیں وہ حسن ہے۔ پھر سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت پر تشریف لے گئے اور فرمایا مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا مولیٰ علی نے عرض

کی حرب فرمایا نہیں بلکہ وہ حسین ہے پھر حضرت محسن کی ولادت پر وہی فرمایا حضرت
علی نے عرض کی فرمایا نہیں بلکہ وہ محسن ہے۔ پھر فرمایا میں نے اپنے ان بیٹوں کے نام ہارون
علیہ السلام کے بیٹوں پر رکھے شبر شبیر مشبر حسن حسین محسن ان سے ہم وزن وہم معنی اس سے
مولی علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو تنبیہ ہوئی کہ اولاد کے نام اخیار کے ناموں پر رکھنا چاہیئے
لہٰذا ان کے بعد صاحبزادوں کے نام ابوبکر عمر عثمان عباس وغیرہم رکھے۔ ثالثاً رافضی نے
اعداد غلط بتلائے امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام پاک میں الف نہیں لکھا
جاتا تو عدد بارہ سو ایک ہیں ۱۲۰۱ نہ کہ دو۔ ہاں اورافضی بارہ سو دو عدد کا ہے کے ہیں ابن سبا رافضہ ۱۲۰۲
کے (۲) ہاں اورافضی بارہ سو دو عدد ان کے ہیں ابلیس یزید ابن زیاد شیطان الطاق
کلینی ابن ابویہ قمی طوسی علی (۳) ہاں اورافضی اللہ عزوجل فرماتا ہے ۱۲۰۲ ان الذین
فرقوا دینھم وکانوا شیعا لست منھم فی شئ بیشک جنہوں نے اپنا دین ٹکڑے
ٹکڑے کر دیا اور شیعہ ہو گئے اے نبی تمہیں ان سے کچھ علاقہ نہیں اس آیہ کریمہ کے عدد (۲۸۲۸)
ہیں اور یہی عدد ہیں روافض اثنا عشریہ شیطنیہ اسمٰعیلیہ کے (۴) ہاں اورافضی ۲۸۲۸
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لھم اللعنۃ ولھم سوء الدار ان کے لئے ہے لعنت اور ان
کے لئے ہے بُرا گھر اس کے عدد (۴۴۶) ہیں اور یہی ہیں شیطان الطاق طوسی حلی کے
(۵) نہیں اورافضی بلکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے ۴۴۶ اولٰئک ھم الصدیقون والشھداء عند
ربھم لھم اجرھم وہی اپنے رب کے وہاں صدیق اور شہید ہیں ان کے لئے انکا ثواب
ہے اس کے عدد (۱۴۴۵) ہیں اور یہی عدد ہیں ابوبکر عمر عثمان علی سعید کے۔ ۱۴۴۵
(۶) نہیں اورافضی بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اولٰئک ھم الصدیقون والشھداء عند
ربھم لھم اجرھم ونورھم وہی اپنے رب کے حضور صدیق و شہید ہیں انکے لئے ہے
ان کا ثواب اور ان کا نور اس کے اعداد (۱۷۹۲) ہیں اور یہی عدد ہیں ابوبکر عمر عثمٰن
علی طلحہ زبیر سعد کے (۷) نہیں اورافضی بلکہ عزوجل فرماتا ہے ۱۷۹۲ والذین امنوا باللہ
ورسولہ اولٰئک ھم الصدیقون والشھداء عند ربھم لھم اجرھم ونورھم

جو لوگ ایمان لائے اللہ اور اس کے رسولوں پر وہی اپنے رب کے نزدیک صدیق و شہید
ہیں ان کے لئے ہے ان کا ثواب اور ان کا نور آیۂ کریمہ کے عدد تین ہزار سولہ [٣٠١٦] ہیں اور یہی
عدد ہیں صدیق [١] فاروق [٢] ذوالنورین [٣] علی [٤] طلحہ [٥] زبیر [٦] سعد [٧] سعید [٨] ابو عبیدہ [٩]
عبدالرحمٰن [١٠] بن عوف کے الحمد للہ آیۂ کریمہ کا تمام و کمال جملہ مدح بھی پورا ہو گیا۔ اور
حضرات عشرۂ مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اسمائے طیبہ بھی سب آ گئے جس میں اصلاً تکلف اور
تصنع کو دخل نہیں کچھ روزوں سے آنکھ دکھتی ہے۔ یہ تمام آیات عذاب و اسمائے شرار و
آیات مدح اسمائے اخیار کے عدد محض خیال میں مطابق کئے جن میں صرف چند منٹ صرف
ہوئے اگر لکھ کر اعداد جوڑے جاتے تو مطابقتوں کی بہار نظر آتی مگر بعونہ تعالیٰ اسقدر بھی
کافی ہے وللہ الحمد واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر احمد رضا عفی عنہ (احمد رضا قادری)

اس فتویٰ کو نقل کر کے مولوی صاحب موصوف کتاب مذکور کے ص ۶۵ میں تحریر
فرماتے ہیں راقم الحروف عرض کرتا ہے کہ شیعہ یعنی رافضی کا تو ماشاءاللہ دلیہ نہیں بلکہ قیمہ ہو گیا
اب مجال دم زدن نہیں فقیر نے یہ کرامت اعلیٰحضرت عظیم البرکت مجدد مأۃ حاضرہ کی بچشم
خود ملاحظہ کی کہ چند لمحوں میں ان تمام آیات و اعداد کی مطابقت زبان فیض و الہام ترجمان
سے فرمائی یہ رات کا وقت تھا قریب قریب نصف گزر چکی تھی واللہ باللہ عدد اخیار و
اشرار کے اسماء بلا سوچے اور بے تأمل کئے فرما دیئے کہ فقیر سوا اس کے اور اندازہ نہیں کر
سکتا کہ یہ اعلیٰحضرت کی کرامت کا اظہار بذریعہ القائے ربانی اور الہام سبحانی تھا۔ اس
سے پیشتر جبکہ اعلیٰحضرت کتاب کو سماعت فرماتے ہوئے متعدد جگہ فرقۂ وہابیہ اور معترض
پر نکات اعداد جمل کی مطابقت ملاحظہ فرمائی تو اسی وقت معاً بلا غور و تأمل کے یوں فرمایا
لکھو فقیر نے تعمیل حکم اس طرح پر کی آیت قرآنی (١) اھلکنٰھم انھم کانوا مجرمین ۝
کے اعداد (٦٦٨) جو برابر ہیں اعداد (رشید احمد گنگوہی) کے (٢) لقد قالوا کلمۃ الکفر
وکفروا بعد اسلامھم ہ کے اعداد (١٢٦٤) ہیں جو برابر (اشرفعلی صاحب تھانوی) کے

(۳) شیطانا مرید العنۃ اللہ کے اعداد (۸۴۷) ہیں اور وہی عدد ہیں (حاجی قاسم صاحب نانوتوی) کے سبحٰن اللہ وبحمدہ کیا قدرت الٰہیہ کا تماشا اور تقدیر الٰہی کا نظارہ ہے کہ گویا اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ وعزّ اسمہٗ نے اپنے علم میں ان لوگوں کی حالت کی طرف اشارا فرمادیا ہے جو بندگان ربّ العُلیٰ اور خاصان بارگاہ خدا اس قسم کے کشف والہام سے بیان فرماسکتے ہیں اور عوام کو سمجھا سکتے ہیں۔

ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم۔

آپ ہر فن کے ہر علم کے ہیں امام　　مستفیض آپ سے ہیں سبھی خاص وعام

آپ ہیں نائب خاتم المرسلین　　سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

## خداوندا تیرے ایسے بندے آج بھی موجود ہیں

اعلیٰحضرت سرکار نماز میں اسقدر احتیاط اور جزیات مسائل کا ایسا خیال فرماتے کہ عام لوگ نہیں بلکہ اکثر علماء اس کے سمجھنے سے بھی قاصر ہیں حضرت مولانا شاہ خواجہ محمد حسین صاحب چشتی نظامی فخری میرٹھی ثم الاجمیری فرماتے ہیں۔ ۲ رمضان شریف (۱۳۳۵ھ) سے اعلیٰحضرت کی مسجد میں معتکف ہوا۔ اعلیٰحضرت نے بھی اعتکاف فرمایا۔ ایک دن قبل اعتکاف عصر کے وقت اعلیٰحضرت تشریف لائے اور نماز پڑھ کر تشریف لے گئے میں مسجد کے اپنے کونے میں چلا گیا۔ تھوڑی دیر میں مجھ سے ایک صاحب نے فرمایا آپ نے ابھی عصر کی نماز نہیں پڑھی میں نے کہا کہ میں نے حضرت کے پیچھے نماز پڑھ لی انہوں نے کہا حضرت تو اب پڑھ رہے ہیں۔ مجھے اس وجہ سے یقین نہیں آیا کہ بعد عصر نوافل نہیں اور کسی وجہ سے نماز نہیں ہوئی تھی تو حضرت کا ایسا حافظہ نہیں کہ مجھے بھول جاتے اور مطلع نہ فرماتے۔ انہوں نے مجھ سے پھر کہا دیکھ لیجئے وہ پڑھ رہے ہیں میں نے بڑھ کر دیکھا تو واقعی پڑھ رہے تھے مجھے بیحد حیرت ہوئی اور آگے بڑھ کر کھڑا رہا سلام پھیرنے پر عرض کیا حضور میری سمجھ میں نہیں آیا۔ اعلیٰحضرت سرکار نے ارشاد فرمایا کہ قعدۂ اخیرہ میں بعد تشہد سانس کی

حرکت سے میرے انگرکھے کا بند ٹوٹ گیا تھا چونکہ نماز تشہد پر ختم ہو جاتی ہے اس وجہ سے میں نے آپ سے نہیں کہا اور گھر جا کر بند درست کرا کر اپنی نماز پھر پڑھ لی۔ یہ ایسا واقعہ ہے کہ اکثر صاحبان کی سمجھ میں نہیں آتا صرف ایک بزرگ نے مجھ سے سنکر بڑی عظمت کی وہ بزرگ شیخ الاصفیا رحضرت خواجہ شاہ پیر عبدالحمید صاحب بغدادی ہیں۔ بڑودہ میں تشریف لائے اور جامع مسجد میں ایک دن مغرب کی نماز پڑھائی میں نے ایسا اثر کبھی قرآن شریف پڑھنے کا نہیں دیکھا بعدہٗ معلوم کیا کہ یہ کون بزرگ تھے تب ان سے ملنے ان کی قیام گاہ پر گیا اعجاز قرآنی کے سلسلے میں ان کا یہ واقعہ قابل ذکر ہے۔ شاہ صاحب نے فرمایا میں ایک مرتبہ ایران گیا وہاں آتش پرستوں کا ایک آتش کدہ بہت پرانا ہے۔ اس کی پرستش کرتے ہیں (پوجتے ہیں) اُن سے مُباحثہ کے لئے لوگوں نے پیر عبدالحمید کا نام لے دیا میں نے کہا یہ لوگ جسے پوجتے ہیں اسی سے پوچھ لو یعنی آتش کدہ میں جا کر آگ سے پوچھ لو کہ وہ کس کی رعایت کرتی ہے۔ لوگوں نے محض دھمکا نا سمجھا اور لوگوں نے میرا اور وہاں کے ایک پُجاری کا نام مقرر کر کے ایک تاریخ و وقت معین کر کے مناظرے کا اعلان کر دیا وقت مقررہ پر تمام شہر کی مخلوق کثرت سے موجود تھی اس وقت میں نے اس پجاری سے کہا چلئے اب وہ گھبرایا اور رُکا میں نے خیال کیا کہ اگر میں بھی رُکا تو لوگ محض دھمکی سمجھیں گے اس وجہ سے تنہا اس آتش کدے میں چلا گیا اور پورے بیس منٹ آگ میں کھڑا رہا بعدہٗ نکل آیا یہ دیکھ کر بہت سے آتش پرست مسلمان ہو گئے اور فرمایا قرآن مجید لیکر یہ سمجھ کر آگ میں چلا گیا جب ہم کو قرآن عظیم نار جہنم سے بچائیگا تو اس معمولی آگ سے کیوں نہیں بچائے گا اس واقعہ سے اور ان کی کرامت سے حضرات ناظرین ان بغدادی شاہ صاحب کی بزرگی اور قوت ایمانی کا اندازہ لگالیں اُن بزرگ نے مجھ سے اعلیٰحضرت فاضل بریلوی کا یہ واقعہ عصر کی نماز کا سُنا دوسرے دن ان سے ملاقات ہوئی تو ان بغدادی شاہ صاحب نے فرمایا کل ساری رات روتے گزری یہی کہتا رہا کہ خداوندا تیرے ایسے ایسے مقبول بندے آج بھی ہیں جو اس احتیاط سے نماز پڑھتے ہیں۔ (حیات اعلیٰحضرت صد ۱۸۳)

پر توِ بو حنیفہ عکس غوث الوریٰ آپ کی ہر ادا سنّتِ مصطفےٰ
آپ ہیں شیخ الاسلام والمسلمین سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

## علمِ تکسیر میں مجتہد

تلمیذ و خلیفہ اعلیٰحضرت ملک العلمار مولانا شاہ ظفر الدین صاحب فرماتے ہیں علم تکسیر بھی اس زمانے میں انہیں علوم میں سے ہے جس کے جاننے والے ہر صوبہ میں ایک یا دو شخص ہوں گے عوام کو اس سے کیا دلچسپی علمار کو اس سے کیا غرض مشائخ کرام جن کے یہاں کی اور جن کے کام کی چیز ہے سیکڑے میں اسّی ایسے ملیں گے جو اپنے مشائخ کے مجموعۂ اعمال یا مجربات دیربی یا نافع الخلائق سے نقوش اُلٹے سیدھے باقاعدہ یا بے قاعدہ لکھدینا کافی سمجھتے ہیں۔ ۱۸-۱۹ فی صدی نقش مثلّث یا مربّع قاعدہ مشہورہ سے بھر لینا جانتے ہیں اور پوری چال سے نقوش بھرنا تو شاید چار پانچ سو میں دو ایک کا حصّہ ہو گا۔ عرصہ کی بات ہے کہ ایک صاحب مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ تشریف لائے اور محب محترم الحاج مولانا مولوی مقبول احمد خانصاحب مدرس مدرسہ کے مہمان ہوئے اور اپنی عزت بنانے وقار جمانے کو ادھر اُدھر کی بات کرتے ہوئے فن تکسیر کی واقفیت کا ذکر کیا مولوی صاحب بہت ظریف طبیعت ہیں یہ سُنکر ایسا اندازہ برتا جس سے ان شاہ صاحب نے سمجھا کہ یہ میرے فن دانائی کے قائل اور معتقد ہو گئے چنانچہ مہینہ دو مہینہ میں ایک پھیرا ادھر ان کا ہونے لگا اور مولٰنا کے یہاں ایک دو وقت قیام ضرور کرتے یہ بھی مہمان نوازی فرماتے جب اُن کی ڈینگ بہت بڑھی تو ایک دن مولانا نے فرمایا کہ میرے مدرسے میں بھی ایک مدرس مولٰنا ظفر الدین صاحب ہیں وہ بھی فن تکسیر جانتے ہیں بہت حیرت ہوئی وہ تو سمجھ رہے تھے کہ مولٰنا مقبول احمد خانصاحب کے علم میں دنیا میں ہیں ہی ایک تکسیر جاننے والا ہوں اور اسی وجہ سے ایسے زبردست عالم معقولی ہونے پر بھی میری عزت کرتے ہیں جب انہیں معلوم ہوا کہ اس پٹنہ میں مولٰنا کے دوستوں میں اسی مدرسے کے مدرسوں میں ایک شخص فن تکسیر جانتا ہے تو حیرت کی حد نہ رہی بولے اُن سے میری ملاقات کرا دیجیے گا انہوں نے کہا اچھا وہ تو روزانہ مدرسے کے وقت دس بجے

مدرسے تشریف لاتے ہیں اور چار بجے دریا پور واپس جاتے ہیں۔ چنانچہ مولوی صاحب
موصوف شاہ صاحب کو لئے ہوئے میرے پاس تشریف لائے اور ان کا تعارف کراتے
ہوئے بہت سی خوبیاں بیان کرتے ہوئے خاص انداز سے فرمایا سب سے بڑا کمال آپ
کا یہ ہے کہ آپ فن تکسیر جانتے ہیں میں سمجھ گیا میں نے کہا اس سے بڑھ کر اور کیا کمال ہوگا
کہ آپ وہ فن جانتے ہیں جس کے جاننے والے روئے زمین سے معدوم و مفقود نہیں تو قلیل الوجود
ضرور ہیں اس پر شاہ صاحب نے فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ جناب کو بھی فن تکسیر کا علم ہے
میں نے کہا یہ مخلصوں کا محض حسن ظن ہے کسی فن کے چند قواعد کو جان لینا فن کی واقفیت
نہیں کہلاتی ہے ہاں اس فن سے ایک گونہ دلچسپی ضرور ہے اس کے بعد میں نے ان شاہ
صاحب سے پوچھا جناب مربع کتنے طریقے سے بھرتے ہیں بہت فخریہ بلند آواز سے فرمایا
سولہ طریقے سے میں نے کہا بس اس پر فرمایا اور آپ۔ میں نے کہا کہ گیارہ سو باون طریقے
سے بولے سچ میں نے کہا کہ جھوٹ بولنا ہو تو کیا لاکھ دو لاکھ کا عدد مجھے معلوم نہ تھا
گیارہ سو باون کی کیا خصوصیت تھی۔ کہا میرے سامنے بھر سکتے ہیں میں نے کہا کہ ضرور
بلکہ میں نے بھر کر رکھ دیا ہے آج چار بجے میرے ساتھ دریا پور تشریف لے چلیں مولنا
مقبول احمد صاحب کو بھی میں دعوت دیتا ہوں وہیں ناشتہ فرمائیں وہ کتاب میں حاضر
کروں گا ایک ہی نقش ہے جو گیارہ سو باون طریقوں سے بھرا ہوا ہے جس میں کوئی ایک
دوسرے سے ملتا ہوا نہیں تو شاہ صاحب نے پوچھا کہ یہ فن آپ نے کس سے سیکھا
میں نے مرشد برحق اعلیٰحضرت امام اہلسنت فاضل بریلوی کا نام لیا۔ اعلیٰحضرت کے
معتقد تھے نام سن کر ان کو یقین ہو گیا مگر پوچھا کہ اعلیٰحضرت کتنے طریقوں سے بھرتے ہیں
میں نے کہا تئیس ۲۳۰۰ سو طریقے سے۔ کہا آپ نے اور کیوں نہیں سیکھا میں نے کہا وہ تو علم
کے دریا نہیں سمندر ہیں جب کسی فن کا ذکر اعلیٰحضرت کے سامنے آیا تو ایسی گفتگو فرماتے
معلوم ہوتا کہ عمر بھر اسی علم کو سیکھا اور اسی کی کتب بینی فرمائی ہے ان کے علوم کو میں کہاں
تک حاصل کر سکتا ہوں۔ آخر چار بجے دریا پور میرے ساتھ تشریف لائے اور وہ

کتاب جس پر میں نے وہ نقوش لکھے تھے ملاحظہ فرمایا اور بہت تعجب سے دیکھتے رہے اور اعلیٰحضرت سرکار کی زیارت کے مشتاق ہوکر بعد مغرب واپس ہوئے الحاصل جملہ فنون کی طرح فن تکسیر سے اعلیٰحضرت کو نہ صرف واقفیت تھی بلکہ اس فن میں بھی کمال اور مہارت رکھتے تھے بلکہ اگر مجتہد کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا۔

آپ ہر فن کے ہر علم کے ہیں امام مستفیض آپ سے ہیں سبھی خاص و عام
آپ ہیں نائب خاتم المرسلیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

## علم توقیت و نجوم اور امام العلوم

اعلیٰحضرت سرکار نے علم توقیت و نجوم کی طرف جب کبھی توجہ فرمائی تو مشاہیر فن کو اعلیٰحضرت کی بات ماننی پڑی ایک مرتبہ حضرت مولانا مولوی شاہ غلام حسین صاحب چشتی یعنی حضرت مولانا مولوی خواجہ شاہ محمد حسین صاحب چشتی نظامی فخری میرٹھی ثم الاجمیری کے والد ماجد تشریف لائے جو علم نجوم میں کامل اور اس فن کے ماہر تھے اعلیٰحضرت سے فرمایا سنتے ہو مولوی صاحب (یہ اعلیٰحضرت سے سن میں بہت بڑے اور اعلیٰحضرت کے والد ماجد کے دوستوں میں سے تھے) "لاہور فتح دہلی پر دھمک" اعلیٰحضرت نے فرمایا یہ کیسے۔ انہوں نے ایک زائچہ پیش کیا جو تیار کر کے لائے تھے اس کو اعلیٰحضرت کے سامنے رکھ دیا حضرت نے اس کو ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمایا یہ نہیں ہوگا بلکہ اس کا حاصل فقط تبدیل سلطنت ہے انہوں نے کہا وہی ہوگا جو میں نے کہا ہے جو میں نے حکم لگایا ہے۔ اعلیٰحضرت نے فرمایا مجھے اس سے اتفاق نہیں۔ یہ سنکر وہ خاموش ہو گئے اور تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد مکان تشریف لے گئے۔ پھر کئی مہینے کے بعد وہ تشریف لائے تو اعلیٰحضرت نے دریافت فرمایا کہئے حضرت کہاں لاہور فتح دہلی پر دھمک ہوئی؟ انہوں نے کہا آپ کا حکم لگانا بھی تو غلط ہوا کہاں تبدیل سلطنت ہوئی۔ اعلیٰحضرت نے فرمایا سلطنت تو بدل گئی پہلے ملکہ وکٹوریہ کی سلطنت تھی یعنی ولیم کے خاندان میں اور آج کل ایڈورڈ ہفتم بادشاہ ہیں ان کا خاندان دوسرا ہے دادیہال سے خاندان لیا جاتا ہے

نہ ننہال سے شرعاً نسب کا اعتبار باپ کی طرف سے ہوتا ہے نہ ماں کی جانب سے تب حضرت مولانا مولوی شاہ غلام حسین صاحب خاموش ہو گئے اور اعلیٰحضرت سرکار کی بات کو تسلیم کیا۔

آپ ہر فن کے ہر علم کے ہیں امام مستفیض آپ سے ہیں سبھی خاص و عام
آپ ہیں نائب سید المرسلیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

## فوراً بارش ہونے لگی

اور ایک واقعہ انہیں کا ہے ایک دن تشریف لائے تو اعلیٰحضرت نے دریافت فرمایا فرمائیے بارش کا کیا انداز ہے کب تک ہوگی انہوں نے ستاروں کی وضع سے زائچہ بنایا اور فرمایا اس مہینہ میں پانی نہیں ہے آئندہ ماہ میں ہوگا یہ کہکر وہ زائچہ اعلیٰحضرت کی طرف بڑھا دیا۔ اعلیٰحضرت نے دیکھکر فرمایا اللہ تعالیٰ جل وعلا کو سب قدرت ہے چاہے تو آج بارش ہو۔ انہوں نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ آپ ستاروں کی وضع کو نہیں دیکھتے۔ اعلیٰحضرت نے فرمایا میں سب دیکھ رہا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ ستاروں کے واضع اور اس کی قدرت کو بھی دیکھ رہا ہوں پھر اس مشکل مسئلے کو اعلیٰحضرت نے کس قدر آسان طریقے پر سمجھا دیا۔ سامنے گھڑی لگی ہوئی تھی اعلیٰحضرت نے ان سے پوچھا وقت کیا ہے بولے سوا گیارہ بجے ہیں۔ اعلیٰحضرت نے فرمایا بارہ بجنے میں کتنی دیر ہے شاہ صاحب بولے ٹھیک پون گھنٹہ۔ اعلیٰحضرت اٹھے اور بڑی سوئی کو گھما دیا فوراً ٹن ٹن بارہ بجنے لگے۔ اب اعلیٰحضرت نے فرمایا آپ نے کہا تھا ٹھیک پون گھنٹہ ہے بارہ بجنے میں۔ شاہ صاحب بولے آپ نے اس کی سوئی کھسکا دی ورنہ اپنی رفتار سے پون گھنٹے ہی کے بعد بارہ بجتے۔ اعلیٰحضرت نے فرمایا اسی طرح رب العزت جل جلالہٗ قادر مطلق ہے کہ جس ستارے کو جس وقت جہاں چاہے پہنچا دے وہ چاہے تو ایک مہینہ کیا ایک ہفتہ کیا ایک دن کیا ابھی بارش ہونے لگے اتنا زبان مبارک سے نکلنا تھا کہ چاروں طرف سے گھنگھور گھٹا آگئی اور پانی برسنے لگا۔ غرض اعتقاد علم نجوم پر اس قسم کا تھا ستاروں کے اثرات کے قائل تھے مگر اصل فاعل مختار حضرت عزت جل شانہ کو جانتے تھے ستاروں کی وضع اور رفتار بدلنے کی بھی ضرورت نہیں

بفضل اللہ ما شاء و یحکم ما یرید۔

آپ ہر فن کے ہر علم کے ہیں امام مستفیض آپ سے ہیں سبھی خاص و عام
آپ ہیں نائب خاتم المرسلین سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

## نہ مجھے طاعون ہے نہ ہوگا

اعلیحضرت خود فرماتے ہیں ایک صاحب نے میری دعوت کی باصرار لے گئے ان دنوں جناب سید حبیب اللہ صاحب دمشقی فقیر کے یہاں مقیم تھے ان کی بھی دعوت تھی میرے ساتھ تشریف لے گئے وہاں دعوت کا یہ سامان تھا کہ چند لوگ (بڑے گوشت) کے کباب بنا رہے تھے اور حلوائی پوریاں۔ یہی کھانا تھا۔ سید صاحب نے مجھ سے فرمایا آپ (بڑے گوشت) کے عادی نہیں اور یہاں کوئی اور چیز موجود نہیں بہتر ہو کہ صاحب خانہ سے کہہ دیا جائے۔ میں نے کہا میری عادت نہیں وہی پوریاں کباب کھائے۔ اسی دن مسوڑوں میں ورم ہو گیا اور اتنا بڑھا کہ حلق اور منہ بالکل بند ہو گیا مشکل سے تھوڑا دودھ حلق سے اتارتا اور اسی پر اکتفا کرتا۔ بات بالکل نہ کر سکتا تھا۔ یہاں تک کہ قرأت سریہ بھی میسر نہ تھی۔ سنتوں میں بھی کسی کی اقتدار کرتا۔ اس وقت مذہب حنفی میں عدم جواز قرأت خلف الامام کا یہ نفیس فائدہ مشاہدہ ہوا۔ جو کچھ کسی سے کہنا ہوتا لکھ دیتا بخار بہت شدید تھا اور کان کے پیچھے گلٹیں۔ میرے منجھلے بھائی مرحوم ایک طبیب کو لائے ان دنوں بریلی میں مرض طاعون بشدت تھا ان صاحب نے بغور دیکھ کر سات آٹھ مرتبہ کہا یہ وہی ہے، یہ وہی ہے، یہ وہی ہے۔ یعنی طاعون۔ میں بالکل کلام نہ کر سکتا تھا۔ اس لئے انہیں جواب نہ دے سکا حالانکہ میں خوب جانتا تھا یہ غلط کہہ رہے ہیں نہ مجھے طاعون ہے نہ انشاء اللہ العزیز کبھی ہوگا اس لئے کہ میں نے طاعون زدہ کو دیکھ کر بارہا وہ دعا پڑھ لی ہے جسے حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی بلا رسیدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے گا اس بلا سے محفوظ رہے گا وہ دعا یہ ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا۔ جن جن امراض کے مریضوں

جن جن بلاؤں کے مبتلاؤں کو دیکھ کر میں نے اسے پڑھا بحمدہٖ تعالیٰ آجتک اُن سے محفوظ ہوں اور بعونہٖ تعالیٰ ہمیشہ محفوظ رہونگا۔ مجھے ارشاد حدیث پر اطمینان تھا کہ مجھے طاعون کبھی نہ ہوگا آخر شب میں کرب بڑھا۔ میرے دل نے درگاہِ الٰہی میں عرض کی۔ اَللّٰھُمَّ صَدِّقِ الْحَبِیْبَ وَکَذِّبِ الطَّبِیْبَ ۔ اے اللہ اپنے حبیب کے سچ اور طبیب کے جھوٹ کو ظاہر فرما۔ کسی نے میرے داہنے کان میں مُنہ رکھ کر کہا کہ "مسواک اور سیاہ مرچیں" لوگ باری باری سے میرے لئے جاگتے اس وقت جو شخص جاگ رہا تھا میں نے اشارے سے اسے بلایا اور اس سے مسواک اور سیاہ مرچ کا اشارہ کیا وہ مسواک تو سمجھ گئے گول مرچ کسطرح سمجھیں بغرض بمشکل سمجھے جب یہ دونوں چیزیں آئیں بدقت میں نے مسواک کے سہارے پر تھوڑا تھوڑا مُنہ کھولا اور دانتوں میں مسواک رکھ کر چھوڑ دی کہ دانتوں نے بند ہو کر دبالی پسی ہوئی مرچیں اسی راہ سے داڑھوں تک پہنچائیں تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ ایک کلی خالص خون کی آئی مگر کوئی تکلیف واذیت محسوس نہ ہوئی اس کے بعد ایک کلی خون کی اور آئی اور بحمد اللہ تعالیٰ وہ گلٹیں جاتی رہیں مُنہ کھل گیا میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور طبیب صاحب سے کہلا بھیجا کہ آپکا وہ طاعون بفضلہ تعالیٰ دفع ہوگیا

# خدا کی قسم جہاز نہ ڈوبے گا

اعلحضرت خود فرماتے ہیں کہ پہلی بار کی حاضری (حرمین طیبین ۱۲۹۵ھ میں) حضرات والدین ماجدین کے ہمراہ رکاب تھی اس وقت مجھے تیئیسواں سال تھا واپسی میں تین دن طوفان شدید رہا تھا۔ اس کی تفصیل میں بہت طول ہے۔ لوگوں نے کفن پہن لئے تھے حضرت والد ماجد کا اضطراب دیکھ کر ان کی تسکین کے لئے بے ساختہ میری زبان سے نکلا کہ آپ اطمینان رکھیں خدا کی قسم یہ جہاز نہ ڈوبے گا۔ یہ قسم میں نے حدیث ہی کے اطمینان پر کھائی تھی جس میں کشتی میں سوار ہوتے وقت غرق سے حفاظت کی دعا ارشاد ہوئی ہے میں نے وہ دعا پڑھ لی تھی حدیث کے وعدۂ صادقہ پر مطمئن

تھا پھر بھی قسم کے نکل جانے سے خود مجھے اندیشہ ہوا اور مثا حدیث یاد آئی مَنْ یَّتَالَّ عَلَی اللہِ یُکَذِّبْہُ حضرت عزت کی طرف رجوع کی اور سرکار رسالت سے مدد مانگی۔ جل مجدہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الحمدللہ وہ مخالف ہوا کہ تین دن سے بشدت چل رہی تھی وہ گھڑی میں موقوف ہوگئی اور جہاز نے نجات پائی۔

## شہنشاہ مدینہ کے اسمار گرامی

شہنشاہِ عرب وعجم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسمار گرامی ننانوے کتابوں میں ننانوے پائے جاتے ہیں۔ اس بارے میں اب اعلیٰحضرت سرکار کی تحقیق ملاحظہ فرمائیے۔ حضرت ماما میاں علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ایک صاحب نے اعلیٰحضرت سرکار سے دریافت کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسمار گرامی کی وضاحت فرمائیں اعلیٰحضرت نے ارشاد فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم ذات دو ہیں۔ کتب سابقہ میں احمد ہے اور قرآن مجید میں محمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اس کے علاوہ حضور کے اسمائے صفات بے شمار ہیں۔ علامہ احمد خطیب قسطلانی نے پانچ سو جمع کئے ہیں، سیرت شامی میں تین سو کا ذکر اضافہ کیا۔ اور میں نے ۸۰۰ نام مبارک جمع کئے ہیں وہ چھ سو ہیں تو گویا چودہ سو ہوئے اور حضور کے اسمائے شریفہ ہر طبقے میں مختلف ہیں اور ہر ہر جنس میں الگ الگ ہیں دریا میں کچھ اور ہیں اور پہاڑوں میں کچھ اور آپ نے فرمایا کثرت اسمار صفات پر دلالت کرتی ہے ہر جگہ جدا نام ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ہر جگہ حضور کی ایک خاص تجلی ہے جس جگہ میں جس صفت کا ظہور ہے اسی کی مناسبت سے نام بھی ہے۔ اسی سلسلے میں ارشاد فرمایا کہ انجیل شریف کی بہت سی آیات ہیں جو حضور کے اوصاف بیان کرتی ہیں اگرچہ نصاریٰ نے تحریف کی ہے اور اپنے خیال میں وہ تمام آیات نکال ڈالی ہیں جو حضور کے اوصاف پر مشتمل ہیں مگر جس بات کو اللہ تعالیٰ مکمل رکھنا چاہے اسے کون ناقص کرسکتا ہے بہت سی آیات تحریف کے باوجود اب بھی موجود

ہیں مگر ان کو نظر نہیں آتی ہیں۔

## کایا پلٹ گئی

زبدۃ المحققین استاذ العلماء سراج الفقہاء حضرت مولانا شاہ سراج احمد صاحب خان پوری کی آپ بیتی سنئے جو اس زمانے کے اکابر علماء میں سے ہیں ان کے تعارف کے لئے صرف اس قدر کہنا کافی ہوگا کہ پاکستان بھر کے علماء ان سے سراج الفقہاء کے لقب سے مخاطب ہوتے ہیں جن کی نظر عنایت نے بڑے بڑے محققین اور نامور علماء پیدا کئے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ زمانہ طالب علمی میں ہمیں یہ بات سمجھا دی گئی تھی کہ مولانا احمد رضا شاہ بریلوی قدس سرہٗ کی کتابیں پڑھنا ناجائز ہے اسلئے میں نے اعلیٰحضرت کی طرف کوئی توجہ نہیں دی حسن اتفاق کہ مجھے میراث کے ایک رسالے کی تصنیف کے دوران ایک مسئلے میں الجھن پیدا ہوئی میں نے اس کے حل کے لئے دیوبند سہارنپور، دہلی اور دیگر بڑے بڑے مراکز کو خطوط لکھے لیکن کہیں سے بھی کوئی تسلی بخش جواب نہ آیا۔ آخر کار سب سے مایوس ہوکر میں نے اعلیٰحضرت مولانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں وہ سوال بھیجا اعلیٰحضرت نے صرف ایک ہفتے کے اندر جواب بھیجدیا اعلیٰحضرت نے اس مسئلے کو اس طرح حل کیا کہ تمام کتابوں کے اختلافات اور شکوک وشبہات رفع ہوگئے۔ اعلیٰحضرت کے جواب کو دیکھنے کے بعد اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کے متعلق میرا انداز فکر یکسر بدل گیا اور ان کے بارے میں تمام خیالات فاسدہ عقیدت سے بدل گئے پھر میں نے اعلیٰحضرت کی دیگر تصانیف بھی منگاکر پڑھنا شروع کر دیں اور مجھے یوں محسوس ہوتا کہ جیسے میں اعلیٰحضرت کی محض کتابوں کا مطالعہ ہی نہیں کر رہا تھا بلکہ شاہ بریلی تاجدار ملت اعلیٰحضرت وہاں سے تصرف فرماکر میرے دل کے آئینے سے دیوبندیت اور وہابیت کے زنگار کو دھوتے اور مسلکِ مذہب اہلسنت کی جلا بخشتے جا رہے ہیں۔ اس فتویٰ میراث کے جواب میں اعلیٰحضرت کا مجھے سائل فاضل ھداہ اللہ (یعنی سائل عالم کو خدا راہِ راست پر لائے) کے لفظوں سے خطاب فرمانا اعلیٰحضرت کی زبردست کرامت ہے گویا آپ نے اپنے کشف سے میری

وہابیت کو معلوم کر لیا اور ذرہ نوازی فرما کر جواب میں میرے لئے دعائیہ کلمات لکھ دیئے جو میری ہدایت کا سبب ہے کہ جو وہابیت و دیوبندیت استاذوں کی شاگردی کی وجہ سے ملی تھی حضور کی نگاہِ کرم اور خدا کے فضل و کرم سے اسی وقت سے جاتی رہی کوئی اندازہ کر سکتا ہے انکے زورِ بازو کا ؎ نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

## قیامت کب ہو گی

اعلیحضرت سرکار سے کسی نے عرض کیا قیامت کب ہو گی اور ظہورِ امام مہدی کب؟۔ اعلیحضرت نے ارشاد فرمایا قیامت کب ہو گی اسے اللہ تعالیٰ جانتا۔ اور اس کے بتانے سے اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیامت ہی کا ذکر کر کے ارشاد فرماتا ہے۔ عَالِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ ہ اللہ غیب کا جاننے والا ہے تو وہ اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں فرماتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے امام قسطلانی وغیرہ نے تصریح فرمائی کہ اس غیب سے مراد قیامت ہے جس کا اوپر کی متصل آیت میں ذکر ہے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے بعض علمائے کرام نے بملاحظہ احادیث حساب لگایا کہ یہ امت سن ہجری سے آگے نہ بڑھے گی۔ امام سیوطی نے اس کے انکار میں رسالہ لکھا۔ الکشف عن تجاوز ھٰذہ الامۃ الالف اس میں ثابت کیا کہ یہ امت ۱۰۰۰ھ سے ضرور آگے بڑھے گی۔ امام جلال الدین کی وفات شریف ۹۱۱ھ میں ہے اور اپنے حساب سے یہ خیال فرمایا کہ ۱۳۰۰ھ میں خاتمہ ہو گا بحمد اللہ تعالیٰ اسے بھی چھبیس ۲۶ برس گزر گئے اور ہنوز قیامت تو قیامت اشراطِ کبریٰ میں سے کچھ نہ آیا۔ امام مہدی کے بارے میں احادیث بکثرت اور متواتر ہیں مگر ان میں کسی وقت کا تعین نہیں اور بعض علوم کے ذریعے (یہ وہی بعض علوم ہیں حضور عالم ما کان و مایکون صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ کریم سے لدنی طور پر حضور اعلیحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمائے گئے ۱۲ عبید الرضا غفرلہٗ) مجھے ایسا خیال گزرتا ہے کہ شاید ۱۸۳۷ھ میں کوئی سلطنت اسلامی باقی نہ رہے اور ۱۹۰۰ھ میں حضرت امام مہدی ظہور فرمائیں کسی نے دریافت

کیا کہ حضور نے علم جفر سے معلوم فرمایا ارشاد ہوا ہاں، اور پھر کسی قدر زبان دبا کر فرمایا آم کھائیے پیڑ نہ گنیے (پھر خود ہی ارشاد فرمایا کہ میں نے یہ دونوں وقت ۱۸۳۷ء میں سلطنت اسلامی کا نہ رہنا اور ۱۹۰۰ھ میں امام مہدی کا ظہور فرمانا سید المکاشفین شیخ اکبر محی الدین عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلام سے اخذ کئے ہیں اللہ اکبر کیسا زبر دست واضح کشف تھا کہ سلطنت ترکی کا بانی اوّل عثمان پاشا حضرت کے مدتوں بعد پیدا ہوا مگر حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اتنے زمانے پہلے عثمان پاشا سے لے کر قریب زمانہ اخیر تک جتنے بادشاہ اسلامی اور ان کے وزراء ہوں گے رموز میں سب کا مختصر ذکر فرمایا ان کے زمانے کے عظیم وقائع کی طرف بھی اشارے فرمادئیے. کسی بادشاہ سے اپنی اسی تحریر میں بہ نرمی خطاب فرماتے ہیں اور کسی پر حالت غضب کا اظہار ہوتا ہے اس میں ختم سلطنت اسلامی کی نسبت لفظ ایقظ فرمایا اور صاف تصریح فرما دی کہ لا اقول ایقظ الھجریہ بل ایقظ الجفریہ میں ایقظ جفریہ کا حساب کیا تو ۱۸۳۷ھ آتے ہیں اور انہیں کے دوسرے کلام سے ۱۹۰۰ھ میں ظہور امام مہدی کے اخذ کئے وہ فرماتے ہیں سے (رباعی)

اذا دار الزمان علی حروف ⁂ بسم اللہ فالمھدی قاما
ویخرج فی الحطیم عقیم صوم ⁂ الا فاقرءہ من عندی سلاما

خود اپنی قبر شریف کی نسبت بھی فرمادیا کہ اتنی مدت تک میری قبر لوگوں کی نظر سے غائب رہے گی مگر اذا دخل السین فی الشین ظہر قبر محی الدین. جب شین میں سین داخل ہوگا تو محی الدین کی قبر ظاہر ہوگی سلطان سلیم جب شام میں داخل ہوئے تو ان کو بشارت دی کہ فلاں مقام میں میری قبر ہے سلطان نے وہاں ایک قبہ بنوادیا. جو زیارت گاہ عام ہے (پھر فرمایا) چند حد اول ۲۹ — ۲۸. خانوں کی آپ نے تحریر فرما دی ہیں جن میں ایک ایک خانہ لکھا اور باقی چھوڑ دئیے اب اس کا حساب لگاتے رہئیے کہ اس سے کیا مطلب ہے.

# بارگاہِ غوثیت میں اعلیٰحضرت کا مقام

مجمع السلاسل عارف باللہ حضرت مولانا شاہ خواجہ احمد حسین صاحب نقشبندی مجددی امروہوی کو سرکار غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اشارہ ہوا کہ مولانا شاہ احمد رضا خاں سے ملاقات کیجئے لہذا حضرت خواجہ احمد حسین صاحب ۲۴ رمضان ذیشان ۱۳۳۱ھ میں اعلیٰحضرت عظیم البرکت فاضل بریلوی قدس سرہٗ القوی کی ملاقات کے لئے پہنچے مغرب کا وقت تھا جماعت قائم ہو چکی تھی نماز مغرب کی پہلی رکعت تھی اعلیٰحضرت امامت فرما رہے تھے۔ شاہ صاحب بھی جماعت میں شامل ہو گئے نماز مغرب کے قعدۂ اخیرہ میں اعلیٰحضرت فاضل بریلوی کو حضور پر نور سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے القا فرمایا کہ خواجہ احمد حسین حاضر ہیں ان کو اجازت تامہ عطا کر دیجئے۔ اعلیٰحضرت نے سلام پھیرتے ہی اپنے سر کا عمامہ اتار کر خواجہ احمد حسین شاہ صاحب کے سر پر رکھ دیا اور احادیث واعمال واشغال اور سلاسل کی اجازت تامہ عطا فرمائی نیز فی البدیہہ تاج الفیوض ۱۳۳۱ھ کا لقب بھی عطا فرمایا جس سے سن ۱۳۳۱ھ نکلتی ہے خواجہ احمد حسین صاحب نے عرض کیا کہ حضور ابھی تو آپ سے گفتگو کا شرف بھی حاصل نہیں ہوا اور اس فقیر پر آپ کی یہ عنایتیں۔ اعلیٰحضرت نے فرمایا ابھی نماز کے قعدۂ اخیرہ میں میرے سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے میرے قلب پر القا ہوا کہ خواجہ احمد حسین حاضر ہیں ان کو اجازت تامہ دیدیجئے ؎

سندیں حضرت خواجہ احمد کو بھی سلسلے کی احادیث و اعمال کی
غوثِ اعظم کے ارشاد پر تم نے دیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

# مجدد حدیث پاک کی روشنی میں

صاحب الفضیلت حضرت الحاج الشاہ مفتی رضوان الرحمٰن صاحب رضوی اندوری اپنی تصنیف سیرت اعلیٰحضرت میں تحریر فرماتے ہیں صحیح حدیث شریف ہے سرور کائنات

فخرِ موجودات علیہ افضل التحیات فرماتے ہیں اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا اَمْرَ دِیْنِھَا (ابوداؤد) (ترجمہ) بیشک اللہ تعالیٰ ہر صدی کے شروع میں اس امت کے لئے مجدد کو بھیجتا ہے جو رب کے دین کو سنوارتا ہے اس حدیث شریف کی شرح میں شیخ الاسلام حضرت علامہ بدرالدین علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اعلم ان المجدد انما ھو بغلبۃ الظن ممن عارفہ بقرائن احوالہ والانتفاع بعلمہ ولا یکون المجدد الا عالما بالعلوم الدینیۃ الظاھرۃ والباطنۃ ناصرا للسنۃ قامعا للبدعۃ (ترجمہ) جان لو کہ مجدد پہچانا جاتا ہے ظن غالب سے اس کے قرائن احوال سے اور اس کے علم کے نفع سے اور مجدد وہی ہوگا جو علوم دینیہ ظاہری و باطنی کا عالم ہو پاسبان سنت اور ماحی بدعت ہو۔ اہلِ بصیرت خوب جانتے ہیں کہ اس صدی کے شروع میں جس وقت فرقہائے باطلہ اسلامی نظریات اور دینی معتقدات کو پامال کرنے میں مصروف تھے ایک طرف نیچریت مسلمانوں کے دل و دماغ کو خدا کے تصور سے خالی کر رہی تھی اور دوسری طرف قادیانیت ختم نبوت کے عقیدے کو ختم کر کے قادیانی کی مصنوعی نبوت کی جڑیں مضبوط کر رہی تھی۔ کہیں چکڑالویت احادیث نبویہ کے ذخائر کو ناقابل عمل قرار دیکر مسلمانوں کو طریق مصطفوی سے ہٹانا چاہتی تھی۔ اور کہیں دیوبندیت وہابیت لادینیت مسلمانوں کے دلوں سے محبوبان خدا کی عظمت و محبت محو کر کے مسلمانوں کو عقائد باطلہ کے جال میں پھانس کر مرتد بنانا چاہتی تھی اس وقت صرف اعلیحضرت قدس سرہٗ نے اپنے زبان و قلم سے اُن تمام فرقہائے باطلہ کو طشت از بام کر کے مسلمانوں کو ان صیادوں سے بچایا آپ کے تبحر علمی اور خدمات دینی کے پیش نظر عرب و عجم کے مشاہیر علماء اور اکابر فضلاء نے بالاتفاق فیصلہ کیا ہے کہ عالم علوم ظاہری و عارف علوم باطنی ناصر السنۃ قامع البدعۃ مولانا شاہ احمد رضا خانصاحب فاضل بریلوی چودھویں صدی کے مجدد ہیں۔

# از شیخ العلماء بمکۂ معظمہ و مدینۂ طیبہ اعلیٰحضرت کے مجدد ہونے کی شہادت

مکۂ معظمہ کے شیخ العلماء محافظ کتب حرم علامہ سید شاہ اسمٰعیل خلیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لو قیل فی حقہ انہ مجدد ھذا القرن لکان حقا وصدقا۔ اگر ان (اعلیٰحضرت) کے حق میں کہا جائے کہ وہ اس صدی کے مجدد ہیں تو بیشک حق و صحیح ہے۔

مدینۂ منورہ کے شیخ العلماء حضرت علامہ موسیٰ علی شامی ازہری احمدی دردیری مدنی فرماتے ہیں۔ فقد اطلعت علی ھذہ الرسالۃ المسماۃ بالدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ فجزی اللہ مولفھا عن الاسلام والمسلمین احسن الجزاء امام الائمۃ المجدد لھذہ الامۃ امر دینھا المؤید لنور قلوبھا ویقینھا الشیخ احمد رضا خان بلغہ اللہ فی دارین القبول والرضوان (ترجمہ) میں اس رسالہ موسوم بہ الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ پر مطلع ہوا۔ پس اللہ عزوجل بہترین جزا عطا فرمائے اس کے مؤلف کو اسلام اور تمام مسلمانوں کی طرف سے (وہ) اماموں کا امام اور مجدد ہے اس امت کے امور دینیہ کا جو قلوب کے نور اور یقین کی تائید سے آراستہ ہے شیخ احمد رضا خاں اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا و آخرت میں قبول و رضوان عطا فرمائے۔

حرمین شریفین کو جب گئے اعلیٰحضرت مجدد پکارے گئے
عرب والے ہیں خوب دھومیں مچیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

# حضرت مجدد الف ثانی کی زبانی مجدد کی تعریف

سلطان العارفین امام الکاملین شیخ الطریقت والشریعت حضرت علامہ مولٰنا مولوی الحاج الشیخ احمد فاروقی مجدد الف ثانی قدس سرہ الربانی اپنے مکتوبات جلد ثانی کے صفحہ ۱۵ پر فرماتے ہیں۔

وبداند کہ بر سر ہر مأتہ مجددی گزشتہ است۔ اسی صفحہ پر کچھ آگے تحریر فرماتے ہیں۔ ومجدد آنست کہ ہرچہ در آن مدت از فیوض بامتیاں برسد بتوسط او برسد اگرچہ اقطاب و اوتاد آن وقت بودند و بدلاں ونجبا باشند۔ از مکتوبات امام ربانی جلد ثانی صد ۱۵ مطبع نول کشور لکھنؤ۔ (ترجمہ) اور جاننا چاہئیے کہ ہر صدی کے کنارے پر ایک مجدد گزرا ہے اور مجدد وہ ہے کہ اس کے زمانے میں امتوں کو جتنے فیوض پہنچتے ہیں وہ اسکے واسطے سے پہنچتے ہیں اگرچہ اس وقت اقطاب اور اوتاد ہوں اور ابدال ونجبا رہوں۔

شیخ ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے مکتوب گرامی کی اس عبارت سے ذہن وفکر پر زور دئے بغیر چند امور کھل کر سامنے آتے ہیں۔ ہر صدی میں مذہب وملت کے نکھار کے لئے ایک مجدد کی بعثت سنت الٰہیہ ہے نیز وہ مجدد اپنے وقت کے جملہ اقطاب وابدال رہروان طریقت وحامیان شریعت کا امام ومقتدیٰ ملجا وماویٰ مرجع ومنشا ہوتا ہے قرب الٰہی کی منازل و راہِ سلوک کے مراحل طے کرنے کے لئے اس کی سرکار کی حاضری کے بغیر چارہ نہیں اس کے دربار کی یاوری کے بغیر یارا نہیں۔ جس نے کتب تصوف کی تھوڑی سی ورق گردانی کی ہے اس پر یہ امر مخفی نہیں کہ کسب محض اس راہ میں ناکافی جب تک اوپر سے باران فیوض نہ ہو خالی مجاہدات مجرد ریاضات ہرگز خدا سے قریب نہیں کرسکتے بلکہ ہر وقت خطرہ لاحق کہ وہ چالاک بھیڑیا ابلیس لعین جو ہر آن تاک میں بیٹھا ہے پتہ نہیں کب اس بھولی بھیڑ کو اچک لے ؎

دل پہ کندہ ہو ترا نام کہ وہ دزد رجیم الٹے ہی پاؤں پھرے دیکھ کے طغریٰ تیرا۔

الحاصل راہِ سلوک سے گزرنے کے لئے فیوض الٰہیہ لازمی ہیں اور بقول مجدد صاحب ان فیوض کا حصول بغیر مجدد کے توسط کے ممکن نہیں نتیجہ ظاہر ہے کہ کوئی ولایت وقطبیت کے درجے پر اس وقت تک فائز نہیں ہوسکتا جب تک اس دور کے مجدد کی طرف رجوع نہ کرے اور اسکو اپنا امام ومقتدا نہ مانے ؎

کس گلستان کو نہیں فصلِ بہاری سے نیاز ⁂ کون سے سلسلے میں فیض نہ آیا تیرا

## انوارِ الٰہی

سید الطائفہ امام الطریقت سلطان الاولیاء حضرت سیدنا جنید بغدادی قدس سرہٗ القدسی کے زمانے میں ایک نصرانی رہتا تھا ایک روز اس نے اپنے گلے میں زنار پہنا اور اس کے اوپر مسلمانوں کا لباس پہنکر اس وقت کے بڑے بڑے اولیائے کرام کی بارگاہ میں پہنچا جس جس کی شہرت سنی اسی کی خانقاہ میں حاضر ہوا اور کہا کہ ایک حدیث کا مطلب سمجھنے آیا ہوں. حدیث میں آیا ہے. اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر من نور اللہ اس کا کیا مطلب ہے جس جگہ گیا وہاں سے یہی جواب پایا کہ مومن کی فراست سے ڈرو اس لئے کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے ترجمہ کر دیا. اس نے کہا کہ ترجمہ تو میں بھی جانتا ہوں جس جگہ جائے یہی جواب پائے بالآخر گھومتا گھومتا سیدنا جنید بغدادی کی بارگاہ میں پہنچا. عرض کیا ایک حدیث کا مطلب دریافت کرنے آیا ہوں فرمایا دریافت کیجئے. تو کہا کہ حدیث میں آیا ہے اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر من نور اللہ اس حدیث کا کیا مطلب ہے؟ حضرت جنید بغدادی مسکرائے اور فرمایا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ تو اپنا زنار توڑ کفر چھوڑ اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جا. نصرانی نے جب یہ سنا تو فوراً پکار اٹھا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہٗ ورسولہ. پھر نصرانی نے کہا حضرت یہ تو فرمائیے کہ میں نے بڑی بڑی خانقاہوں میں مدرسوں میں جا کر اس حدیث کا مطلب پوچھا سب نے اس کا ترجمہ کر دیا انہوں نے مجھ کو کیوں نہیں جانا. تو حضرت جنید بغدادی نے فرمایا کہ تو جہاں جہاں گیا سب نے جانا سب جانتے تھے کہ تو مسلمان نہیں ہے لیکن جس نور سے وہ یہ دیکھ رہے تھے کہ تو مسلمان نہیں اسی نور سے وہ یہ بھی ملاحظ فرما رہے تھے کہ تجھ کو مسلمان ہونا تو جنید کے ہاتھ پہ ہے ہم بیچ میں کیوں خلل ڈالیں. اب اعلیٰحضرت سرکار کی بارگاہ میں حاضری دیجئے اعلیٰحضرت مسجد سے دولتکدے پر تشریف لا رہے ہیں کہ ایک صاحب دور دراز سے سفر طے کر کے حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا حضور ایک مسئلہ دریافت کرنے کیلئے

حاضر ہوا ہوں. فرمایا بیان کیجئے. عرض کیا حضور آرام سے تشریف رکھیں تو میں عرض کروں. فرمایا بیان تو کیجئے. عرض کیا حضور وضو میں چار فرض ہیں. کہنیوں تک ہاتھ دھونا. سر کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک موہنہ دھونا. چوتھائی سر کا مسح کرنا. گٹوں تک پاؤں دھونا مگر اس سے پہلے ہاتھ دھونا کلی کرنا ناک میں پانی چڑھانا اس کی کیا وجہ ہے میں بہت سے علماء کے پاس گیا مگر ہر ایک نے یہی جواب دیا کہ یہ سنّت ہے. یہ تو میں جانتا ہوں کہ یہ سنت ہے۔ اعلیٰحضرت نے فرمایا علماء نے روزمرہ کا مسئلہ جانکر توجہ نہیں فرمائی ورنہ کوئی مشکل بات نہ تھی عرض کیا حضور ہی توجہ فرمائیں. اعلیٰحضرت نے فرمایا وضو کس سے ہوتا ہے عرض کیا پانی سے فرمایا پانی کے شرائط ہیں رنگ، بو، مزا رنگ معلوم کرنے کو ہاتھ دھوئے جاتے ہیں. مزا معلوم کرنے کے لئے کلی کی جاتی ہے اور بو معلوم کرنے کے لئے ناک میں پانی چڑھایا جاتا ہے جب معلوم ہو گیا پانی ٹھیک ہے فرائض ادا کر لئے جاتے ہیں پتہ یہ چلا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جل وعلا کے مقبول بندے حقیقت میں صاحب ایمان ہوتے ہیں حدیث پاک "نور خدا" کے ساتھ سب کچھ دیکھ لیتے ہیں ان کے سامنے ظاہر و باطن یکساں ہے. پھر خود شہنشاہ عالم نور مجسم سید اکرم رسول مکرم محبوب رب اعظم صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جن کے صدقے میں ان اللہ والوں کو یہ وسعت نظر عطا ہوئی. کائنات کی کوئی شے پوشیدہ کیسے رہ سکتی ہے. جبھی تو اعلیٰحضرت فرماتے ہیں ؎

سرِ عرش پر ہے تری گزر دلِ فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

## بچپن ہی سے یکتائے زمانہ

مقبول بارگاہ اعلیٰحضرت مولوی سید ایوب علی صاحب رضوی فرماتے ہیں کہ ایک روز صبح کے وقت حاجی محمد شاہ خانصاحب عرف حاجی مچھن خانصاحب محلہ سوداگران میں اعلیٰحضرت کے دولت خانے سے کچھ فاصلے پر اُتر جانب ان کا مکان ہے اعلیٰحضرت کی نشست گاہ میں جاروب کشی فرمارہے تھے چونکہ ہم لوگوں کو یہ پہلا

اتفاق دیکھنے کا ہوا۔ برادرم قناعت علی صاحب کی غیرت نے یہ گوارا نہیں کیا کہ ایک بزرگ ہستی جو نہ صرف ایک معمر دیندار اہلِ علم ہیں بلکہ معقول زمینداری بھی رکھتے ہیں وہ جاروب کشی کریں اور میں کھڑا دیکھتا رہوں اس لئے بڑھ کر اس خدمت کو خود انجام دینا چاہا مگر حاجی صاحب نہ مانے اور فرمانے لگے صاحبزادے یہ میرا فخر ہے کہ اپنے شیخ کے آستانۂ عالیہ کی جاروب کشی کروں (ہم لوگوں کو اس سے پہلے یہ معلوم نہ تھا کہ یہ بھی اعلحضرت سے مرید ہیں بس یہ جانتے تھے کہ اعلحضرت کے پڑوسی اور برادری کے آدمی ہیں اور ایک زمیندار ہیں) پھر حاجی صاحب نے فرمایا میں عمر میں اعلحضرت سے بڑا ہوں ان کا بچپن دیکھا جوانی دیکھی اور اب بڑھاپا دیکھ رہا ہوں ہر حالت میں یکتائے زمانہ پایا تب ہاتھ میں ہاتھ دیا بڑھاپے میں تو ہر کوئی بزرگ ہو جاتا ہے انہیں بچپن میں، میں نے ضرب المثل اور یکتائے روزگار دیکھا۔

## قطبِ مدینہ

راقم الحروف غلام رضائے آل رسول محمد امانت رسول رضوی غفرلہ القوی ۱۴۰۰ھ میں دوبارہ ہمراہ برادرم الحاج حافظ عنایت رسول صاحب رضوی زیدت عنایتہ، مدینہ طیبہ طاہرہ حاضر ہوا تو قطب مدینہ رطیبہ عارف باللہ زینت الاولیاء فخر الاصفیاء سلطان العلماء شیخ العارفین حضرت علامہ مولینا مولوی الحاج الشاہ ضیاء الدین احمد مدنی دام ظلہم النورانی نے فرمایا شہزادۂ اعلحضرت مفتئ اعظم ہند مولانا شاہ مصطفےٰ میاں صاحب قبلہ کی پیدائش ۱۳۱۰ھ میں ہوئی فقیر اس وقت زیر تعلیم تھا اور فقیر کی سن ولادت ۱۲۹۴ھ ہے مفتئ اعظم قبلہ کی ولادت کے وقت فقیر سولہ سال کا تھا۔ میں نے مفتئ اعظم قبلہ کا بچپن دیکھا جوانی دیکھی اور اب بڑھاپا بھی دیکھ رہا ہوں۔ بڑھاپے میں تو ہر شخص عمل کی طرف توجہ کرتا ہے اور بزرگ بن جاتا ہے بڑھاپے میں عمل کی طرف متوجہ ہونا اور بزرگ بن جانا کوئی کمال نہیں ہے۔ جوانی دیوانی مشہور ہے جوانی میں منہیات شرعیہ سے محفوظ رہنا شریعت مصطفویہ علیہ التحیۃ والثناء پر عمل کرنا اور ہر ہر سنت پر عامل ہونا سب سے بڑا کمال ہے۔ مفتئ اعظم قبلہ تو

بچپن ہی سے پیکرِ علم وعمل جامع زہد وتقویٰ مادر زاد ولی ہیں اس وقت ان کے علم وفضل زہد وتقویٰ ریاضت وعبادت فقر وعرفان اور بزرگی پرہیزگاری کا کیا کوئی اندازہ لگا سکتا ہے وہ ہو بہو صورۃً سیرۃً اعلیٰحضرت ہیں بلکہ اعلیٰحضرت قبلہ کا جو آواز تھا مفتیٔ اعظم قبلہ کا اسوقت بالکل وہی آواز ہے۔ فقیر ضیاء الدین احمد عمر میں مفتیٔ اعظم قبلہ سے بڑا ضرور ہے لیکن مراتب میں مفتیٔ اعظم فقیر سے بہت بڑے ہیں۔ راقم الحروف نے عرض کیا ہے سہ

نہیں کچھ اس میں شک آقا کہ ہمشکلِ رضا تم ہو ۔۔۔ نہ دیکھا اعلیٰحضرت کو ہو جس نے تم کو وہ دیکھے

جمالِ حضرتِ احمد رضا کا آئینہ تم ہو ۔۔۔ فصاحت میں بلاغت میں فقاہت میں صداقت میں

مفتیٔ اعظم ہند ابنِ رضا دیکھنے سے جنہیں یاد آئے خدا

شکل وصورت ہے ان کی عجب دلنشیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

## مجدد کی ہمہ وقت مصروفیت

۱۳۳۷ھ مطابق ۱۹۱۹ء میں اعلیٰحضرت سرکار جبلپور تشریف لئے جا رہے تھے حاجی کفایت اللہ صاحب بھی ہم سفر تھے ان کے دل میں یہ خیال گزرا کہ مجدد کا کوئی وقت خدمت دین سے خالی نہیں جاتا۔ آج اس طویل سفر میں کون سی دین کی خدمت ہو رہی ہے جب اعلیٰحضرت جبلپور پہنچے تو حاجی کفایت اللہ صاحب سے فرمایا فقیر نے راستے میں تین سو ساٹھ اشعار کہے ہیں جس میں پینتیس ۳۵ اشعار نعت پاک کے ہیں باقی عموماً وہابیہ خصوصاً دیوبندیوں کے رد میں ہیں ذرا قلمبند کر لیجئے ان کو یہ قصیدہ مبارکہ دیکھکر اپنے دل کے وسوسے پر ملامت ہوئی اور اعلیٰحضرت سے عرض کیا کہ حضور میرے دل میں یہ وسوسہ گزرا تھا لیکن خدا کی قسم اب مجھے یقین ہو گیا آپ کا کوئی وقت بھی تبلیغ دین سے غافل نہیں ہے کچھ اہلِ فن ہی اس کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ تین سو ساٹھ اشعار کا کہنا وہ بھی ٹرین وغیرہ میں اور ان کو ترتیب سے یاد رکھنا پھر قیام گاہ پر بالترتیب تحریر کرانا ہر ایک کے بس کا کام نہیں اللہ کے ولی ہی کا کام ہے اور ان کی یہ کھلی ہوئی کرامت ہے وہ قصیدۂ مبارکہ الاستمداد علیٰ اجیال الارتداد۔ تاریخی نام سے
۱۳۳۷ھ

سنہ ۱۳۳۷ھ میں شائع ہو چکا جس کا مطلع ہے۔

نعتِ اکرم سیدِ عالم ؛ صلی اللہ علیہ وسلم
سچی بات سکھاتے یہ ہیں ؛ سیدھی راہ چلاتے یہ ہیں

## اشرفی میاںؒ کا کشف

حجۃ الاسلام کے داماد مخدومی حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ تقدس علی خاں صاحب پاکستانی زید مجدہٗ نے راقم الحروف محمد امانت رسول رضوی سے دوسری بار کی حاضری حرمین شریفین ۱۳۹۷ھ ہمراہ برادرم حافظ محمد عنایت رسول صاحب مدینۂ طیبہ میں فرمایا کہ حضرت مولانا شاہ سید علی حسین صاحب اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہٗ از اولاد امجاد سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر وبیشتر بریلی شریف اعلیٰحضرت قبلہ سے ملاقات کے لئے تشریف لاتے اعلیٰحضرت ان کا وہ اعلیٰحضرت کا بہت ہی ادب واحترام فرماتے دونوں ایک دوسرے کی دست بوسی فرماتے اعلیٰحضرت جس مسند پر تشریف فرما ہوتے تھے اس پر کسی کو نہیں بٹھاتے تھے لیکن ایک بار میری موجودگی میں حضور اشرفی میاں اعلیٰحضرت سے ملنے تشریف لائے تو اعلیٰحضرت نے ان کو اپنی مسند پر بٹھایا۔ حضور اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہٗ کا واقعہ ہے کہ جب ٹرین سے سفر فرماتے اور ٹرین اگر بریلی شریف سے گزرتی ہوئی جاتی تو حضرت اشرفی میاں ٹرین میں کھڑے ہو جاتے رفقاء پوچھتے حضور کیوں کھڑے ہوئے تو فرماتے قطب الارشاد مولانا شاہ احمد رضا خانصاحب اپنی مسند پر اس آلِ رسول کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے ہیں میں نائب رسول کی تعظیم کے لئے کھڑا ہو گیا۔ اشرفی میاں حضور ایک رشتہ سے حضور اعلیٰحضرت کے پیر بھائی بھی تھے کہ اعلیٰحضرت کے پیر و مرشد امام الاولیاء مولانا سید شاہ آل رسول مارہروی قدس سرہٗ القوی کے بھی اشرفی میاں خلیفہ تھے اور ایسے خلیفہ تھے کہ ان کے بعد کوئی خلیفہ نہیں ہوا یہ خاتم الخلفاء ہوئے۔

اشرفی سلسلے کے مسلّم امام وہ میاں اشرفی واجب الاحترام
قطبِ ارشاد تجھ کو کہیں محی دیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

## فرمانِ شیخ المشائخ

حضرت مولانا نسیم بستوی اپنی تصنیف مجدد اسلام میں تحریر فرماتے ہیں سلسلہ اشرفیہ کے امام واجب الاحترام شیخ المشائخ مولٰنا سید شاہ علی حسین اشرفی میاں کچھوچھوی اپنے خدام و مریدین سے فرمایا کرتے تھے میرا مسلک شریعت و طریقت میں وہی ہے جو اعلیٰحضرت مولٰنا شاہ احمد رضا خانصاحب بریلوی کا ہے لہٰذا میرے مسلک پر مضبوطی سے قائم رہنے کے لئے اعلیٰحضرت فاضل بریلوی کی تصانیف ضرور زیر مطالعہ رکھو۔

## مصنف ہزار کتب و رسائل

| | |
|---|---|
| المختار میں سالِ ولادت ۱۲۷۲ھ | حکم میں عمر پاک امانت ۶۸ |
| دونوں کے اعداد سے نکلے | اعلیٰحضرت کی سن رحلت |

ولادت ۱۲۷۲ھ
عمر ۶۸
وصال ۱۳۴۰ھ

چودھویں صدی کے مجدد شریعت محمدیہ کے ناصر و مؤید اعلیٰحضرت عظیم البرکت امام اہلسنت فخر زمین و زمن علامہ مولٰنا مولوی حافظ قاری مفتی حکیم الحاج الشاہ المختار عبد المصطفٰے محمد احمد رضا خانصاحب علیہ الرحمۃ والرضوان کی یہ کیسی روشن کرامت ہے کہ صرف اڑسٹھ سال کی عمر شریف پائی ایک ہزار سے زیادہ کتابیں تصنیف فرمائیں مشائخ کرام فرماتے ہیں فتاویٰ رضویہ شریف جو بارہ جلدوں پر مشتمل ہے اور اس کی ہر جلد قلمی تقریبًا ایک ہزار صفحات کی ہوگی وہی کتاب اتنی ضخیم ہے کہ کوئی دوسرا اڑسٹھ سال کیا سو سال میں بھی نہیں لکھ سکتا جس کا پورا نام العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ ہے۔ اعلیٰحضرت نے صرف اڑسٹھ سال کی عمر پائی اس میں سے بھی چودہ سال نکال دیجئے کہ چودھویں سال میں اعلیٰحضرت نے فتویٰ کا کام شروع کیا تو صرف چوّن سال بچے چوّن سال میں چوّن علوم و فنون پر مشتمل ایک ہزار سے زیادہ کتابیں تصنیف فرمائیں۔

سبحان اللہ العظیم ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

اسی سے نبی کریم رؤف و رحیم علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلاۃ واکرم التسلیم کے سچے وارث و نائب شہنشاہ ولایت مجدد دین وملت اعلیٰحضرت عظیم البرکت کے علم و ذہانت و قابلیت و فصاحت و بلاغت و فقاہت و کرامت اور ولایت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے سہ

علم و عرفاں کی کتنی ہی نہریں بہیں تم نے دس سے زیادہ کتابیں لکھیں
ہو صدی چودھویں کے مجدد تمہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

## در بھوالی ضلع نینی تال از قرآن استخراج سن وصال

اعلیٰحضرت سرکار اُن اولیائے کاملین میں سے تھے جن کے قلوب پر فرائض الٰہیہ کی عظمت چھائی رہتی ہے چنانچہ جب ۱۳۳۹ھ کا ماہ رمضان ذیشان مئی جون ۱۹۲۱ء میں پڑا اور مسلسل علالت وضعف فراواں کے باعث اعلیٰحضرت نے اپنے اندر امسال کے موسم گرما میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ پائی تو اپنے حق میں فتویٰ دیا کہ پہاڑ پر سردی ہوتی ہے وہاں روزہ رکھنا ممکن ہے لہٰذا روزہ رکھنے کے لئے وہاں جانا استطاعت کی وجہ سے فرض ہو گیا پھر آپ روزہ رکھنے کے ارادے سے کوہ بھوالی ضلع نینی تال تشریف لے گئے آپ کو عالم ماکان و مایکون سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عطا فرمودہ علوم سے معلوم ہو چکا تھا کہ مجھے ۱۳۴۰ھ میں دنیائے فانی سے کوچ کرکے بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہونا ہے۔ ۱۳۳۴ھ میں اعلیٰحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے اپنے دوست امام المحدثین مولانا شاہ وصی احمد حنفی انصاری محدث سورتی ثم پیلی بھیتی کی سن وصال آیۃ کریمہ يُطَافُ عَلَيْهِم بِآنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ (۱۳۳۴ھ) سے نکالی اور فرمایا اس آیت کریمہ میں جب واؤ ملا دیا جائے گا تو دوست دوست سے مل جائیگا یعنی دوست کی سن وصال نکلے گی حاضرین میں سے کسی نے بھی اس بات پر غور نہیں کیا نہ سمجھے نہ دریافت کیا۔ اعلیٰحضرت نے بھوالی پہاڑ پر ۳ ر رمضان ذیشان ۱۳۳۹ھ کو اپنی تاریخ وصال کی خبر دیتے ہوئے اپنے قلم حق رقم سے یہ آیت کریمہ تحریر فرمائی۔

وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِآنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ وَّأَكْوَابٍ ۱۳۴۰ھ اور ۱۳۴۰ھ میں اعلیحضرت نے وصال فرمایا تب ان حضرات کو یاد آیا کہ اعلیحضرت نے تو ۱۳۳۴ھ ہی میں یعنی وصال سے چھ سال پہلے ہی اپنی سن وصال اشاروں میں بتا دی تھی فرمایا تھا اس آیت کریمہ میں جب واؤ ملا دیا جائے گا تو دوست سے دوست مل جائے گا ابجد کے حساب سے واؤ کے چھ عدد ہیں یعنی بغیر واؤ کے تو ۱۳۳۴ھ نکلتی ہے جو میرے دوست محدث سورتی کی سن وصال ہے اور واؤ ملا کر ۱۳۴۰ھ نکلے گی جو میری سن وصال ہو گی۔ اللہ اللہ شہنشاہ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عطا فرمودہ علوم کا حامل اپنے وصال سے چار ماہ بائیس روز پہلے اپنے انتقال کی خبر دے رہا ہے بلکہ چھ سال قبل اشاروں میں بھی بتا چکا حتیٰ کہ اس نے اپنی دنیوی زندگی ہی میں وہ آیت مقدسہ بھی تحریر کر دی جو اس کے مادۂ تاریخِ وفات پر مشتمل ہے۔

## آخری مجلس مبارک

بھوالی پہاڑ کے دوران قیام میں اعلیحضرت سرکار کو درد پہلو کا دورہ پڑا جس کے باعث ضعف نے شدت اختیار کر لی یہاں تک اوائل محرم ۱۳۴۰ھ تک آپ کو وہیں رہنا پڑا پھر ۱۴ محرم ۱۳۴۰ھ کو آپ بھوالی پہاڑ سے بریلی شریف تشریف لائے۔ آپ کی علالت کی اطلاع چونکہ ہر طرف پہنچ چکی تھی اس لئے وطن اور بیرون جات کے مسلمان عیادت کے لئے اور بیعت کے لئے کثیر تعداد میں آنا شروع ہو گئے باوجود نقاہت آپ کی ہر مجلس مواعظ و نصائح کا ذخیرہ ہوتا۔ اس دوران علالت میں آپ بکثرت ذکر شاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے اور خصوصیت کے ساتھ اپنے اور تمام مسلمانوں کے لئے حسن خاتمہ کی دعا کرتے تضرع اور خشیت کی یہ حالت تھی کہ اکثر احادیث رقاق بیان فرماتے خود آپ کی اور حاضرین کی روتے روتے ہچکی بن جاتی۔ اکثر اوقات فرماتے جس کا ایمان پر خاتمہ ہو گیا اس نے سب کچھ پا لیا۔ کبھی فرماتے اگر بخشدے تو اس کا فضل ہے نہ بخشے تو اس کا عدل ہے۔ ایک دن لوگوں کو کاشانہ

اقدس پر طلب فرمایا اور دین و ایمان کو بچانے کے سلسلے میں ان کو سخت تاکید اور نصیحت فرمائی وعظ کی اس آخری مجلس میں آپ نے جو ایمان افروز تقریر فرمائی اسکا اقتباس ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

**آخری تقریر کا اقتباس** | پیارے بھائیو! لَا اَدْرِیْ مَابَقَائِیْ فِیْکُمْ مجھے معلوم نہیں کہ میں کتنے دن تمہارے اندر ٹھہروں تین ہی وقت ہوتے ہیں۔ بچپن، جوانی، بڑھاپا بچپن گیا جوانی آئی جوانی گئی بڑھاپا آیا اب کون سا وقت چوتھا آنے والا ہے جس کا انتظار کیا جائے ایک موت ہی باقی ہے اللہ قادر ہے کہ ایسی ہزار مجلسیں عطا فرمائے اور آپ سب لوگ ہوں میں ہوں اور میں آپ لوگوں کو سناتا رہوں مگر بظاہر اب اس کی امید نہیں۔ اے لوگو تم مصطفےٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھولی بھیڑیں ہو۔ بھیڑیئے تمہارے چاروں طرف ہیں یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکائیں تمہیں فتنے میں ڈالدیں۔ تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں ان سے بچو اور دور بھاگو۔ دیوبندی ہوئے رافضی ہوئے نیچری ہوئے قادیانی ہوئے غرض کتنے ہی فرقے ہوئے یہ سب بھیڑیئے ہیں تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں سے ایمان کو بچاؤ۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم رب العزت جل جلالہٗ کے نور ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے صحابہ روشن ہوئے ان سے تابعین روشن ہوئے تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے ان سے ہم روشن ہوئے اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو۔ ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو۔ وہ نور یہ ہے اللہ و رسول جل علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی محبت ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت جس سے اللہ و رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ جس کو بارگاہِ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو وہ پھر تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو اپنے اندر سے اُسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینکدو میں پونے چودہ برس کی عمر سے یہی بتاتا

رہا اور اس وقت پھر یہی عرض کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ضرور اپنے دین کی حمایت کے لئے کسی بندے کو کھڑا کر دیگا۔ مگر نہیں معلوم میرے بعد جو آئے کیسا ہو اور تمہیں کیا بتائے اس لئے ان باتوں کو خوب سُن لو حُجَّۃُ اللّٰہ قائم ہو چکی اب میں قبر سے اٹھ کر تمہارے پاس نہ آؤں گا جس نے اسے سنا اور مانا قیامت کے دن اس کے لئے نور و نجات ہے اور جس نے نہ مانا اس کے لئے ظلمت و ہلاکت ہے جو یہاں ہوں سنیں اور مانیں اور جو یہاں موجود نہیں تو حاضرین پر فرض ہے کہ غائبین کو اس سے آگاہ کریں۔ ختم جلسہ کے وقت فرمایا بفضلہ تعالیٰ اس گھر سے فتویٰ نکلے نوّے برس سے زائد ہو گئے میرے دادا علیہ الرحمہ نے مدت العمر یہ کام کیا جب وہ تشریف لے گئے تو اپنی جگہ میرے والد ماجد علیہ الرحمہ کو چھوڑا میں نے چودہ سال کی عمر میں اُن سے یہ کام لیا پھر چند روز بعد امامت بھی اپنے ذمہ کر لی۔ غرض کہ صغر سنی میں ہی کوئی بار اُن پر نہ رہنے دیا جب انہوں نے رحلت فرمائی تو مجھے چھوڑا اور اب میں تم تین کو چھوڑتا ہوں تم ہو (یعنی مولانا شاہ محمد حامد رضا خاں صاحب) مصطفےٰ رضا ہیں تمہارا بھائی حسنین ہے سب مل جل کے کام کروگے تو خدا کے فضل و کرم سے کر سکوگے اللہ تمہاری مدد فرمائے گا اس کے بعد دعا فرمائی۔ ان مبارک وصایا نے مجمع پر ایسا گہرا اثر ڈالا کہ لوگ دھاڑیں مار مار کر روئے۔ کچھ اس روز ہی اپنی رحلت کی تصریح نہ فرمائی بلکہ اس کے بعد سے یوم وصال تک لگاتار خبریں اپنی وفات شریف کی دیں۔ اور ایسے وثوق سے کہ گویا منٹ منٹ کی خبر ہے وصال شریف سے دو روز قبل چہار شنبہ کو بڑی شدت سے لرزہ ہوا جناب حکیم حسنین رضا خاں صاحب کو نبض دکھائی نبض نہ ملی دریافت فرمایا نبض کی کیا حالت ہے انہوں نے گھبراہٹ اور پریشانی میں عرض کیا ضعف کے سبب سے نہیں ملتی۔ اس پر فرمایا آج کیا دن ہے عرض کیا چہار شنبہ (بدھ) ہے ارشاد فرمایا جمعہ پرسوں ہے یہ فرما کر دیر تک حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل پڑھتے رہے شب پنجشنبہ کو اہل بیت نے چاہا کہ جاگیں شاید کوئی ضرورت ہو۔ منع فرمایا جب انہوں نے زیادہ اصرار کیا تو ارشاد فرمایا انشاء اللہ یہ وہ رات نہیں ہے جو تمہارا

خیال ہے تم سب سُو رہو۔ وصال کے روز ارشاد فرمایا پچھلے جمعہ میں کرسی پر جانا ہوا آج چار پائی پر جانا ہوگا پھر فرمایا میری وجہ سے نماز جمعہ میں تاخیر نہ کرنا۔

## وصال سے کچھ پہلے

برادر زادۂ اعلیٰحضرت مولٰنا شاہ محمد حسنین رضا خاں صاحب جو بنفس نفیس وصال کے وقت اعلیٰحضرت کی بارگاہ میں حاضر تھے وہ تحریر فرماتے ہیں۔ اعلیٰحضرت نے وصیت نامہ تحریر کرایا، پھر اس پر خود عمل کرایا وصال شریف کے تمام کام گھڑی دیکھ کر ٹھیک وقت پر ارشاد ہوتے رہے جب دو بجنے میں چار منٹ باقی تھے تو آپ نے وقت پوچھا عرض کیا گیا کہ اس وقت ایک بجکر چھپّن منٹ ہو رہے ہیں فرمایا گھڑی کھلی سامنے رکھ دو یکایک ارشاد فرمایا کہ تصاویر ہٹا دو۔ حاضرین کے دل میں خیال گزرا کہ یہاں تصاویر کا کیا کام یہ خطرہ گزرنا تھا کہ خود ارشاد فرمایا یہی کارڈ لفافے روپے پیسے (اللہ اکبر اعلیٰحضرت کی شان مجددیت اور مقام احتیاط ملاحظہ فرمائیے جبکہ کارڈ لفافے روپے پیسے پر تصویر کا فتویٰ نہیں ہے لیکن یہ امام الاولیاء وارث الانبیاء کا تقویٰ ہے) پھر ذرا وقفہ سے شہزادۂ اکبر حجۃ الاسلام مولٰنا شاہ محمد حامد رضا خانصاحب سے ارشاد فرمایا وضو کر آؤ قرآن عظیم لاؤ ابھی وہ تشریف نہ لائے تھے کہ شہزادۂ اصغر مفتیٔ اعظم ہند مولٰنا شاہ مصطفٰے رضا خاں صاحب سے ارشاد فرمایا سورۂ یٰسٓ شریف اور سورۂ رعد شریف تلاوت کرو۔ اب آپ کی عمر شریف سے چند منٹ رہ گئے ہیں۔ حسب الحکم دونوں سورتیں تلاوت کی گئیں آپ نے ایسے حضور قلب اور تیقّظ سے سُنیں کہ جس آیت میں اشتباہ ہوا یا سُننے میں پوری نہ آئی خود تلاوت فرماکر بتادی۔ اس کے بعد سید محمود علی صاحب ایک مسلمان ڈاکٹر عاشق حسین صاحب کو اپنے ہمراہ لائے ان کے ساتھ اور لوگ بھی حاضر ہوئے اس وقت جو جو حضرات اندر گئے آپ نے سب کے سلام کے جواب دیے اور سید محمود علی صاحب سے دونوں ہاتھ بڑھا کر مصافحہ بھی فرمایا ڈاکٹر صاحب نے اعلیٰحضرت قبلہ سے حال دریافت فرمانا چاہا مگر آپ اس وقت حکیم مطلق جلّ مجدہٗ کی طرف متوجہ تھے ڈاکٹر صاحب سے اپنے

مرض یا علاج کے متعلق کچھ نہ ارشاد فرمایا سفر کی دعائیں جن کا چلتے وقت پڑھنا مسنون ہے تمام و کمال بلکہ معمول شریف سے زائد پڑھیں پھر کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پورا پڑھا جب اس کی طاقت نہ رہی اور سینے پر دم آیا ادھر ہونٹوں کی حرکت و ذکر پاس انفاس کا ختم ہونا تھا کہ چہرۂ مبارک پر ایک لمعۂ نور کا چمکا جس میں جنبش تھی جس طرح آئینہ میں لمعان خورشید جنبش کرتا ہے اس کے غائب ہوتے ہی وہ جان پرنور جسم حضور سے پرواز کر گئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خود اسی زمانے میں آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ جنہیں سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جھلک دکھا دیتے ہیں وہ شوقِ دیدار میں ایسے جاتے ہیں کہ جانا معلوم بھی نہیں ہوتا ہے

ہجری تیرہ سو چالیس تھی وقتِ ظہر جمعہ کا دن تھا تاریخ پچیس صفر
چل دئے آپ پھر سوئے خلدِ بریں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

غوث اعظم بھی ہوں اور خواجہ پیا سبز گنبد ہو پیشِ نظر یا خدا
آپ کلمہ پڑھائیں دمِ واپسیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

بندۂ غوث و خواجہ ضیاء الرضا مفتیٔ اعظم ہند کا ہے گدا
خوف دنیا و عقبیٰ کا اس کو نہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

خستہ جاں محمد امانت رسول پیش کرتا ہے یہ منقبت ہو قبول
سوئے من از نگاہِ عنایت ببیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

## فرشتوں کے کاندھوں پر قطب الارشاد کا جنازہ وصال کی غائبانہ اطلاع

محدث اعظم ہند حضرت مولانا شاہ سید محمد اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھوی فرماتے ہیں میں اپنے مکان پر تھا اور بریلی شریف کے حالات سے بے خبر تھا میرے حضور شیخ المشائخ سید شاہ علی حسین اشرفی میاں قدس سرہ العزیز وضو فرما رہے تھے کہ یکبارگی رونے لگے یہ بات کسی کی

سمجھ میں نہ آئی کہ کیا کسی کپڑے نے کاٹ لیا ہے میں آگے بڑھا اور دریافت کیا تو فرمایا کہ بیٹا میں فرشتوں کے کاندھے پر قطب الارشاد کا جنازہ دیکھ کر رو پڑا ہوں چند گھنٹے کے بعد بریلی شریف کا تار ملا تو ہمارے گھر میں کہرام پڑ گیا کہ اعلیٰحضرت ظہر کے وقت وصال فرما گئے اس وقت میرے والد ماجد حضرت مولانا نذر اشرف صاحب اشرفی الجیلانی قدس سرہٗ کی زبان پر بیساختہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۳۴۰ آیا اسی وقت ایک خاندانی بزرگ نے فرمایا کہ اس سے تو تاریخ وصال نکلتی ہے ؎

اشرفی سلسلے کے مسلم امام وہ میاں اشرفی واجب الاحترام
قطب ارشاد تجھ کو کہیں محی دیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

# سفرِ آخرت بزبان خلیفہ اعلیٰحضرت

راقم الحروف غفرلہ کی پہلی بار کی حاضریٔ حرمین شریفین ۹۶-۱۳۹۵ھ میں (ہمراہ والدین ماجدین) قطب مدینۂ طیبہ عارف باللہ شیخ العارفین مکینِ دیارِ سید المرسلین علامہ مولانا الحاج الشاہ ضیاء الدین احمد مدنی دام ظلہم النورانی کی زیارت و قدمبوسی کا شرف حاصل ہوا بڑا کرم فرماتے تھے روزانہ بعد عشاء محفل میلاد پاک منعقد ہوتی ہے اس میں حاضر ہوتا ہی تھا اس کے علاوہ عصر کے بعد اپنے در اقدس پر بلاتے تھے ایک بار فرمانے لگے حج فرض کے بعد فقیر مستقل طور پر اعلیٰحضرت قبلہ کے حکم سے مدینۂ طیبہ میں مقیم ہے حج نفل کے لئے بھی نہیں جاتا کہ کہیں غیر مدینہ میں انتقال نہ ہو جائے موت آئے تو مدینۂ منورہ میں آئے فقیر نے ۱۳۳۹ھ میں مسجد نبوی شریف باب جبرئیل کی طرف خواب دیکھا جس میں اشارہ تھا کہ اعلیٰحضرت قبلہ کا دنیا میں یہ آخری سال ہے۔ دل میں خیال آیا چلو ایک بار اپنے مرشد کامل کی زیارت تو کر لو مشائخ مدینہ کو معلوم ہوا تو انہوں نے فرمایا آپ تو حج نفل تک کو نہیں جاتے کہ کہیں غیر مدینہ میں انتقال نہ ہو جائے نہ کہ اب آپ ہندوستان جا رہے ہیں۔ فقیر نے ان مشائخ سے کہا مدینۂ منورہ میں بھیجنے والے تو اعلیٰحضرت ہی ہیں مدینے والے کی بارگاہِ اقدس میں رسائی

کرانے والے اعلیحضرت ہی تو ہیں اور ان کا دنیا میں یہ آخری سال ہے ان کی زیارت کے لئے تو ضرور جاؤں گا۔ مشائخ نے سوال کیا اگر غیر مدینہ میں انتقال ہو گیا تو فقیر نے انہیں جواب دیا اس سفر میں اگر کہیں غیر مدینہ میں انتقال ہو گیا تو میں یہ سمجھوں گا کہ مدینہ منورہ ہی میں انتقال ہوا مدینہ منورہ سے چل کر بمبئی آیا وہاں سے اجمیر شریف حاضری دیتا ہوا بریلی شریف حاضر ہوا اور اعلیحضرت قبلہ کی زیارت و قدمبوسی کا شرف حاصل کیا۔ اعلیحضرت قبلہ نے دو مہینے آٹھ روز اپنے پاس ٹھہرایا ان ایام میں عصر و مغرب کے درمیان اعلیحضرت ہوتے تھے اور یہ فقیر ہوتا تھا کوئی تیسرا نہیں شعبان میں حکیموں نے یہ رائے دی کہ گرمی بہت ہے اور اعلیحضرت کی طبیعت ناساز ہے کمزوری بہت ہے امسال روزہ نہ رکھیں۔ اعلیحضرت سے جب کہا گیا تو فرمایا جب سے مجھ پر روزے رکھنا فرض ہوئے اب تک کوئی روزہ قضا نہیں ہوا۔ کچھ ہو روزہ نہیں چھوٹ سکتا پھر شہزادگان نے یہ طے کیا کہ رمضان کوہ بھوالی میں گزارے جائیں وہاں کا موسم بہت ہی مناسب رہیگا۔ اعلیحضرت کا پروگرام بھوالی جانے کا تھا مجھ سے فرمایا اب آپ حج کرتے ہوئے مدینہ طیبہ جائیں اور فقیر کے لئے بارگاہ شفیع اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں دعا کریں۔ فرماتے ہیں حج فرض کے بعد یہ حج نفل اعلیحضرت کے حکم پر کیا آخر محرم میں مدینہ طیبہ پہنچا اور آخر صفر میں یہ اطلاع پہنچی کہ ۲۵ صفر مظفر ۱۳۴۰ھ مطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۱ء کو جمعۂ مبارکہ کے دن دو بجکر ۳۸ منٹ پر (کہ یہی وقت ولادت تھا) عین اذان جمعہ میں ادھر حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کی پکار سنی ادھر روح پر فتوح نے داعی الی اللہ کو لبیک کہا ؎

ہجری تیرہ سو چالیس تھی وقت ظہر جمعہ کا دن تھا تاریخ پچیس صفر
چل دئیے آپ پھر سوئے خلد بریں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

## خراجِ عقیدت

بریلی بھیت کے مشہور ترین شاعر استاذ الشعراء حضرت الحاج حافظ قاضی خلیل الدین حسن صاحب فضل رحمانی حافظ پیلی بھیتی وکیل و آنریری مجسٹریٹ اردو کے نعت گو شعراء میں منفرد مقام رکھتے تھے۔

(المتولد ۱۸۶۱ء المتوفی ۱۳۴۸ھ ۱۹۲۹ء) حضرت حافظ پیلی بھیتی کے آٹھ دیوان انہیں کی حیات میں چھپ چکے ہیں جو برادر طریقت حافظ افتخار ولی خاں صاحب رضوی کے کتب خانہ اہلسنت میں آج بھی موجود ہیں علاوہ اس کے تقریباً دس دیوان غیر مطبوعہ لاپتہ ہیں حضرت حافظ پیلی بھیتی نے اپنے دیوان میخانۂ خالد ۱۳۴۰ھ میں مندرجہ ذیل قطعات و تاریخی مادے بارگاہِ اعلیحضرت میں پیش فرمائے ہیں۔

## تاریخ وفات اعلیحضرت مولانا شاہ احمد رضا خانصاحب علیہ الرحمۃ

اف وقت جمعہ مولوی احمد رضا خاں کی وفات — تاریک ہے اہلِ نظر کی آنکھ میں کُل کائنات
نامِ خدا ہوتی ہے ایسی بھی حیات ایسی ممات — قالب سے نکلی روح اشاروں سے ادا کر کے صلاۃ
حادثہ ہے عالم حادثے ہوتے ہی رہتے ہیں یہاں — اس حادثے کا نام سچا ہے اشد الحادثات
کعبہ سیہ پوش آج ہے غم ناک ہے ہر حق پرست — خوش ہو رہے پاپوش سے لات و منات و سومنات
حیرت ہے کیا ندرت ہے کیا مدحت سرائی پر اگر — انکے لبوں کو بوسہ دیں آکر رسولِ کائنات
یہ گھر بھرا ہے خیر سے خوش حال و مالا مال ہے — مال اس میں ہے آل اس میں ہے اسمیں ہیں ابنا و بنات
یہ ہیں وہی مال و بنون جن کو کہا قرآن میں — زینِ حیاتِ دنیوی پھر باقیاتِ صالحات
یہ مال بھی یہ آل بھی قائم رہے دائم رہے — اب اس دعا کی آڑ میں لکھنا ہے تاریخِ وفات
تاریخ کا جو شعر ہو مطلع بھی ہو مقطع بھی ہو — مطلب یہ ہے وہ بات کہئے جس سے نکلے کوئی بات
حافظ کو مصرع غیب سے تاریخی آیا ہے یہ ہات — مال بنو ودوماں الباقیات الصالحات

۱۳۴۰ھ

## تاریخ

آپ کے والد ماجد پر ہو — حضرت حامد رحمت ایزد
ہوگئے مل کر دونوں اک ذات — آپ کے والد رحمت ایزد
تاریخ کی فکر میں تھا حافظ — خود ہوئی وارد رحمت ایزد
پورا مصرعہ آ کے بتایا — رحمت ایزد رحمت ایزد

۱۳۴۰ھ

# رُباعی تاریخی

صد حیف وہ مقتدائے اہلسنّت
سب کرتے ہیں ہائے ہائے اہلسنّت
حافظ نے کہا مصرعِ تاریخ وفات
سردار پیشوائے اہلسنّت
۱۳۴۰ھ

## قطعہ

وہ سُنّیوں کا مقتدا
وہ ناجیوں کا پیشوا
وہ جامعِ صدق و صفا
وہ ہادیٔ راہِ ہُدیٰ
بہکے ہوؤں کا خضر تھا
بھٹکے ہوؤں کا رہنما
وہ سرگروہِ اتقیا
خلدِ بریں کو چل دیا
اللہ کا مقبول تھا
اسمِ شریف احمد رضا
اک مادّہ تاریخ کا
احباب کو مطلوب تھا
حافظ نے یہ مصرع کہا
مقبول حق احمد رضا
۱۳۴۰ھ

## قطعہ

عالم بھی تھا عامل بھی تھا
حافظ ہمارا مقتدا
جس ناؤ پر ہم ہیں سوار
اس ناؤ کا تھا ناخدا
بندوں کو رونا چھوڑ کر
اللہ سے واصل ہو گیا
تاریخ کی تھی مجھ کو دُھن
چپکے سے ہاتف نے کہا
تاریخ کا مصرع ہے یہ
علم و عمل احمد رضا
۱۳۴۰ھ

## قطعہ

عالموں میں مستند اہلِ حق میں نامور
فاضلوں میں معتمد مفتیوں میں معتبر
ملک کو بتا دیا مستقیم راستہ
خلق کو سکھا دیا امتیاز خیر و شر
صاحبِ فراش تھے یوں اٹھے کہ ہو گئے
اس جہانِ پست سے سوئے اوجِ رہ سپر
فکرِ حافظِ غمیں سال کی تلاش میں
ہر طرف چلی پھری سو لبو ادھر اُدھر
معنوی و صوری اچھا ملا یہ مادّہ
اوج کو کیا سفر لبست و پنجم صفر

## قطعہ

حق سے رافت کی جو رکھتے تھے آس	کوئی وسواس تھا نہ بیم و ہراس
آپ تاریخ ہو گئی جس دم	پہنچے احمد رضا رؤف کے پاس

۱۰۵۴ + ۲۸۶ = ۱۳۴۰ھ

## قطعہ

مفتی احمد رضا خاں نے پائی وفات	اہل دیں اہل دنیا ہوئے اشکبار
اس طرف شور تھا الوداع الوداع	اس طرف باغ فردوس میں انتظار
پوچھے جاتے تھے رضواں سے سب اہل نقل	کہدیا مومن حق نما چار بار

۳۳۵ + ۳۳۵ + ۳۳۵ + ۳۳۵ = ۱۳۴۰ھ

کتبہ

## والا مزار احمد رضا

۱۳۴۰ھ

فقرہ تاریخی از قرآن مجید فرقان حمید

اَلْاٰنَ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ

۱۳۴۰ھ

## بارگاہِ مصطفٰے علیہ الصلٰوۃ والسلام میں اعلیحضرت کا انتظار

ادھر ۲۵ صفر مظفر ۱۳۴۰ھ جمعہ کے دن دو بجکر ۳۸ منٹ پر بریلی شریف میں اعلیحضرت سرکار دنیائے فانی سے کوچ کر رہے تھے اُدھر بیت المقدس میں ایک شامی بزرگ ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ کو خواب میں دیکھ رہے تھے کہ سید العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں تمام صحابۂ کرام اولیائے عظام رضی اللہ عنہم بارگاہ اقدس میں حاضر ہیں لیکن مجلس پر سکوت طاری ہے ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ کسی آنے والے کا انتظار ہے وہ شامی بزرگ بارگاہ رسالت میں عرض کرتے ہیں فداک اَبِیْ وَ اُمِّیْ میرے ماں باپ حضور پر قربان کس کا انتظار ہے۔ رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا احمد رضا کا انتظار ہے انہوں نے عرض کی احمد رضا کون ہیں حضور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ہندوستان میں بریلی کے باشندے ہیں۔ بیداری کے بعد انہوں نے پتہ لگایا تو معلوم ہوا اعلیٰحضرت مولانا احمد رضا ہندوستان کے بڑے ہی جلیل القدر عالم ہیں اور اب تک بقید حیات ہیں پھر تو وہ شوق ملاقات میں ہندوستان کی طرف چل پڑے جب بریلی پہنچے تو انہیں بتایا گیا کہ آپ جس عاشق رسول کی ملاقات کو تشریف لائے ہیں وہ پچیس صفر کو اس دنیا سے روانہ ہو چکا سنی عربی یونیورسٹی "الجامعۃ الاشرفیہ" مبارکپور ضلع اعظم گڑھ کے عظیم الشان محدث استاذ العلماء حافظ ملت مولانا الحاج الشاہ عبد العزیز صاحب انصاری مرادآبادی واقعۂ مذکورہ بالا کو بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں میری زندگی کا سب سے بہترین زمانہ دار الخیر اجمیر شریف کی حاضری کا وہ دور طالب علمی ہے جس میں نو سال تک سلطان الہند خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دربار میں حاضری نصیب ہوئی اور استاذ محترم صدر الشریعۃ قبلہ علیہ الرحمۃ کی کفش برداری کا شرف حاصل رہا اس مبارک زمانے میں اکثر علماء مشائخ اور بزرگان دین کی زیارت میسر آتی تھی انہیں بزرگوں میں حضرت دیوان سید آل رسول صاحب سجادہ نشین آستانۂ عالیہ خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ کے ماموں صاحب قبلہ دہلوی علیہ الرحمۃ جو بڑے بلند پایہ بزرگ تھے دیوان صاحب کے یہاں تشریف لایا کرتے تھے موصوف کی خدمت میں حاضری ہوا کرتی تھی وہ اکثر بزرگان دین کے واقعات سنایا کرتے تھے ایک دن حضرت موصوف نے بیان فرمایا کہ ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۴۰ھ میں ایک شامی بزرگ دہلی تشریف لائے ان کی آمد کی خبر پاکر میں نے ان سے ملاقات کی بڑی شان و شوکت کے بزرگ تھے طبیعت میں بڑا ہی استغنا تھا مسلمان جس طرح عربوں کی خدمت کیا کرتے تھے، ان شامی بزرگ کی بھی خدمت کرنا چاہتے تھے نذرانہ پیش کرتے تھے مگر وہ قبول نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ بفضلہ تعالیٰ میں فارغ البال ہوں مجھے روپیہ پیسوں کی ضرورت نہیں مجھے ان کے استغنا اور طویل سفر سے تعجب ہوا عرض کیا حضرت یہاں ہندوستان میں تشریف لانے کا سبب کیا ہے فرمایا مقصد تو بڑا زرین تھا لیکن حاصل نہ ہوا جس کا افسوس ہے واقعہ یہ ہے کہ ۲۵ صفر سنہ ۱۳۴۰ھ کو میری قسمت بیدار ہوئی خواب میں نبیٔ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی

زیارت نصیب ہوئی دیکھا کہ حضور علیہ السلام تشریف فرما ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حاضر دربار ہیں لیکن مجلس پر سکوت طاری ہے قرینے سے معلوم ہوتا تھا کہ کسی کا انتظار ہے میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا۔ فداکَ اُمِّیْ وَ اَبِیْ کس کا انتظار ہے ارشاد فرمایا احمد رضا کا انتظار ہے میں نے عرض کیا احمد رضا کون ہیں فرمایا ہندوستان میں بریلی کے باشندے ہیں ہندوستان آیا بریلی پہنچا معلوم ہوا کہ اُن کا انتقال ہو گیا اور وہی پچیس صفر ان کی تاریخ وصال تھی۔ میں نے یہ طویل سفر صرف ان کی ملاقات کے لئے ہی کیا لیکن افسوس کہ ملاقات نہ ہو سکی۔ اعلیٰحضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں یہ مقبولیت ہے کیوں نہ ہو عاشقان رسول یونہی نوازے جاتے ہیں ؎

زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

باخدا عاشق سید المرسلین سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

## مدینہ منورہ میں محفل میلاد کا قیام اور اعلیٰحضرت کا مشہور زمانہ سلام

مدینہ منورہ مکرمہ مطہرہ مقدسہ میں سبز گنبد شریف کے سامنے تاج الاولیاء سراج العلماء شیخ العارفین علامہ شاہ ضیاء الدین احمد مدنی ادام اللہ تعالیٰ ظلہ النورانی کے دولت کدے پر روزانہ بلا ناغہ بعد نماز عشاء محفل میلاد پاک منعقد ہوتی ہے جس میں اکثر و بیشتر اعلیٰحضرت ہی کا کلام پڑھا جاتا ہے اور محفل پاک کا اختتام اسی مشہور زمانہ سلام (مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام) پر ہوتا ہے اور اخیر میں یہ تضمین پڑھی جاتی ہے ؎

وہ رضا اعلیٰحضرت بریلی کے شاہ جن کی ہر ہر ادا سنّتِ مصطفٰے

جن کی بابِ مجیدی میں چمکی ضیاء ایسے پیر طریقت پہ لاکھوں سلام

یہ ہے مقبولیت اعلیٰحضرت کی اعلیٰحضرت کے کلام و سلام کی بارگاہِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں۔ بعدہٗ تمامی حاضرین کی ضیافت کھانے سے کی جاتی ہے شاہ صاحب قبلہ فرماتے ہیں میرے یہاں خشک میلاد نہیں ہوتا۔ عرض کیا گیا خشک کا کیا مطلب۔ فرمایا میلاد شریف کے

بعد کھانا بھی کھلایا جاتا ہے۔ پہلی بار کی حاضری (۱۳۹۵ھ ۱۹۷۵ء ہمراہ والدین ماجدین) میں راقم الحروف غفرلہ القوی سے فرمایا یہ محفل پاک دوران حج ہی میں نہیں بلکہ باروں مہینے اسی اہتمام سے بلاناغہ منعقد ہوتی ہے۔

## رُباعی نبیرۂ شاہجی میاںؒ

عارف باللہ ولیٔ کامل حضرت الحاج شاہجی محمد شیر میاں صاحب پیلی بھیتی علیہ الرحمہ کے نبیرۂ معظم یعنی میرے استاد محترم زینتِ سلسلۂ شیریہ فخر القرار حضرت مولٰنا مولوی الحاج الشاہ قاری غلام محی الدین خانصاحب شیری خطیب پیلی بھیتی مدظلہ النورانی فرماتے ہیں جب مدینۂ طیبہ میں قطب وقت درویش کامل خلیفۂ اعلیحضرت مولٰنا شاہ ضیاء الدین احمد مدنی مدظلہ العالی کی محفل ضیائیہ میں حاضر ہوا اور سلام کی تضمین کو سنا تو فی البدیہہ مندرجہ ذیل رباعی میری زبان پر آئی تو اسیوقت اسی مجلس پاک میں پڑھ کر سنائی حضرت کو بہت پسند آئی اور بار بار سماعت فرمائی۔

ضیائے دین کی محفل سجی سلام کے ساتھ	قریب گنبدِ خضریٰ اس اہتمام کے ساتھ
خطیب منتشار سرکارِ دوجہاں ہے یہی	مرے رضا کا بھی ہو ذکر میرے نام کے ساتھ

## مرشد الصوفیا کا لگاؤ اعلیحضرت سے

حضرت بابرکت فیض العارفین مولٰنا الحاج صوفی شاہ غلام آسی صاحب انصاری قادری چشتی ابو العلائی جہانگیری مدظلہ النورانی تحریر فرماتے ہیں۔ مرشد برحق مخدوم الاصفیاء حضرت حاجی صوفی محمد حسن شاہ قادری چشتی ابو العلائی جہانگیری رامپوری قدس سرہٗ کو اعلیحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ کے ساتھ والہانہ لگاؤ کا اندازہ ان کے اس ارشاد گرامی سے لگایا جاسکتا ہے حسنِ اتفاق سے یہ غلام بھی حاضر تھا اجمیر مقدس میں یہ ارشاد فرمایا اُس وقت پوری دنیا میں کوئی سچا مولٰنا میری نگاہ میں ہے تو وہ حضرت شیر بیشۂ سنت مولٰنا حشمت علی خانصاحب قادری رضوی ہیں۔ جنہیں یہ اچھائی و بڑائی یہ علم و فضل یہ ہمت و جرارت یہ فتح و نصرت یہ عزت و عظمت یہ ہدایت و صداقت بریلی شریف بڑے مولوی

مولوی صاحب اعلیٰحضرت کی خدمت و نسبت سے ملی ہے ۔ اور انہیں بڑے مولوی صاحب کے طور طریقے انہیں کے عقیدے پر چلنے والے سنی حنفی لوگ اس دور میں ولی اللہ ہو سکتے ہیں اور اس عقیدے کے علاوہ وہابی دیوبندی مودودی وغیرہم جتنے گمراہ فرقے ہیں جب وہ مسلمان ہی نہیں تو پھر ولی اللہ کیا خاک پتھر ہوں گے ۔ اس واقعے سے پتہ چلتا ہے کہ خواجہ محمد حسن شاہ صاحب کو اعلیٰحضرت سے بڑا گہرا لگاؤ تھا آپ اعلیٰحضرت کے بڑے گہرے مدّاح تھے ۔ اعلیٰحضرت کے ہر نعتیہ کلام پر سماعت کے بعد عموماً آپ پر کیف طاری ہو جایا کرتا تھا خصوصاً جب کبھی میں نے اعلیٰحضرت کا یہ شعر پڑھا ؂

سرکار ہم گنواروں میں طرزِ ادب کہاں ؛؛ ہم کو تو بس تمیز یہی بھیک بھر کی ہے

پھر نہ پوچھئے رقت کا عالم انداز تحریر سے باہر ہوتا تھا خدائے قدیر جل مجدہٗ ہم سب کو بطفیل پیران سلاسل علیہم الرحمۃ والرضوان علم نافع عمل صالح عطا فرما کر عاقبت بخیر فرمائے آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ۔ فقیر العارفین غلام آسی پیا غفرلہٗ پوسٹ ملک ضلع رامپور ۱۹ ؍ شوال مکرم ۱۴۰۰ھ ۔

## مدینے پاک میں عرس اعلیٰحضرت

غلام رضائے آل رسول فقیر محمد امانت رسول رضوی مصطفوی غفرلہ القوی پہلی بار کی حاضری حرمین شریفین میں شیخ العارفین سلطان السالکین خلیفۂ اعلیٰحضرت علامہ شاہ ضیاء الدین احمد مدنی مدظلہ العالی کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا تو تاجدار اہل سنت قطب زمین و زمن سلطان الاولیاء امام العلماء شیخ الاصفیاء فخر الفقہاء سرکار مفتی اعظم ہند قبلہ مدظلہ الاقدس کا وہ کرامت نامہ جو اپنے اس غلام کے تعارف میں حضرت مدنی مدظلہ النورانی کو تحریر فرمایا تھا ۔ ان کی خدمت میں پیش کیا ۔ حضرتِ مدنی نے اس خط کو لے کر آنکھوں سے لگایا سر پر رکھا اور بوسہ لیا اور بڑے ہی پیارے انداز میں بار بار فرمایا یہ خط مفتی اعظم قبلہ کا ہے ۔ یہ خط مصطفےٰ میاں نے اپنے دست پاک سے لکھا ہے یہ خط حضرت قبلہ نے خود لکھا ہے سُبحانَ اللہ مرحبا مرحبا ۔ اسی درمیان حضرت کے شہزادہ عالی مقام شیخ الفضیلت

علامہ مولٰنا الشاہ فضل الرحمٰن مدنی تشریف لے آئے تو حضرت نے ان کو وہ خط دیا اور فرمایا یہ مفتیٔ اعظم قبلہ نے خود اپنے دست پاک سے تحریر فرمایا ہے۔ انہوں نے بھی سر پر رکھا آنکھوں سے لگایا اور بوسہ لیا پھر حضرت نے پچاس ریال مجھ کو عطا فرمائے میں نے عرض کیا حضور میں حضرت کی خدمت مبارکہ میں کچھ پیش کرتا نا کہ حضور۔ فرمایا میرے معاملات میں آپ کچھ نہ بولیں آپ میرے حضرت کے بھیجے ہوئے آئے ہیں بعدہٗ میں نے اس عطیہ کو بطور تبرک لے لیا پھر تو حضرت مدنی مدظلہٗ النورانی بہت ہی کرم فرماتے تھے اپنے قریب مجھے بلاتے تھے اور اپنے پاس ہی مجھے بٹھاتے تھے میں مؤدبانہ عرض کرتا تھا کہ حضور میں اس قابل نہیں تو فرماتے تھے تم میرے استاذ محترم محدث صاحب سورتی کے پڑوس سے اور میرے مرشد برحق اعلیحضرت سرکار کے وطن سے آئے ہو میں تو اس نسبت کو دیکھتا ہوں اور سب سے بڑی یہ بات ہے کہ مفتیٔ اعظم قبلہ نے تمہارے متعلق لکھا ہے کہ ان پر مہربانی کو مجھ پر مہربانی سمجھیں ایک مرتبہ فرمایا آج سے محفل کی اختتامیہ دعا قاری امانت رسول کیا کریں گے میں نے معافی چاہی لیکن محفل کے ختم پر حضرت نے خود فرمایا تو تعمیل حکم کرنا پڑی۔

خلافت و اجازت کے علاوہ بہت سے انعام و اکرام ان کی بارگاہ سے عطا ہوئے یہ سب میرے مرشد اکرم قطب عالم حضور مفتیٔ اعظم سرکار کا صدقہ ہے۔ حضور مفتیٔ اعظم ہند قبلہ مدظلہٗ کی اُس تحریر پُر تنویر کا فوٹو اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت مدنی مدظلہٗ العالی کی عادت کریمہ تھی کہ دن میں عموماً لوگوں سے نہیں ملتے تھے صرف شب میں ملاقات فرماتے تھے اور شب بیداری فرماتے تھے لیکن محمد غلام نوری کو خصوصاً دن میں یاد فرماتے تھے عصر بعد حاضر ہوتا تھا اُن مجلسوں میں مغرب تک پند و نصائح وغیرہ اور بزرگان دین خصوصاً اعلیحضرت سرکار کا ذکر فرماتے ایک بار فرمایا اعلیحضرت قبلہ کا عرس کن تاریخوں میں ہوتا ہے میں نے عرض کیا ۲۳۔۲۴۔۲۵ صفر مظفر کو اور پچیس کو دو بجکر اڑتیس منٹ پر قل شریف ہوتا ہے۔ حضرت نے فرمایا وہ صندوقچی جو آپ کے

4053

تار کا پتہ: مفتی اعظم ہند بریلی

۷۸۶/۹۲

شاہزادہ اعلیٰ حضرت العلامہ مصطفےٰ رضا خاں

مفتی اعظم ہند مدظلہ

سجادہ نشین آستانہ عالیہ رضویہ سوداگران بریلی شریف

تاریخ ۲۴ ذیقعدہ ............ ۱۳ھ

[illegible]

سامنے داہنی طرف رکھی ہے اس میں ہزار بارہ سو ریال ہر سال جُدا رکھ لیتا ہوں ۱۳۴۱ھ
سے اب تک برابر ہر سال مدینۂ طیبہ میں اعلیحضرت قبلہ کا عرس شریف کیا کرتا ہوں اور فرمایا
یہی نہیں بلکہ خدا کے فضل وکرم سے سات آٹھ سو حضرات شرکت فرماتے ہیں پچیس صفر کو

ظہر کے بعد قل شریف کرتا ہوں۔ الحاج مرزا شکور بیگ صاحب مرزا قادری نقشبندی ساکن حیدر آباد دکن اپنے نعتیہ کلام کا مجموعہ "مدینے کا کرم" میں تحریر فرماتے ہیں مدینۂ طیبہ کے قیام کے دنوں میں حضرت مولانا الشیخ ضیاء الدین احمد قادری مدظلہ العالی کی مجالس میں بعد عشاء شرکت کی سعادت نصیب ہوئی اس کے علاوہ پچیس صفر ۱۳۹۵ھ ۸ مارچ کو ظہر کے بعد حضرت ممدوح کے پیر و مرشد اعلیحضرت فاضل بریلوی کے عرس کی مجلس میں شریک ہونے کی عزت ملی اس مجلس میں ختم قرآن کے بعد نعتیہ قصائد پڑھے گئے میں نے ایک منقبت کہی تھی جو تبرکاً اس کتابچے کے آخر میں شریک کر دی ہے اس مجلس میں سیکڑوں اصحاب موجود تھے جنکی ضیافت کھانے سے کی گئی بڑی مبارک مجلس تھی حضرت الحاج مرزا شکور بیگ صاحب نقشبندی حیدر آبادی ممتاز شعراء میں سے ہیں مرزا صاحب کی وہ منقبت مناسب سمجھتا ہوں کہ یہاں نقل کی جائے۔

## مدنی منقبت

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی
خورشید علم ان کا درخشاں ہے آج بھی

عرصہ ہوا وہ مرد مجاہد چلا گیا
سینوں میں ایک سوزشِ پنہاں ہے آج بھی

ایمان پا رہا ہے حلاوت کی نعمتیں
اور کفر تیرے نام سے لرزاں ہے آج بھی

سب اُن سے جلنے والوں کے گل ہوگئے چراغ
احمد رضا کی شمع فروزاں ہے آج بھی

کس طرح اتنے علم کے دریا بہا دئے
علمائے حق کی عقل تو حیراں ہے آج بھی

مغموم اہل علم نہ کیوں ہوں ترے لئے
جب علم خود ہی سر بگریباں ہے آج بھی

عشقِ حبیبِ پاک میں ڈوبا ہوا کلام
سرچشمۂ نشاطِ سخن داں ہے آج بھی

تم کیا گئے کہ رونقِ محفل چلی گئی
شعر و ادب کی زلف پریشاں ہے آج بھی

بعدِ وصال عشقِ نبی کم نہیں ہوا
روحِ رضا حضور پہ قرباں ہے آج بھی

بیشک کرم ہے یہ جو تمہارے کلام میں
بے چین دل کے چین کا ساماں ہے آج بھی

بھر دی دلوں میں الفت و عظمت رسول کی
جو مخزنِ حلاوتِ ایماں ہے آج بھی

جو علم کا خزینہ کتابوں میں ہے تری
ناموسِ مصطفےٰ کا وہ نگراں ہے آج بھی

خدمت قرآنِ پاک کی وہ لاجواب کی
راضی رضا سے صاحبِ قرآں ہے آج بھی

للہ اپنے فیض سے اب کام لیجئے
فتنوں کے سر اُٹھانے کا امکاں ہے آج بھی

وابستگان کیوں ہوں پریشان اُن پہ جب
لطف و کرم کا آپکے داماں ہے آج بھی

تم جان تھے چمن کی چمن وہ چمن کہاں
بلبل چمن میں یوں تو غزل خواں ہے آج بھی

پروردگار مفتیٔ اعظم کی خیر ہو
اُن سے ہمارے درد کا درماں ہے آج بھی

طیبہ میں اُس کی ذات سلامت رہے کہ جو
تیری اماناتوں کا نگہباں ہے آج بھی

مرزاؔ سرِ نیاز جھکاتا ہے اس لئے
علم و عمل پہ آپ کا احساں ہے آج بھی

## ضروری گزارشات ——— محتاط مجدد

اعلیحضرت سرکار علیہ رضوان الغفار فاضل بریلوی پر تکفیر مسلمین کا الزام ان کے معاصرین دیوبندی مولویوں نے لگایا۔ اور آج بھی منافقین کی کمی نہیں ناچار عوام مسلمین کو بھڑکانے اور دن دہاڑے ان پر اندھیری ڈالنے کو یہ چال چلتے ہیں کہ علمائے اہلسنت کے فتویٰ تکفیر کا کیا اعتبار ؟ یہ لوگ ذرا ذراسی بات پر کافر کہہ دیتے ہیں ان کی مشین میں ہمیشہ کفر ہی کے فتوے چھپا کرتے ہیں توبہ توبہ! دیوبندیوں کے یہ سب علمائے اہلسنت پر الزامات ہیں اور بے بنیاد غلط پروپیگنڈے ہیں حالانکہ ایسا نہیں حقیقت تو یہ ہے کہ حق و باطل میں ہمیشہ جدائی رہی ہے جس طرح آگ اور پانی ایک نہیں ہو سکتے اسی طرح حق و باطل ایک نہیں ہو سکتے اعلیحضرت سرکار نے ہمیشہ حق فرمایا حق پہ عمل کیا حق کا درس دیا اہل حق کا خطبہ پڑھا اور اہل باطل یعنی دشمنانِ رسول کا رد فرمایا اللہ و رسول جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں جس جس نے گستاخی کی وہ اپنا ہو یا پرایا اس کا ایسا رد بلیغ فرمایا جیسا کہ قرآن و حدیث کا فرمان ہے ان کی ذات ستودہ صفات بلکہ حیات بابرکات اس آیت

قرآنی کے مصداق ہے قرآن مجید میں رب العٰلمین جل مجدہٗ وعز اسمہٗ نے ارشاد فرمایا لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ وَاِخْوَانَهُمْ وَعَشِيْرَتَهُمْ ۝ (ترجمہ) نہ پاؤ گے تم ان لوگوں کو جو اللہ و رسول اور یوم آخر پر ایمان رکھتے ہیں کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں سے دوستی رکھیں اگرچہ ان کے بیٹے بھائی رشتہ دار ہوں۔ اعلیٰحضرت شریعت و طریقت کے جلیل القدر امام اور پیشوا تھے آپ کی زندگی پاک کا ہر ہر لمحہ کتاب و سنت کے اتباع میں گزرتا تھا جب آپ کسی سے محبت فرماتے تو اسمیں رضائے الٰہی کا جذبہ شامل ہوتا اور اگر کسی سے مخالفت فرماتے تو اس مبارک تخیل کے ماتحت جیساکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس کا امر فرمایا ہے اور یہی خدا کے برگزیدہ بندوں کی پہچان ہے کہ ان سے رحم و مروت پیار و محبت اور بغض و عداوت دشمنی و مخالفت کا جو فعل بھی سرزد ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی و رضا کے احساس سے معمور ہوتا ہے یعنی ان کی زندگی اَلْحُبُّ لِلّٰهِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰهِ کی مکمل آئینہ دار ہوتی ہے اعلیٰحضرت اپنے دور کے اتنے بڑے محتاط تھے کہ اس وقت پوری دنیا میں اُن جیسا محتاط نظر نہیں آتا۔ مندرجہ ذیل واقعات کو ملاحظہ فرمائیے۔

## کتا دشمن رسول نہیں

نبیرۂ محدث سورتی حضرت شاہ نانامیاں صاحب فرماتے ہیں میرے والد ماجد سلطان الواعظین مولانا عبدالاحد صاحب رضوی پیلی بھیتی بریلی شریف اعلیٰحضرت سرکار کی خدمت بابرکت میں حاضر ہیں کہ دارالافتاء کے سامنے کتا دکھائی دیا تو کہا اس وہابی کو بھگا دو بس یہ سننا تھا کہ اعلیٰحضرت سرکار نے فرمایا مولانا اس کتے نے کب توہین رسول کی ہے جو آپ نے اس کو وہابی کہدیا رجوع کیجئے اور آئندہ احتیاط فرمائیے یہ مانا کہ کتا نجس ناپاک ضرور ہے لیکن گستاخ رسول نہیں۔

## جانور کو وہابی مت کہو

تاج العارفین سلطان المناظرین مجاہد ملت علامہ الحاج الشاہ محمد حبیب الرحمٰن صاحب عباسی رضوی مدظلہ العالی رئیس اعظم اڑیسہ نے بھی ایک واقعہ بیان فرمایا کہ اعلیٰحضرت سرکار کے در دولت پر جلسۂ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منعقد تھا خلیفۂ اعلیٰحضرت علامہ مولانا الشاہ ابوسراج عبدالحق

صاحب شمسی رضوی پیلی بھیتی علیہ الرحمہ وعظ فرما رہے تھے تو دروازے کے قریب کتا نظر آیا تو مولانا صاحب نے فرمایا کہ اس وہابی کو نکالدو بس یہ سننا تھا کہ اعلیٰحضرت نے فرمایا مولانا خاموش ہو جاؤ قیامت میں اس کتے نے رب تعالیٰ جل وعلا کے حضور اگر تم سے یہ سوال کر دیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کونسی توہین کی تو کیا جواب ہوگا. سارے مجمع پر اور مولانا پر سکوت طاری ہو گیا اور اعلیٰحضرت کی چشمان مبارک سے آنسو جاری ہو گئے کچھ دیر کے بعد فرمایا مولانا توبہ کیجئے آجکل اصطلاح علماء میں وہابی اسی کو کہا جاتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتا ہے یہ ضرور ہے کہ کتا نجس ناپاک ہے لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا گستاخ نہیں اور جانور بھی ان کی تعظیم و توقیر کرتے ہیں ؎

اپنے مولیٰ کی ہے بس شان عظیم جانور بھی کریں جنکی تعظیم ؛ سنگ کرتے ہیں ادب سے تسلیم پیڑ سجدہ میں گرا کرتے ہیں

یہ تو وہابیہ ہی ہیں جو رسول انام پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گستاخیاں کرتے رہتے ہیں

ان واقعات سے معلوم یہ ہوا کہ اعلیٰحضرت قبلہ مسائل شریعت میں بہت ہی احتیاط فرماتے تھے اور سختی کے ساتھ اس پر عمل پیرا ہوتے تھے یہ نہیں کہ فتویٰ کچھ ہے عمل کچھ جیسا کہ آجکل بے عمل مولویوں کا طریقہ ہے کہ احکام شرع تو بتاتے ہیں مگر میدان عمل میں کورے نظر آتے ہیں یہی حال جاہل پیروں کا ہے بد عملی حد سے تجاوز کر چکی ہے اعلیٰحضرت انہیں بے عمل مولویوں کے متعلق فرماتے ہیں کہ شیخ الاسلام حضرت امام محمد غزالی قدس سرہ العالی کا قول ہے کہ امت گمراہ ہوئی جاہل پیر اور بے عمل مولوی سے. ان واقعات سے یہ بھی پتہ چلا کہ اگر اپنے خلفاء سے شاگردوں سے کوئی بات خلاف شرع واقع ہو گئی ہے تو اعلیٰحضرت ان کی بھی گرفت فرماتے اور ان سے بھی توبہ کرواتے گویا اپنے ہوں یا بیگانے قانون شریعت میں رعایت کسی کی بھی نہیں ہو سکتی. اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اعلیٰحضرت جب کتے کو وہابی کہنا پسند نہیں فرماتے اس لئے کہ اس نے توہین رسول نہیں کی اور وہابی توہین رسول کا مرتکب ہے اور توہین رسول کفر ہے تا کہ انسان پر کفر کا حکم لگا دیتے کسی مسلمان کو دشمن رسول یا کافر کہدیتے توبہ توبہ ہرگز نہیں ناظرین خود غور فرمائیں ان امور میں اعلیٰحضرت نے کسقدر احتیاط فرمائی ہے اور جس پر جو شرعی حکم لگایا ہوگا وہ کس قدر چھان بین اور تحقیقات و اتمام

حجت کے بعد لگایا ہوگا۔ ہاں جن مجرموں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان پاک میں گستاخیاں کیں لکھیں چھاپیں ان کو بذریعہ رجسٹری وغیرہ مطلع کیا گیا جب وہ اپنی ضد اور ہٹ دھرمی پر قائم رہے اور ان کی طرف سے جوابات آگئے وہ اپنے کفریات اور توہین رسول پر اڑے رہے۔ تو اعلیٰحضرت نے خوب اتمام حجت فرمانے کے بعد ان لوگوں پر حکم شرع نافذ فرمایا جو گنتی کے کم و بیش پانچ چھ ہیں۔ جب غلام احمد قادیانی نے اپنے کفری دعوائے نبوت کو کسی طرح نہیں چھوڑا۔ مولوی قاسم نانوتوی مصنف تحذیرالناس نے ختم نبوت کے عقیدۂ حقہ کی ضرورت سے انکار کر دیا اور اسی پر جما رہا۔ مولوی اشرفعلی تھانوی مصنف حفظ الایمان علم رسول کی سطح کو ہر زید و عمر و بچی مجنون و بہائم حیوانات کی سطح پر لایا اور ضد کو نہ چھوڑا مصدقہ براہین قاطعہ مولوی رشید احمد گنگوہی مصنف مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے رسول پاک کے علم کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے پر شیطان کے علم کو بڑھایا اور باز نہ آئے تو گنتی کے نہیں جیسے چند مجرموں کی توبہ سے مایوس ہو کر اس فرض شرعی کو ادا فرمایا اور توہین رسول کی بنا پر ان کی تکفیر کی علمائے عرب و عجم وحل و حرم نے اعلیٰحضرت کے فتوے کی تائید کی اور ان لوگوں کو کافر کہا تاکہ امت مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء انکے کفریات سے آگاہ ہو اور ان سے ہوشیار ہو جائے اور ان کو پہچان جائے کہ یہ گستاخان رسول ہیں اور ان کے کفر میں مبتلا نہو یہ تو اعلیٰحضرت کا دنیائے اسلام پر احسانِ عظیم ہے۔

## اعلیٰحضرت کا احسانِ عظیم

فخر خاندان اشرفیہ محدث اعظم ہند کچھوچھوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں یہ تو اعلیٰحضرت کا دنیائے اسلام وسنیت پر احسانِ عظیم ہے کہ بکواس والوں کی لمبی لمبی زبانوں کو کاٹ کر رکھ دیا۔ اور کفر بکتے رہنے کی جرات کو کمزور کر دیا۔ اور اس طرح مجرموں کو برہنہ کر کے مسلمانوں کو ان کے کفری انداز کے شکار ہونے سے بچا لیا۔ یعنی اعلیٰحضرت نے کسی کو کافر نہیں بنایا بلکہ کافر بننے والوں کے جرائم کفریہ کو واضح فرما کر مسلمانوں کو کافر بننے سے بچا لیا۔ اعلیٰحضرت کی اس شان احتیاط کو دیکھئے کوئی ممکن رعایت ایسی نہ تھی جو مجرم کو عطا نہ فرمائی گئی ہو اگر کسی کی توبہ مشہور ہوگئی تو اس کے کفریات گنا کر حکم لگاتے وقت ایسی رعایت برتی کہ کچھ لوگ اس رعایت ہی کو برداشت نہ

نہ کرسکے. حضرت علامہ فضل حق خیرآبادی رحمۃ اللہ علیہ نے جس مجرم کے قول کو قال المرید المرتد کہہ کر نقل فرمایا. وہ صرف اعلیحضرت کا محتاط قلم ہے جس نے منصب قضا کی ذمہ داریوں کو نہ چھوڑا اور غم سہا، دکھ اٹھایا، مگر قانون کی ہر رعایت کو فطری غیظ و غضب پر غالب رکھا یہ تو جب غلام احمد قادیانی نے اپنے کفری دعوائے نبوت کو کسی طرح نہیں چھوڑا. نانوتوی نے ختم نبوت کے عقیدۂ حقہ کی ضرورت سے انکار کردیا اور اسی پر جمارہا گنگوہی اور انبیٹھوی نے رسول پاک کے علم کے بارے میں حضور کے مقابلے پر شیطان کے علم کو بڑھایا اور باز نہ آئے تھانوی علم رسول کی سطح کو ہر زید و عمرو صبی و مجنون و بہائم حیوانات کی سطح پر لایا اور ضد کو نہ چھوڑا تو گنتی کے انہیں جیسے چند مجرموں کی توبہ سے مایوس ہو کر اس فرض شرعی کو ادا فرمایا کہ امت اسلامیہ کو ہوش ہو اور وہ جس کشمکش میں پڑ گئے ہیں کہ مجرموں کا ساتھ دیں تو دامن رسول ہاتھوں سے نکل جاتا ہے اور رسول پاک کے دامن کو تھامے رہیں تو مولوی نما مولویوں سے بے تعلق ہونا پڑتا ہے. اعلیحضرت نے اس کشمکش کا یہ علاج بتایا کہ دامن رسول ہی مسلمانوں کی پناہ گاہ ہے اور اس کے لئے کسی مولوی ملا کی پرواہ نہ کی جائے. رسول پاک کا دامن دین و ایمان کا دامن ہے اس کو چھوڑ کر خواہ کچھ ہو جائے مگر مسلمان نہیں رہ سکتا اس صاف اور سادہ اور ناقابل انکار بلکہ روشن پیغام کو کفری مشین کہہ کر پروپگنڈا کرنا حقیقتاً اس حقیقت کو مان لینا ہے کہ مجرموں اور اُن کے ساتھیوں کے پاس جرم سے بریت کا کوئی سامان ہی نہیں ہے ان کا دل اس کی شکایت نہیں کرسکتا کہ وہ بے گناہ ہیں. البتہ ان کو غم اس کا ہے کہ ہمارے جرائم کو عالم آشکارا کیوں کیا گیا جس کا جواب خود ان کے علم میں بھی ہے کہ جب توبہ و انابت الی اللہ سے مجرموں کو محروم پایا تو وہ مواخذہ فرمایا کہ جو شرع مطہر سے فرض عین ہو گیا تھا. چنانچہ دیوبندیت کے نقیب و رئیس المناظرین مرتضیٰ حسن چاندپوری نے چھاپ کر اعلان کردیا کہ ہمارے بڑوں کے کلمات کے ظاہر معنیٰ جو اعلیحضرت نے پائے تو ہمارے کفر کے بکنے کو ظاہر نہ کرتے تو خود کافر ہو جاتے. اعلیحضرت نے اس حقیقت کو واضح فرمادیا کہ دیوبندی کی توحید بتوں اور اصنام کے خلاف نہیں ہے بلکہ وہ صرف اینٹی انبیاء روا اولیاء ہے. توحید انکی

بوتل کا صرف فریب کاری کا لیبل ہے جس بوتل میں شرک وکفر و بدعت ہی بھرا ہوا ہے اعلیحضرت نے اس کو فرمایا کہ دیوبندیوں کا ایمان بالرسول بایں معنیٰ نہیں ہے کہ رسول پاک سید المرسلین ہیں خاتم النبیین ہیں۔ شفیع المذنبین ہیں۔ اکرم الاولین والآخرین ہیں۔ اعلم الخلق اجمعین ہیں۔ محبوب رب العلمین ہیں۔ بلکہ صرف بایں معنیٰ ہے کہ زیادہ سے زیادہ بڑے بھائی ہیں جو مر کر مٹی میں مل چکے ہیں وہ ہمیشہ سے بے اختیار اور عنداللہ تعالیٰ بے وجاہت رہے اگر ان کو بشر سے کم قرار دو تو تمہاری توحید زیادہ چمکے گی۔ ان حقائق کے واضح کر دینے کا یہ مقدس نتیجہ ہے کہ آج مسلمانوں کی جمہوریت اسلامیہ بڑی اکثریت کے ساتھ دامن رسول سے لپٹی ہوئی ہے اور دشمنان اسلام کے فریب سے بچکر مجرموں کے منہ پر تھوک رہی ہے فجزاہ اللہ تعالیٰ عنا وعن سائر اھل السنۃ والجماعۃ خیر الجزاء دنیا کو اس حقیقت کو یاد رکھنا چاہیے کہ کہ اعلیٰحضرت جنکے قلم کے نیزے کی مار تے کسی کی آنکھیں پھوڑ دیں کسی کو نمرود والی سزا دی کسی کو مبہوت کر کے رکھدیا یہاں تک کہ وہ مر کر مٹی میں مل گئے یہاں پر بھی کراہتے رہے اور وہاں بھی چیختے ہیں مگر اتنی جرارت آج تک کوئی نہ کر سکا کہ اعلیحضرت کی کسی تصنیف کا برائے نام ہی سہی رد لکھ کر چھاپ دے۔ میدان رزم اس مرد میدان کی خداداد ہیبت وجلالت کا یہ عالم ظاہر کرتا ہے کہ اعلیحضرت کا ارشاد ایک طرح سے اظہار حقیقت ہے وہ رضا کے نیزے کی مار ہے۔

## امام بریلوی کا لغزشوں سے محفوظ رہنا

یہی محدث اعظم ہند کچھوچھوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں علمائے دین کے اعلیٰ کارنامے چودہ صدی سے چلے آرہے ہیں مگر لغزش قلم و فلتت لسان سے بھی محفوظ رہنا یہ اپنے بس کی بات نہیں۔ زور قلم میں بکثرت تفرد پسندی میں آگئے بعض مجدد پسندی پر اتر آئے تصانیف میں خود رائیاں بھی ملتی ہیں۔ لفظوں کے استعمال میں بھی بے احتیاطیاں ہو جاتی ہیں۔ قول حق کے لہجے میں بھی بوئے حق نہیں ہے حوالہ جات میں اصل کے بغیر نقل پر ہی قناعت

کرلی گئی ہے لیکن ہم کو اور ہمارے ساتھ سارے علمائے عرب وعجم کو اعتراف ہے کہ یا حضرت شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی یا حضرت مولانا بحر العلوم فرنگی محلی یا پھر اعلیحضرت فاضل بریلوی کی زبان وقلم کا یہ حال دیکھا کہ مولیٰ تعالیٰ نے اپنی حفاظت میں لے لیا ہے اور زبان و قلم نقطہ برابر خطا کرے اس کو ناممکن فرما دیا ذٰلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء اس عنوان پر غور کرنا ہو تو اعلیحضرت فاضل بریلوی کے فتاویٰ رضویہ کا گہرا مطالعہ کر ڈالیے۔

## اعلیحضرت دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اشرفعلی تھانوی کی نظر میں

حضرت اشرفعلی تھانوی فرمایا کرتے تھے کہ اگر مجھ کو مولوی احمد رضا خاں بریلوی کے پیچھے نماز پڑھنے کا موقع ملتا تو میں پڑھ لیتا (اسوۂ اکابر ص۱۸)

حضرت والا اشرفعلی تھانوی کا مذاق باوجود احتیاط فی المسلک کے اس قدر وسیع اور حسن ظن لئے ہوئے ہے کہ مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کے بھی بُرا بھلا کہنے والوں کے جواب میں دیر تک حمایت فرمایا کرتے ہیں اور شدومد کے ساتھ فرمایا کرتے ہیں کہ ان کی مخالفت کا سبب واقعی حُب رسول ہی ہو اور وہ غلط فہمی سے ہم لوگوں کو نعوذ باللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخ سمجھتے ہوں (اشرف السوانح ج ا ص۱۲۹) میرے دل میں احمد رضا کا بیحد احترام ہے وہ ہمیں کافر کہتا ہے لیکن عشق رسول کی بنا پر کہتا ہے کسی اور غرض سے تو نہیں کہتا ہے۔ (بحوالہ اعلیحضرت کا فقہی مقام مطبوعہ لاہور ۱۹۷۱ء مولانا اختر شاہجہانپوری)

## شاعر مشرق ڈاکٹر اقبال کے خیالات

جناب راجا رشید محمود صاحب ایم اے اپنی تصنیف اقبال و احمد رضا مطبوعہ لاہور میں رقمطراز ہیں کہ علامہ اقبال مجدد مأۃ حاضرہ شاہ احمد رضا خاں کے بارے میں کیا خیالات رکھتے تھے۔ ڈاکٹر عابد احمد علی ایم اے علیگ ڈی فل آکسفورڈ لکھتے ہیں: ایک بار استاذ محترم (پروفیسر) مولانا سلیمان اشرف نے ڈاکٹر اقبال کو کھانے پر مدعو کیا اور وہاں

محفل میں حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی کا ذکر چھڑ گیا۔ ڈاکٹر اقبال نے مولانا کے بارے میں یہ رائے ظاہر کی کہ وہ بے حد ذہین اور باریک بین عالم دین۔ فقہی بصیرت میں انکا مقام بہت بلند تھا۔ ان کے فتاوے کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کس قدر اعلیٰ اجتہادی صلاحیتوں سے بہرہ ور اور پاک وہند کے لئے نابغۂ روزگار فقیہ تھے (مقالاتِ یوم رضا حصہ سوم صنا) ہندوستان کے دور آخر میں اعلحضرت رحمۃ اللہ علیہ جیسا طباع اور ذہین فقیہ پیدا نہیں ہوا۔ میں نے ان کے فتاوے کے مطالعے سے یہ رائے قائم کی ہے اور ان کے فتاوے ان کی ذہانت، فطانت، جودت طبع، کمال فقاہت، علوم دینیہ میں تبحر علمی کے شاہد عادل ہیں۔ مولانا ایک دفعہ جو رائے قائم کر لیتے ہیں اس پر مضبوطی سے قائم رہتے ہیں۔ یقیناً وہ اپنی رائے کا اظہار بہت غور وفکر کے بعد کرتے ہیں۔ انہیں اپنے شرعی فیصلوں اور فتاوے میں کبھی کسی تبدیلی یا رجوع کی ضرورت نہیں پڑتی۔ (صنا مقالات یوم رضا حصہ سوم لاہور بقلم ڈاکٹر احمد عابد علی ایم اے ڈی فل (آکسفورڈ یونیورسٹی) مہتمم بیت القرآن لاہور ملخص) جناب عابد نظامی اپنے مضمون "مولانا احمد رضا خاں کی نعت گوئی" میں لکھتے ہیں: علامہ اقبال نے شروع میں جو نعتیں لکھیں، ان میں مولانا احمد رضا کی نعتوں کا اثر صاف جھلکتا ہے۔ (مقالات یوم رضا حصہ اول ص۱۱۸) ڈاکٹر اقبال امام احمد رضا سے کتنے متاثر تھے اس کی ایک مثال یہ ہے۔ غالباً ۱۹۲۹ء کا واقعہ ہے کہ انجمن اسلامیہ سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ تھا علامہ اقبال اس جلسے کے صدر تھے۔ جلسے میں کسی خوش الحان نعت خوان نے امام احمد رضا کی ایک نظم شروع کی جس کا ایک مصرع یہ تھا۔ ؏

"رضائے خدا ہے رضائے محمد" (صلی اللہ علیہ وسلم)۔۔۔ نظم کے بعد آپ اپنی صدارتی تقریر کے لئے کھڑے ہوئے اور ارتجالاً ذیل کے دو شعر ارشاد فرمائے۔

تماشا تو دیکھو کہ دوزخ کی آتش ٭ لگائے خدا اور بجھائے محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام

تعجب تو یہ ہے کہ فردوس اعلیٰ ٭ بنائے خدا اور بسائے محمد علیہ الصلاۃ والسلام

(نوادر اقبال مرتبہ عبد الغفار شکیل ایم اے شائع کردہ سرسید بکڈپو علی گڑھ ص ۲۵)

# اعلیحضرت کے مشاہیر تلامذہ

۱۔ برادر اعلیحضرت استاذ الشعرا حضرت علامہ مولانا شاہ حسن رضا خانصاحب بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان

۲۔ برادر اعلیحضرت فخر الاصفیا حضرت مولانا شاہ محمد رضا خانصاحب بریلوی "

۳۔ شہزادۂ اعلیحضرت حجۃ الاسلام حضرت علامہ مفتی شاہ محمد حامد رضا خانصاحب بریلوی "

۴۔ شہزادۂ اعلیحضرت مفتی اعظم ہند حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد ابو البرکات محی الدین جیلانی مصطفےٰ رضا خانصاحب نوری بریلوی۔ "

۵۔ عید الاسلام حضرت مولانا شاہ مفتی عبد السلام صاحب رضوی جبلپوری "

۶۔ ملک العلما حضرت علامہ شاہ مفتی ظفر الدین صاحب رضوی بہاری "

۷۔ صدر الشریعہ حضرت علامہ شاہ مفتی امجد علی صاحب انصاری رضوی اعظمی مصنف بہار شریعت "

۸۔ سلطان الاولیا حضرت مولانا سید شاہ احمد اشرف صاحب اشرفی جیلانی کچھوچھوی شہزادۂ حضور اشرفی میاں صاحب۔ "

۹۔ شہزادۂ محدث سورتی سلطان الواعظین حضرت مولانا شاہ عبد الاحد صاحب

۱۰۔ شیر بیشۂ سنت حضرت علامہ مفتی شاہ محمد حشمت علی خاں صاحب رضوی پیلی بھیتی "

۱۱۔ محدث اعظم ہند حضرت علامہ مولانا شاہ سید محمد اشرف صاحب اشرفی جیلانی کچھوچھوی "

۱۲۔ شیخ الدلائل حضرت مولانا شاہ ابو المساکین محمد ضیاء الدین صاحب رضوی پیلی بھیتی "

۱۳۔ جلالۃ العلم حضرت مولانا شاہ حکیم حسنین رضا خاں صاحب بریلوی مدظلہ العالی

۱۴۔ استاذ العلما حضرت علامہ شاہ مفتی اعجاز ولی خاں صاحب رضوی بریلوی علیہ الرحمہ

۱۵۔ تاج المشائخ حضرت علامہ شاہ عبد الباقی برہان الحق صاحب رضوی جبلپوری مدظلہ العالی

۱۶۔ قطب وقت حضرت مولانا شاہ رحیم بخش صاحب رضوی آروی علیہ الرحمہ

۱۷۔ پیر طریقت حضرت مولانا شاہ صوفی قلندر علی صاحب سہروردی سیالکوٹی "

۱۸۔ عالم بے بدل مولانا شاہ مفتی محمد حشمت علی صاحب رضوی بریلوی مصنف شمع ہدایت علیہ الرحمہ

# اعلیٰحضرت سرکار کے خلفائے کرام

۱۔ شہزادۂ اعلیٰحضرت حجۃ الاسلام حضرت مولانا الحاج الشاہ محمد حامد رضا خانصاحب بریلوی علیہ الرحمہ

۲۔ شہزادۂ اعلیٰحضرت شیخ المشائخ حضرت مولانا الحاج الشاہ محمد ابوالبرکات محی الدین جیلانی مصطفےٰ رضا خاں صاحب مفتیٔ اعظم ہند بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان

۳۔ عید الاسلام حضرت مولانا الحاج الشاہ عبد السلام صاحب رضوی جبلپوری " "

۴۔ ملک العلماء حضرت مولانا شاہ مفتی ظفر الدین صاحب رضوی بہاری " "

۵۔ صدر الشریعۃ بدر الطریقۃ حضرت مولانا الحاج الشاہ محمد امجد علی صاحب رضوی انصاری اعظمی " "

۶۔ صدر الافاضل حضرت علامہ الحاج الشاہ نعیم الدین صاحب چشتی اشرفی مرادآبادی " "

۷۔ مخدوم الاولیاء زینت سلسلۂ اشرفیہ حضرت علامہ الحاج الشاہ احمد اشرف صاحب اشرفی جیلانی کچھوچھوی فرزند حضور اشرفی میاں " "

۸۔ شیخ المشائخ حضرت علامہ الحاج سید شاہ دیدار علی صاحب چشتی رضوی الوری " "

۹۔ پیر طریقت حضرت علامہ مولانا شاہ احمد مختار صاحب رضوی میرٹھی " "

۱۰۔ مبلغ اسلام حضرت علامہ مولانا شاہ عبد العلیم صاحب صدیقی رضوی میرٹھی (والد ماجد علامہ شاہ احمد نورانی صاحب) " "

۱۱۔ سلطان الواعظین شہزادہ حضور محدث سورتی علامہ الحاج الشاہ عبد الاحد صاحب انصاری رضوی پیلی بھیتی۔ " "

۱۲۔ استاذ الاساتذہ حضرت مولانا شاہ رحیم بخش صاحب رضوی برکاتی آروی " "

۱۳۔ حامی السنۃ حضرت مولانا الحاج منشی لعل محمد صاحب رضوی برکاتی مدراسی " "

۱۴۔ شیخ التصوف حضرت علامہ مولانا شاہ سید محمود جان صاحب نوری جام جودھپوری " "

۱۵۔ شیر بیشۂ اہلسنت اوّل حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد ہدایت رسول صاحب رضوی لکھنوی ثم رامپوری " "

۱۶۔ قطب مدینہ مکین دیار سید المرسلین حضرت علامہ الحاج الشاہ ضیاء الدین احمد صاحب رضوی مدنی " "

۱۷۔ محی السنۃ حضرت مولٰنا شاہ سید سلیمان اشرف صاحب رضوی بہاری پروفیسر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ۔ علیہ الرحمہ

۱۸۔ برہان الملت حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد برہان الحق صاحب رضوی جبلپوری مدظلہ العالی

۱۹۔ تاج الفقہاء حضرت علامہ مفتی شاہ محمد شفیع احمد صاحب رضوی بیسلپوری علیہ الرحمہ

۲۰۔ فخر المورخین حضرت علامہ مولٰنا شاہ حکیم حسنین رضا خاں صاحب رضوی بریلوی مدظلہ العالی

۲۱۔ فخر خاندانِ شیریہ حضرت علامہ مولٰنا شاہ حکیم حبیب الرحمٰن خاں صاحب رضوی شیری پیلی بھیتی علیہ الرحمہ

۲۲۔ استاذ الحفاظ حضرت مولٰنا شاہ حافظ یعقوب علی خاں صاحب رضوی پیلی بھیتی 〃

۲۳۔ حامئی ملت حضرت علامہ مولٰنا شاہ ابو سراج عبد الحق صاحب شمسی رضوی پیلی بھیتی 〃

۲۴۔ قطب زمانہ حضرت مولٰنا شاہ خواجہ احمد حسین صاحب نقشبندی امروہوی 〃

۲۵۔ مفسر اعظم ہند حضرت علامہ مولٰنا شاہ محمد ابراہیم رضا خاں صاحب جیلانی میاں نبیرۂ اعلیٰحضرت علیہما الرحمہ

۲۶۔ یادگار سلف شہزادۂ شیخ المشائخ حضرت علامہ مولانا ابو البرکات سید احمد صاحب چشتی الوری۔ علیہ الرحمہ

۲۷۔ زبدۃ العارفین حضرت علامہ مولٰنا شاہ ابو الحسنات سید محمد صاحب چشتی الوری شہزادۂ شیخ المشائخ۔ علیہما الرحمہ

۲۸۔ ماحئی بدعت حضرت علامہ مولٰنا شاہ فتح علی صاحب رضوی سیالکوٹی علیہ الرحمہ

۲۹۔ شیخ الحدیث حضرت علامہ مولٰنا شاہ مفتی غلام جان صاحب رضوی ہزاروی 〃

۳۰۔ حضرت بابرکت علامہ مولانا شاہ حافظ یقین الدین صاحب رضوی بریلوی 〃

ان خلفائے کرام کے علاوہ مدینہ طیبہ مکہ معظمہ مصر شام حلب وغیرہ کے بکثرت علمائے کرام مشائخ عظام نے اعلیٰحضرت سرکار سے اجازتیں خلافتیں حاصل کیں ان حضرات کے ذریعہ اعلیٰحضرت سرکار کے فیوض و برکات ان مقامات مقدسہ میں آج بھی جاری و ساری ہیں۔ مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کے وہ مشائخ کرام و مفتیان عظام جنہوں نے اعلیٰحضرت سرکار سے خلافتیں اجازتیں سندیں حاصل فرمائیں اگر ان کے اسمائے گرامی معلوم کرنا ہوں تو اعلیٰحضرت سرکار کا رسالہ مبارکہ الاجازات

المتینہ لعلمائے بکۃ والمدینہ ملاحظہ فرمائیں جو اعلحضرت نے حرمین شریفین کے سفر میں قلمبند فرمایا۔

# خراجِ عقیدت

از فخرِ خاندان وسلسلہ رشیدیہ نبیرۂ حضور شاہجی میاں سلطان القرار حضرت علامہ مولانا مولوی الحاج حافظ شاہ قاری غلام محی الدین خانصاحب قبلہ مدظلہ العالی خطیب شیری پیلی بھیتی خلیفہ مفتی اعظم ہند مہتمم مدرسہ اشاعۃ الحق ہلدوانی ضلع نینی تال

اے امام احمد رضا اے سنیوں کے تاجدار
اے رضائے احمد مختار کے آئینہ دار

حافظ آئینۂ تعظیم شانِ مصطفےٰ
پاسبان احترام سنت خیر الورےٰ

مظہر خلق شہ رحمت سراپا السلام
پیکرِ عشقِ نبی الفت سراپا السلام

تیری حق گوئی نے حق کا بول بالا کر دیا
دور کر کے ظلمت باطل اُجالا کر دیا

ذرہ ذرہ ہے تری تدقیق کا ماہ ونجوم
قطرہ قطرہ ہے تری تحقیق کا بحر العلوم

غیر بھی قائل تھے تیری فکر کی پرواز کے
پر کتر ڈالے تھے تو نے اہل حرص وآز کے

تجھ پہ تھا فیض کمال الفت خیر الانام
بالیقیں جس نے بنایا تجھ کو ہر فن کا امام

تو نے ہر طوفان میں پیدا کنارا کر دیا
کشتئ باطل کو غرقِ موجِ دریا کر دیا

تجھ میں تھی اس دور میں شان بلالی جلوہ گر
عدل فاروقی پہ ہر دم رہتی ہے تیری نظر

دہر میں شہرہ ہے تیرے فتوئ بے لوث کا
غوث کا سایہ ہے تجھ پر تو ہے سایہ غوث کا

قلعے جو جو تھے بنائے ضالہ کی فوج نے
کر لئے سب فتح وہ تیرے قلم کے اوج نے

آج ہے ممنون تیری رونق ہر خانقاہ
آج ہر درگہ کی پہرہ دار ہے تیری سپاہ

بارشِ انوار جب کرتی تری طبع رسا
ایک اک مطلع سے بنتا تھا قصیدہ نور کا

پیش باطل نام لیوا بھی نہیں جھکتا ترا
شیر کو بھی خطرے میں لاتا نہیں کتا ترا

آج بھی ہے یہ خطیب اس فخر سے سر بر فلک
مفتئ اعظم میں ہے تیرے تری سچی جھلک

# گلہائے محبت

از نبیرۂ حضور محدث سورتی حضرت الحاج شاہ مانا میاں صاحب رضوی پیلی بھیتی علیہ الرحمۃ والرضوان

## قطعہ

مدینے سے مجھے آواز یہ آتی برابر ہے
مرے احمد رضا کا نام جو رٹتا برابر ہے
اسی کو منزلِ مقصود مل جاتی ہے اے مانا
فدائے اعلیحضرت جو ہوا دل سے سراسر ہے

---

اپنا جلوہ دکھا دیا تم نے
مست و بیخود بنا دیا تم نے
از طفیلِ محدثِ اعظم
پیر احمد رضا دیا تم نے
مانا محتاج اور بے کس کو
جو دیا بس رضا دیا تم نے

میرے مرشد میرے آقا حضرتِ احمد رضا
جان ایماں جان مانا حضرتِ احمد رضا
ہے محمد مصطفےٰ بس آپ کی روحِ رواں
اس لئے ہے بول بالا حضرتِ احمد رضا
دم قدم سے آپکے ہے روشنی ایمان کی
ہے کرم حق تعالےٰ حضرتِ احمد رضا
مفلس و نادار تھا اس دارِ فانی میں حضور
خوب پالا خوب پالا حضرتِ احمد رضا
ہیں کمینہ میں سگِ درِ آپ کا ہوں یا حضور
کیوں نہ ہو آزاد مانا حضرتِ احمد رضا

## منقبت شریف

از فخرِ سلسلہ قادریہ بصیریہ مولنا مولوی) انتخاب حسین صاحب شیری بصیری قدیری کامرآبادی

مسلکِ اعلیحضرت ہی ہے دینِ حق اسکی حد سے جو باہر نکل جائیگا
کل بروزِ قیامت خدا کی قسم دیکھنا وہ جہنم میں جل جائیگا
وارثِ مصطفےٰ نائبِ مصطفےٰ عاشقِ مصطفےٰ شاہ احمد رضا
وقتِ مشکل کہو المدد یا رضا وقت مشکل اسی وقت ٹل جائیگا

ہے یہ پیغام سرکار احمد رضا بارگاہِ نبی کے رہو باوفا
ان کے پیغام سے منحرف جو ہوا دینِ حق سے یقیناً پھسل جائیگا

جن کا اسمِ گرامی ہے احمد رضا ہیں وہی اصل میں دین کے پیشوا
مان لیگا انہیں مومنِ باوفا اور منافق کا دل اُن سے جل جائیگا

مخزنِ علم و حکمت ہیں احمد رضا معدنِ خیر و برکت ہیں احمد رضا
قائد اہلسنّت ہیں احمد رضا ان کے در پہ جو آئے سنبھل جائیگا

انتخابِ قدیری بروزِ جزا تھام کر دامنِ شاہ احمد رضا
جائیگا جب حضور حبیبِ خدا ان کا دامن پکڑ کر مچل جائیگا

## قطعہ

### از شاعر اسلام اجمل سلطانپوری

غبارِ خاکِ پائے اولیا ہوں — غلامِ حضرتِ احمد رضا ہوں
بنامِ اجملِ سلطانپوری — ثنا خوانِ محمد مصطفیٰ ہوں

صلی اللہ علیہ وسلم

## مدحت اعلیٰحضرت از حضرت مولوی محمد عرفان علی صاحب رضوی بیسلپوری علیہ الرحمۃ

ہیں کجا اور کجا مدحت اعلیٰحضرت — اونچے اونچوں سے سنو رفعتِ اعلیٰحضرت
بحرِ علمی ہوا آفاق میں جاری اُن کا — ساری دُنیا میں ہوئی شہرتِ اعلیٰحضرت
بھاگتے پھرتے ہیں اربابِ ضلالت اُن سے — سب پہ ہے چھائی ہوئی ہیبتِ اعلیٰحضرت
کوئی گمراہ کبھی اُن کے مقابل نہ ہوا — دل میں ہر ایک کے ہے دہشتِ اعلیٰحضرت
جس طرف دیکھیے بجتا ہے اُنہیں کا ڈنکا — واہ کیا شان ہے کیا شوکتِ اعلیٰحضرت
اس مریضِ غمِ ہجراں کو اُسی دم ہو شفا — دیکھ پائے جو کبھی صورتِ اعلیٰحضرت

مانگ جو کچھ کہ تری خواہشِ دل ہو عرفاں
ہاں جھڑکنے کی نہیں عادتِ اعلیٰحضرت

# آبروئے مومناں

از مداح الحبیب حضرت مولنا جمیل الرحمٰن صاحب رضوی بریلوی علیہ الرحمہ

آبروئے مومناں احمد رضا خاں قادری ‏ رہنمائے گمرہاں احمد رضا خاں قادری
علم کے ہیں گلستاں احمد رضا خاں قادری ‏ باغِ دیں کے گلستاں احمد رضا خاں قادری
تیرا علم و فضل شان و شوکت و جاہ و حشم ‏ شش جہت پر ہے عیاں احمد رضا خاں قادری
ہے عرب کے عالموں کا مدح خواں سارا جہاں ‏ اور وہ تیرے مدح خواں احمد رضا خاں قادری
صدقۂ شاہِ عرب "یوں ہی" ہو بلند ‏ تیری عزت کا نشاں احمد رضا خاں قادری
فتح دی حق نے تجھے اعدائے دیں پر دائما ‏ تجھ پہ ہے حق مہرباں احمد رضا خاں قادری
حق اسے کہتے ہیں دیکھو رد نہ کوئی کر سکا ‏ تیرا فتوائے اذاں احمد رضا خاں قادری
تھے وصی احمد محدث رحمتہ اللہ علیہ ‏ آپ کے اک رتبہ داں احمد رضا خاں قادری
خاندانِ پاک برکاتیہ کا چشم و چراغ ‏ کہتے تھے نوری میاں احمد رضا خاں قادری
شاہ پیلی بھیت کے حضرت محمد شیر خاں ‏ تھے تمہارے مدح خواں احمد رضا خاں قادری
رامپوری صابری چشتی میاں ناہر ولی ‏ جانتے تھے تیری شاں احمد رضا خاں قادری
حاضر و غائب ترے حق میں دعاؤں کے لئے ‏ عمر بھر کھولی زباں احمد رضا خاں قادری
محی سنت اور مجدد اس صدی کے آپ ہیں ‏ اے امام مفتیاں احمد رضا خاں قادری
یاد رکھیں گے قیامت تک غلامانِ رسول ‏ تیرے جلسوں کا سماں احمد رضا خاں قادری
اے مرے اچھے کے اچھے مجھ کو بھی اچھا بنا ‏ صدقۂ اچھے میاں احمد رضا خاں قادری
صدقۂ سرکار جیلانی پھلیں پھولیں مدام ‏ مصطفےٰ حامد میاں احمد رضا خاں قادری

دے مبارک باد اُن کو قادری رضوی جمیل
جن کے مرشد ہیں میاں احمد رضا خاں قادری

# رحمتِ پروردگار احمد رضا

از فخر القرار حضرت حکیم حافظ قاری رفیق احمد صاحب زید مجدہٗ قادری شیری پیلی بھیتی

باغِ سرور کی بہار احمد رضا
ہیں علی کی ذو الفقار احمد رضا

باغِ دیں کا ہیں نکھار احمد رضا
کون ہے وجہِ بہار احمد رضا

دین و سنت کی حفاظت کیلئے
ہو گئے دل سے نثار احمد رضا

اور بھی ہمعصر عالم تھے مگر
آپ سب میں باوقار احمد رضا

مخربِ دیں کے لئے ہیں قہرِ رب
کرتے ہیں سُنّی سے پیار احمد رضا

تا ابد نازل ہو تیری قبر پر
رحمتِ پروردگار احمد رضا

ساکنانِ ہند اور اہلِ عرب
آپ کے ہیں جا نثار احمد رضا

متحد ہیں آج پھر اعدائے دیں
پھر ہو ان میں انتشار احمد رضا

سنّیوں کو کیوں ہو خطرہ اے رفیق
جب ہیں ان کے تاجدار احمد رضا

# آپ کی ذات عکسِ پیمبر

از فقیر مصطفوی محمد امانت رسول رضوی برکاتی قادری غفرلہٗ القوی

آپ ہیں غوثِ اعظم کے مظہر سیدی مرشدی اعلحضرت
آپکی شان اللہ اکبر سیدی مرشدی اعلحضرت

جب ولادت ہوئی روزِ شنبہ اور شوال کا تھا مہینہ
تھی صدی بارہویں سن بہتر سیدی مرشدی اعلحضرت

تم نے دس سو سے زیادہ کتابیں صرف چوّن برس ہی میں لکھیں
آپ کی ذات شمعِ منوّر سیدی مرشدی اعلحضرت

شاہ، زیدار علی اہلِ باطن ڈاکٹر سر ضیا ماہرِ فن
تیری چوکھٹ پہ خم کر گئے سر سیدی مرشدی اعلحضرت

میں فدا تجھ پہ اے مرشدِ من جسکے ہاتھوں میں ہو تیرا دامن
کیوں نہ قسمت کا ہو وہ سکندر سیدی مرشدی اعلحضرت

دامنِ مصطفےٰ ہاتھ آیا سر پہ ہے غوثِ اعظم کا سایہ
ہو بھلا پھر کوئی خوف کیونکر سیدی مرشدی اعلحضرت

آپکی کیا کرے کوئی مدحت نائبِ غوث دریائے رحمت
آپکی ذات عکسِ پیمبر سیدی مرشدی اعلحضرت

تیرے دربار میں آتے جاتے طلبِ فیض کو فیض پاتے
قطبِ ابدال بھی اور قلندر سیدی مرشدی اعلحضرت

اعلحضرت کے روضے پہ آؤ جھولیاں اپنی بھر بھر کے جاؤ
در پہ بنتے ہیں بگڑے مقدر سیدی مرشدی اعلحضرت

اک طرف دشمنِ دین آقا اک طرف حاسدیں ہوں میں تنہا
المدد المدد بندہ پرور سیدی مرشدی اعلحضرت

سب کے سب ہو نگے مقہور خائف کیا بگاڑینگے منکر مخالف
ہم پہ ہیں آپ جب سایہ گستر سیدی مرشدی اعلحضرت

تم نے بد مذہبوں سے بچا کر تم نے قائم رکھا سنیت
ہے تمہارا یہ احسان ہم پر سیدی مرشدی اعلحضرت

ازپئے مصطفےٰ جانِ رحمت ہے یہی بس دعائے امانت
ہر گھڑی رحمتِ حق ہو تم پر سیدی مرشدی اعلحضرت

---

# شجرۂ علیہ

## حضرات عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ مصطفویہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین

---

یا الٰہی رحم فرما مصطفےٰ کے واسطے
یا رسول اللہ کرم کیجے خدا کے واسطے

مشکلیں حل کر شہِ مشکل کشا کے واسطے
کر بلائیں رد شہیدِ کربلا کے واسطے

سیدِ سجاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے
علمِ حق دے باقرِ علمِ ہدیٰ کے واسطے

صدقِ صادق کا تصدق صادق الاسلام کر
بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے

بہرِ معروف و سری معروف دے بیخود سری
جندِ حق میں گن جنیدِ باصفا کے واسطے

بہرِ شبلی شیرِ حق دنیا کے کتوں سے بچا
ایک کا رکھ عبدِ واحد بے ریا کے واسطے

بوالفرح کا صدقہ کر غم کو فرح دے حسن و سعد
بوالحسن اور بو سعیدِ سعد زا کے واسطے

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا
قدرِ عبد القادرِ قدرت نما کے واسطے

اَحْسَنَ اللّٰہُ لَہٗ رِزْقًا سے دے رزقِ حسن
بندۂ رزاق تاج الاصفیا کے واسطے

نصر ابی صالح کا صدقہ صالح و منصور رکھ
دے حیاتِ دیں محیِ جاں فزا کے واسطے

طورِ عرفان و علو و حمد و حُسنیٰ و بہا
دے علی موسیٰ حسن احمد بہا کے واسطے

بہرِ ابراہیم مجھ پر نارِ غم گلزار کر
بھیک دے داتا بھکاری بادشہ کے واسطے

خانۂ دل کو ضیا دے روئے ایماں کو جمال
شہ ضیا مولا جمال الاولیا کے واسطے

دے محمد کے لئے روزی کر احمد کے لئے
خوانِ فضل اللہ سے حصہ گدا کے واسطے

دین و دنیا کی مجھے برکات دے برکات سے
عشقِ حق دے عشقیِ عشق انتما کے واسطے

حبِ اہلِ بیت دے آلِ محمد کے لئے
کر شہیدِ عشق حمزہ پیشوا کے واسطے

دل کو اچھا تن کو ستھرا جان کو پر نور کر
اچھے پیارے شمسِ دیں بدرالعلیٰ کے واسطے

دو جہاں میں خادمِ آلِ رسول اللہ کر
حضرتِ آلِ رسولِ مقتدا کے واسطے

نورِ جان و نورِ ایماں نورِ قبر و حشر دے
بو الحسینِ احمدِ نوری لقا کے واسطے

کر عطا احمد رضائے احمدِ مرسل مجھے
میرے آقا حضرتِ احمد رضا کے واسطے

سایۂ جملہ مشائخ یا خدا ہم پر رہے
حضرتِ مفتیِ اعظم بے ریا کے واسطے

صدقہ ان اعیاں کا دے چھ عین عز علم و عمل
عفو و عرفاں عافیت اس بینوا کیواسطے

---

## شجرۂ مبارکہ چشتیہ نظامیہ برکاتیہ رضویہ مصطفویہ

یا الٰہی رحم فرما مصطفےٰ کے واسطے
یا رسول اللہ کرم کیجے خدا کے واسطے

مشکلیں حل کر شہ مشکل کشا کے واسطے
حضرتِ مولا علی مرتضےٰ کے واسطے

پیروی خواجہ حسن بصری کی کر مجھ کو عطا
یا الٰہی مرشدانِ سلسلہ کے واسطے

اک نگاہِ لطف و رحمت کا ہوں مولا ملتجی
ایک کا رکھ عبدِ واحد بے ریا کے واسطے

یا الٰہی فضل فرما از پئے خواجہ فضیل
بخش ابراہیم ادہم بادشہ کے واسطے

دو جہاں میں از پئے خواجہ حذیفہ مرعشی  سرخرو کر بو ہبیرہ پارسا کے واسطے

دین و دنیا میں الٰہی شاد اور آباد رکھ  حضرتِ ممشاد سلطانِ ہدیٰ کے واسطے

میرے مولیٰ ذکر مولیٰ وردِ لب ہو صبح و شام  شہ ابو اسحاق شامی مقتدا کے واسطے

بہرِ بو احمد جنابِ شہ محمد کے طفیل  بخشدے بو یوسفِ یوسف نما کے واسطے

قطبِ دیں مودود چشتی کا تصدق اے خدا  رحمتیں نازل ہوں تیری مجھ گدا کے واسطے

یا الٰہی حج و زیارت سے مشرف کر مجھے  حضرتِ حاجی شریفِ حق نما کے واسطے

یا خدا دارین کے برکات سے مجھ کو نواز  خواجۂ عثمان فخر الاولیاؑ کے واسطے

مرشدانِ چشت کی سچی غلامی کر نصیب  شہ معین الدین چشتی باخدا کے واسطے

بختِ خوابیدہ کو کر بیدار کر دے بختیار  بختیارِ کاکی قطب الاولیاء کے واسطے

لذت و ذوقِ عبادت کر عطا گنجِ شکر  شہ فرید الدین بابا اولیاء کے واسطے

اتباعِ سنتِ خیر الوریٰ کر دے عطا  شہ نظام الدین محبوبِ خدا کے واسطے

ناصر و منصور اور محمود و حامد کر مجھے  شہ نصیر الدین محمود الثنا کے واسطے

دو جہاں کی نعمتوں سے بندۂ در کو نواز  خواجۂ بندہ نواز اہلِ صفا کے واسطے

یا خدا بہرِ جلال الدین مخدومِ جہاں  دین کا خادم بنادے اولیا کے واسطے

سیدی راجوئے قتال و شہِ سارنگ کے  رنگ میں رنگ دے مجھے اپنی رضا کے واسطے

شاہِ مینا لکھنوی اور سعدِ اسعد کے طفیل  بخشدے خواجہ صفیِ باصفا کے واسطے

رحم فرما فضل فرما از پئے خواجہ حسین  میر سید عبدِ واحد بے ریا کے واسطے

سیدی عبد الجلیل و شہ اویس باصفا  کر عطا اپنی رضا ان اولیا کے واسطے

دین و دنیا کی مجھے برکات دے برکات سے  عشقِ حق دے عشقیِ عشق انتما کے واسطے

حبِ اہلِ بیت دے آلِ محمد کے لئے  کر شہیدِ عشق حمزہ پیشوا کے واسطے

دل کو اچھا تن کو ستھرا جان کو پر نور کر  اچھے پیارے شمسِ دیں بدر العلیٰ کے واسطے

دو جہاں میں خادمِ آلِ رسول اللہ کر  حضرتِ آلِ رسولِ مقتدا کے واسطے

نور جان و نورِ ایماں نورِ قبر و حشر دے  بو الحسین احمدِ نوری لقا کے واسطے

کر عطا احمد رضائے احمدِ مرسل مجھے  میرے آقا حضرتِ احمد رضا کے واسطے

ہم کو عبدِ مصطفےٰ کر بہرِ شیخِ مصطفےٰ      مفتیٔ اعظم رضائے مصطفےٰ کے واسطے
صدقہ ان اعیاں کا دے چھ عین عز علم و عمل
عفو و عرفاں عافیت اس بینوا کیواسطے

# اعلیٰحضرت سرکار کے ارشادات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما وعلیٰ ذویہ والہٖ ابدا الدھور وکرما۔

بیعت کے معنی پورے طور سے بکنا۔ بیعت اُس شخص سے کرنا چاہیئے جس میں یہ چار باتیں ہوں ورنہ بیعت جائز نہ ہوگی۔ اولاً سنی صحیح العقیدہ ہو۔ ثانیاً کم از کم اتنا علم ضروری ہے کہ بلا کسی کی امداد کے اپنی ضرورت کے مسائل کتاب سے خود نکال سکے ثالثاً اس کا سلسلہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہو کہیں منقطع نہ ہو۔ رابعاً فاسق معلن نہ ہو۔ سنی مسلمانوں کے دین و دنیا کا بھلا لازوال دولت اور بہت آسان درود جمعہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔

بعد نماز جمعہ مجمع کے ساتھ مدینۂ طیبہ کی طرف مونھ کر کے دست بستہ کھڑے ہو کر سّو بار پڑھیں جہاں جمعہ نہ ہوتا ہو جمعہ کے دن خواہ ظہر یا عصر کے بعد پڑھیں جو کہیں اکیلا ہو تنہا پڑھے یونہی عورتیں اپنے اپنے گھروں میں پڑھیں اسکے چالیس فائدے ہیں جو صحیح اور معتبر حدیثوں سے ثابت ہیں یہاں چند ذکر کئے جاتے ہیں ۱ اس کے پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ تین ہزار رحمتیں اتارے گا ۲ اس پر دو ہزار بار اپنا سلام بھیجے گا۔ ۳ پانچ ہزار نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھے گا ۴ اس کے پانچ ہزار گناہ معاف فرمائیگا ۵ اس کے ماتھے پر لکھ دیگا کہ یہ منافق نہیں ۶ اس کے ماتھے پر یہ تحریر فرمادے گا کہ

یہ دوزخ سے آزاد ہے ۔ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھیگا۔
۵ اس کا ایمان پر خاتمہ ہوگا ۔ ۹ قیامت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت اس کے لئے واجب ہوگی اور بڑی خوبی کی بات یہ ہے کہ اعلیحضرت قدس سرہٗ نے اس درود شریف کی تمام سنیوں کے لئے اجازت عطا فرمائی ہے بشرطیکہ بدمذہبوں سے بچیں۔

## بعض وظائف

جو شخص تین تین بار صبح وشام اس دعا کو پڑھے خاتمہ ایمان پر ہو۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ نُشْرِكَ بِكَ شَیْئًا نَعْلَمُہٗ وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُہٗ۔

○ تین تین بار صبح وشام یہ دعا پڑھے دین، ایمان، جان، مال، بال بچے سب محفوظ رہیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَوَلَدِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ۔

○ کھانا کھانے سے پہلے اگر اس دعا کو پڑھے حدیث شریف میں ہے کہ اگر اس کھانے میں زہر ہو باذنہٖ عزوجل مضر نہ ہو تین تین بار صبح وشام پڑھے۔ زہر وضرر سے امان ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

○ تین تین بار صبح وشام پڑھے سانپ بچھو وغیرہ موذیات سے پناہ ہو۔ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

○ صبح وشام اس دعا کو سو بار پڑھے۔ دنیا میں فاقہ نہ ہو۔ قبر میں وحشت نہ ہو۔ حشر میں گھبراہٹ نہ ہو۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ۔

○ ایک بار صبح پڑھے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے استغفار کریں اور اس دن مرے تو شہید ہو اور شام کو پڑھے تو صبح تک اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ تین بار پھر ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط سورہ حشر کی آخر تین آتیں

○ تین تین بار پڑھے ہر کام بنے شیطان سے محفوظ رہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

○ صبح اس دعا کو تین بار پڑھے جنون، جذام، برص نابینائی سے بچے سُبْحٰنَ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ

○ نماز صبح وعصر کے بعد پڑھے سات سات بار دوزخ دعا کرے کہ الٰہی اسے مجھ سے بچا۔ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ

○ نماز صبح وعصر کے بعد بغیر پاؤں بدلے اور بغیر کلام کئے دس دس بار پڑھے ہر بلا وآفت وشیطان ومکروہات سے بچے گناہ معاف ہوں اس کی برابر کسی کی نیکیاں نہ نکلیں۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

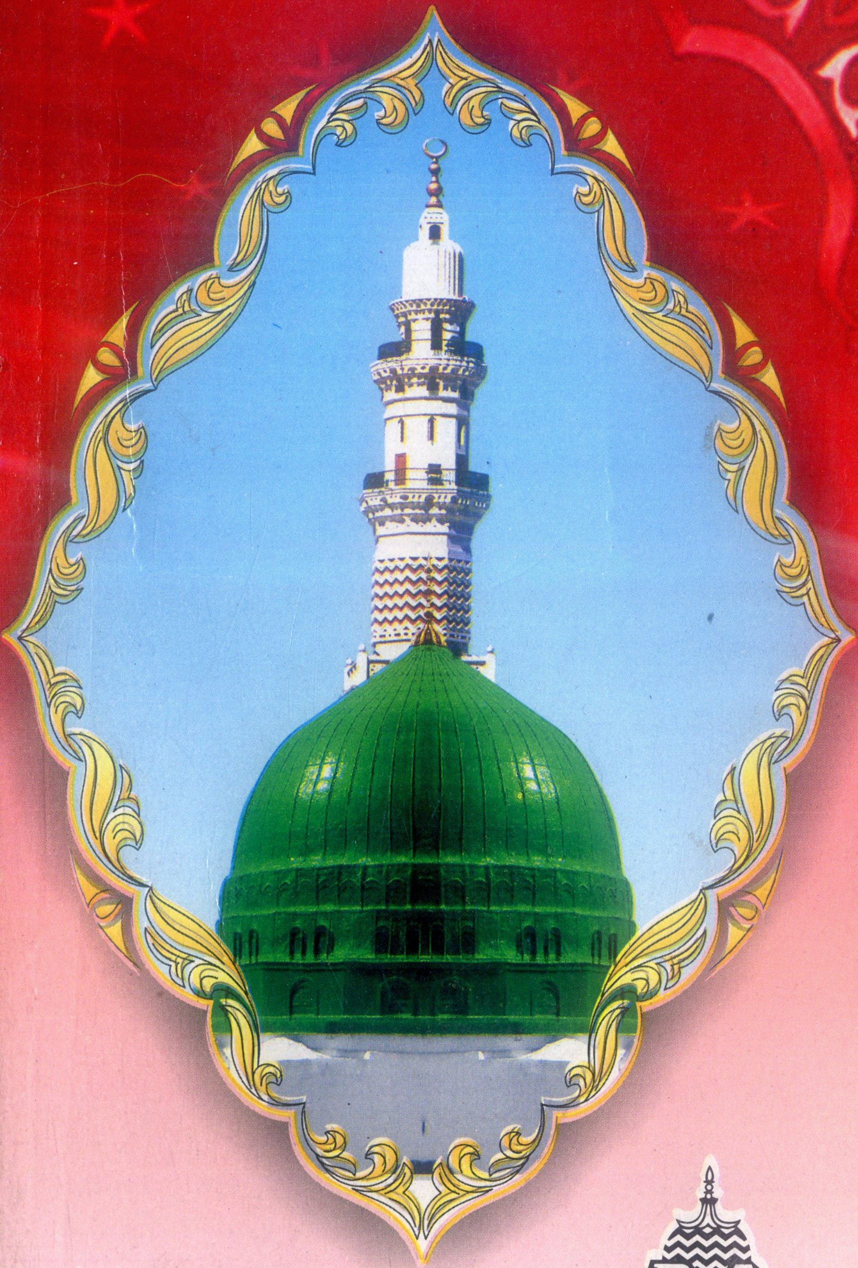
○ شب میں (یعنی غروب شمس سے طلوع صبح تک جس وقت ہو پڑھے) سورۃ ملک عذابِ قبر سے نجات ہے۔ سورۃ یٰسٓ مغفرت ہے۔ سورۃ واقعہ فاقہ سے امان ہے۔ سورۃ دخان صبح اس حال میں اٹھے کہ ستر ہزار فرشتے اس کے لئے استغفار کریں

○ ریل میں جسوقت بیٹھے اور گاڑی چھوٹے اگر اس دعا کو پڑھ لیگا تو وہ راستے میں نہ لڑے گی نہ ٹوٹے گی اسی طرح دوسری سواریوں میں بھی محفوظی ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ تین بار سُبْحَانَ اللّٰہِ تین بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تین بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ تین بار کہہ کر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ○ مدینہ طیبہ کے ساتوں فقہائے کرام کے اسمائے طیبہ اگر ایک پرچے میں لکھ کر گیہوں میں رکھ دیا جائے تو جب تک وہ پرچہ رہیگا گیہوں کو گھن نہ لگے گا۔ ان فقہائے کرام کے نام اگر لکھ کر سر پر رکھے جائیں یا پڑھ کر سر پر دم کئے جائیں تو درد سر کھو دیتے ہیں انکے اسمائے طیبہ یہ ہیں۔ حضرت عبید اللہ، حضرت عروہ، حضرت قاسم، حضرت سعید، حضرت ابوبکر، حضرت سلیمان، حضرت خارجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ○ جس بیمار یا مصیبت زدہ کو دیکھ کر اس دعا کو پڑھے وہ بیماری ومصیبت انشاء اللہ تعالیٰ عمر بھر پاس نہ آئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا۔

**تنبیہ:۔** جو دعائیں لکھی گئیں ہر ایک کے اول وآخر درود شریف پڑھنا ضروری ہے۔

**نوٹ:۔** آدھی رات ڈھلنے سے سورج کی کرن چمکنے تک صبح ہے اس کے بیچ میں جسوقت ان دعاؤں کو پڑھے گا صبح میں پڑھنا ہو گیا۔ یوں ہی دوپہر ڈھلنے سے غروب آفتاب تک شام ہے۔

# فہرست مضامین



رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ) لاہور